مفتاح التّورات

اِس کتاب میں

ایماندار کے اُس روحانی سفر کا بیان ہی جو اُسکو اِس جہان سے
اُس جہان تک پیش آتا ہی اور منزل مقصود کو پہونچاتا ہی

شریعت آنیوالی نعمتوں کی پرچھائیں ہی نہ اُن
چیزوں کی حقیقی صورت (عبرانی ۱۰ باب ۱)

یہہ کتاب شہر امرتسر میں لکھی گئی
اور پنجاب ریلجس بک سوسیٹی کے لئے

لودیانہ مشن پریس میں چھپی

سنہ ۱۸۷۶ء

دفعہ دوم
جلد ۲۰۰۰

ONDON

THE HIGH PRIEST OF ISRAEL.
IN HIS ROBES OF GLORY & BEAUTY

Exodus XXVIII

اِس کتاب کانام مفتاح التورات ہے کیونکہ تورات کے کئی ایک بھاری نمونوں اور
اشارات کے روحانی اور حقیقی معنے اِسکے وسیلہ انسان پر کھل جاتے ہیں +
اِس کے تین باب ہیں پہلے باب میں بنی اسرائیل کے سفر کا بیان ہے اور
اُس میں گیارہ فصلیں ہیں +
دوسرا باب عہد عتیق کے خیمہ کے بیان میں ہے اور اُس میں بھی گیارہ فصلیں
ہیں +
تیسرا باب خیمہ کے ظروف کے بیان میں ہے اور اُس میں آٹھ فصلیں ہیں +
مگر اس کتاب کے تتمہ کے لئے ایک اور کتاب لکھنے کا ارادہ ہے اگر خدا
نے فرصت اور طاقت بخشی تو اُس میں سردار کاہنوں اور قربانیوں اور عیدوں

اور آور خاص امور کا ذکر ہوگا اگرچہ عیسائی لوگ بچپن ہی سے ایسی باتوں کا ذکر سنتے
اور پڑھتے آئے ہیں تسپر بھی بہت ہیں جو آج تک روحانی مطلبوں سے کم واقف ہیں
اِس لئے ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ذہن کھولدے کہ ہم اُس کے
بھیدوں کو اچھی طرح سے سمجھ جاویں (لوقا ۲۴-۴۵) اور ہمارے دل ایسے
کھلجاویں کہ ہم اُسکی باتوں پر جی لگاویں (اعمال ۱۶-۱۴) مسیح خداوند کے وسیلہ
سے آمین +

تمہید
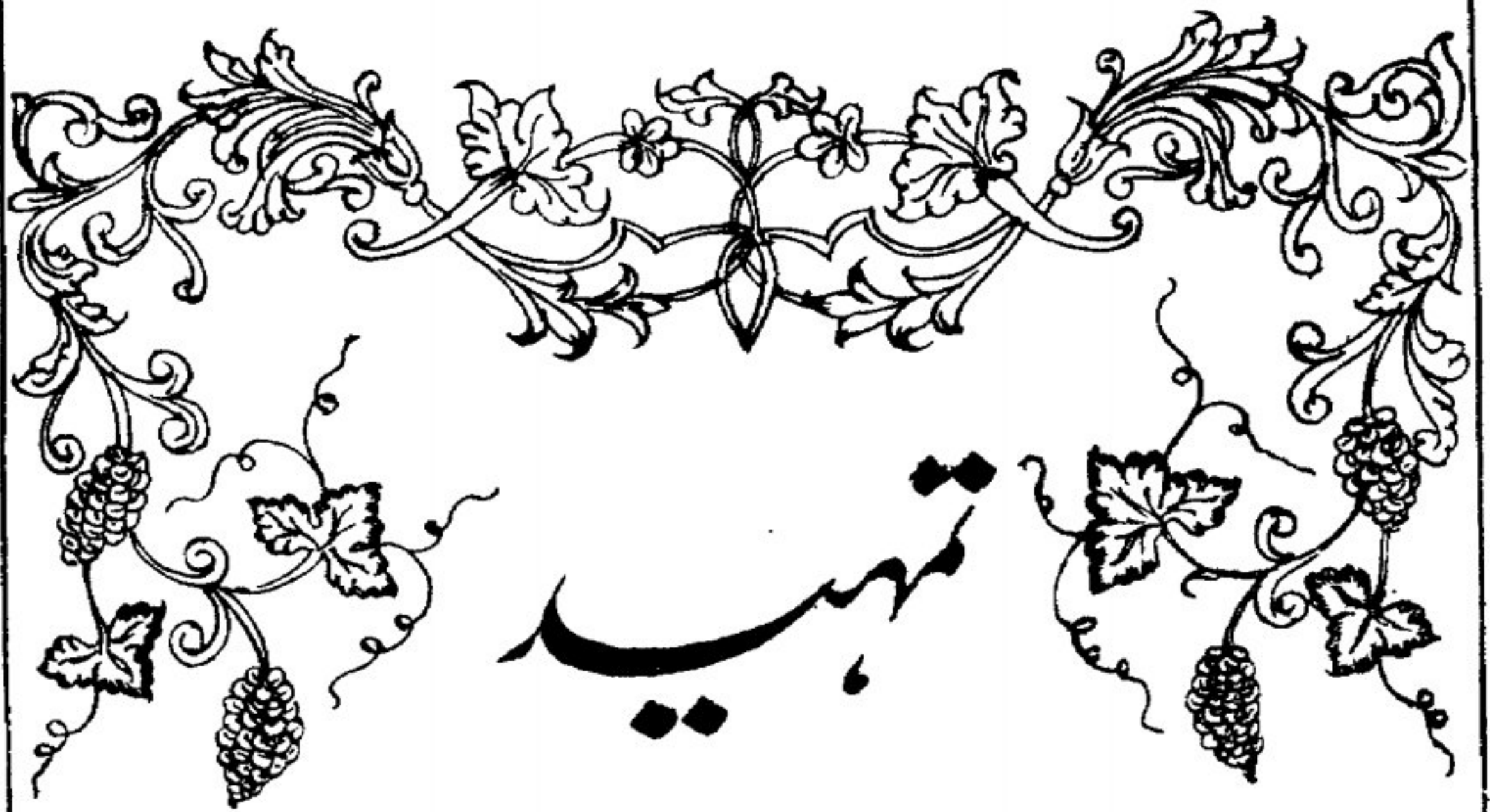
حضرت ابراہیم کی اولاد یعنے یہودی لوگ جو بنی اسرائیل بھی کہلاتے ہیں خدا کی خاص قوم تھی دنیا کی سب قوموں میں اشرف اور برگزیدہ اور برکات و قربت الٰہی سے ممتاز اور ساری قوموں کے لئے آسمانی برکات کی نہریں اِسی قوم سے جاری ہوئی ہیں۔ اُنکے باپ ابراہیم سے خدا نے دو وعدے کئے تھے پہلا یہہ کہ تیری نسل کنعان کی وارث ہوگی۔ دوسرے یہہ کہ دنیا کے سب خاندان تیری نسل سے برکت پاوینگے۔ ابراہام کے بعد اِن وعدوں کا وارث اُسکا بیٹا اصحاق ہوا نہ اِسمٰعیل (پیدایش ۲۱-۱۲) اصحاق کے بعد اُن دو وعدوں نے یعقوب بن اصحاق پر قرار پایا (پیدایش ۲۷-۳ ۳۳ و ۳۲-۲۸) نہ عیساؤ پر +

- یعقوب کا دوسرا نام اسرائیل ہے اور یہہ نام خدا نے اُسکا رکھا تھا کیونکہ اُسنے

خدا اور خلقت کے نزدیک قوّت حاصل کی۔ یعقوب کے بارہ بیٹے تھے جو بڑی قحط سالی میں مصر کے درمیان گئے جب اُنکا بھائی یوسف مصر کے بادشاہ فرعون کے پاس ایک بڑا ممتاز اور بااختیار حاکم تھا اور اِس سبب سے یعقوب کی اولاد وہاں جشن کی سرزمین میں بسی اور چونکہ یعقوب یا اسرائیل کے فرزند تھے بنی اسرائیل اُنکا نام ہوا اور اُنہوں نے مصر میں خوب جڑ پکڑی اور بڑی قوم ہوگئی ابراہیم سے پہلے وعدے کے دن سے مصر کے اخراج تک (۴۳۰) برس کا عرصہ ہوتا ہی اِس مدت کے بعد مصر میں ایک اَور فرعون پیدا ہوا جسنے بنی اسرائیل کو (اُنکی قوت اور کثرت پر حسد کر کے) بڑا دُکھ دیا اور نہایت ستایا تب خدا نے موسیٰ کے وسیلہ اپنی قوم کو فرعون کے ہاتھ سے چھوڑا کر نکالا۔ اور کنعان کو لیچلا اور چالیس برس تک موسیٰ نے اِس قوم کی رہبری کر کے کنعان کی سرحد تک پہونچایا اور خدا نے بنی اسرائیل کو ایک بڑی بھاری شریعت یا ناموس اکبر مرحمت فرمائی جسکو دین موسوی کہتے ہیں *

یہہ دین موسیٰ نے کوئی نیا دین نہیں نکالا تھا بلکہ وہی اگلے بزرگوں کے تنے سے ایک نئی شاخ پھوٹ کر سرسبز ہوئی تھی اس دین کی اصل تو وہی وعدہ تھا جو خدا نے حوّا سے عدن میں کیا تھا (پیدائش ۳-۱۵) یہی وعدہ تھا جو ابراہیم و اسحاق اور یعقوب سے وقت بوقت ظاہر ہوتا آیا *

سچّا دین ہمیشہ واقعات کی مطابق پایا جاتا ہی جس سے خدا کے ارادے اور بندوبست ظاہر ہو جاتے ہیں اِس میں کچھہ شک نہیں کہ دنیاوی چیزیں آسمانی

چیزوں کے نمونے ہیں اوراسیواسطے خدانے آنیوالی بہشت کی راہ دنیاوی کنعان کے وسیلہ سے ظاہر فرمائی ✣

بنی اسرائیل کا پہلا کام یہہ تھا کہ کنعان میں جانے کا ارادہ دل میں پیدا کریں جب تک کنعان کا ارادہ نہ کریں وہاں نہیں پہونچ سکتے مصر بنی اسرائیل کا وطن نہ تھا بلکہ کنعان اُنکا دیس تھا اِسی لئے یعقوب کی لاش وہاں لے گئے (پیدایش ۵۰-۱۳ا و ۲۵) اور یوسف نے بھی اُنکے وہاں جانیکا ذکر اوراپنی ہڈیوں کے لیجانے کے واسطے وصیّت کی تھی اور یہہ تمنّا اُسکے دل میں ایمان سے تھی (عبرانی ۱۱-۲۲) شاید مدت تک اکثروں کے دل میں کنعان جانیکا ارادہ مردہ سا رہا ہو تو بھی ظاہر ہی کہ یہہ خمیر اُنمیں تھا اور تعجب نہیں کہ خواص میں تیزی کے ساتھہ یہہ تمنّا ہو ✣

اے پیارو آسمانی کنعان کا ارادہ اور شوق دل میں رکھنا پُر ضروری ہی جو ڈھونڈھتے ہیں وہی پاوینگے ✣

پر صرف بنی اسرائیل یہہ ارادہ رکھتے ہیں نہ کوئی اَور اِس لئے آدمی کو چاہئے کہ پہلے سچّا اور حقیقی بنی اسرائیل بنجاوے یعنے نئی پیدایش سے ابراہیم کا روحانی فرزند اور خدا کا خاندان اور وعدوں کا وارث بنے ابراہیم کا ظاہری اور جسمانی فرزند ہونا مفید نہیں ہی دیکھو (رومی ۲- ۲۸ و ۲۹) وہ یہودی نہیں جو ظاہر میں ہی اور وہ ختنہ نہیں جو ظاہری جسم میں ہی بلکہ یہودی وہی ہی جو باطن میں ہی- فی الحقیقت ہر دانشمند کے نزدیک یہہ بات واقعی درست ہی کہ خدا کے سامنے وہی اسرائیلی ہی جو سچّے

دل سے ہو نہ کہ ظاہری رسوم سے۔ دوسرا کام بنی اسرائیل کا یہہ تھا کہ مصر کو چھوڑیں اور وہاں سے نکلیں تب تو کنعان میں پہونچیں ورنہ دل میں تمنا لیکر وہاں بیٹھے رہنے سے کنعان میں نہیں پہونچ سکتے ای پیارو جب تک کہ کوئی فرعون کا مصر یعنے شیطانی دنیا کو نہ چھوڑے اور اُس کی طرف پیٹھہ موڑ کر اِس ارادہ کا شروع نہ کرے وہ آسمانی کنعان میں جو بہشت ہی داخل نہیں ہو سکتا +

جب بنی اسرائیل نے مصر کو چھوڑنا چاہا تو فرعون کیسا اُنکے سدراہ ہوا اور کیسی اُنکی مشقت بڑھا دی پر خدا نے بھی موسیٰ کے وسیلہ اُنکی کیسی مدد کی اور اُنہیں نکال لایا اگر ہم اِس شیطانی دنیا کو چھوڑنا چاہیں تو ضرور بڑی بڑی مشکلات پیش آتی ہیں اور اِس جہان کا سردار اور اُسکے سپاہی کسقدر سدراہ ہوتے ہیں اور کیسا دُکھہ دیتے ہیں پر خدا ہمیں بھی نکال لاتا ہی۔ بنی اسرائیل نے دُکھہ تو بہت اُٹھایا اور جور و جفا بھی پر یہہ مصیبت اُنپر آنی واجبی اور ضروری تھی کیونکہ وے مصریوں کے گناہ میں شامل ہو گئے تھے اور اُنکی بُت پرستی میں شراکت پیدا کی تھی سچ ہی کہ بُری صحبتیں اچھی عادتوں کو بگاڑتی ہیں اور جب انسان بگڑ گیا تب دُکھہ میں پھنس جاتا ہی +

بنی اسرائیل ایسی بُت پرستی کرنے لگے تھے کہ مصر کو چھوڑ کر اور کنعان کے راہی ہو کر بھی مصری بُت اکثروں کے پاس تھے بیابان میں بچھڑا بنا کر اُسکی پرستش کی دیکھو (خروج ۳۲-۴ و یشوعہ ۲۴-۱۴) اور پھر (احبار ۱۷-۷) میں ہی کہ آگے کو شیاطین کے لئے اپنی قربانیاں نہ گذرانیں یہہ اُنکے لئے اُنکی قرنوں میں ہمیشہ کا

نشان ہوگا اِس قانون پر (اعمال ۷ - ۴۳) شاید ہی غرض یہہ لوگ خدا کو بہت ہی
فراموش کر بیٹھے تھے اور اسی لئے موسیٰ کو ضرورت ہوئی کہ خدا سے پوچھے کہ تو کس
نام سے کہلاویگا (خروج ۳ - ۱۲)

بنی اسرائیل اور دنیا کی اور قوموں میں کیا فرق تھا کچھہ بھی نہیں یہودی لوگ اور
لوگوں سے کچھہ بہتر نہ تھے پر یہہ خدا کی برکتیں جو اُنکو ملیں خدا کے فضل سے ملیں
نہ یہودیوں کی لیاقت سے تاکہ خدا جو صادق القول ہے اپنے وعدہ کو پورا کرے
دیکھو (استثنا ۹ - ۴) میں لکھا ہے کہ تو اپنے دل میں مت کہیو کہ خدا نے میری صداقت
کے سبب مجھے اِس زمین میں اُسکے وارث ہونے کو داخل کیا بلکہ خداوند اِس سبب
کہ یہہ قومیں شریر ہیں اُنکو تیرے آگے سے نکالتا ہے تو اپنی صداقت اور اپنے دل
کی راستی سے اِس زمین کا وارث ہونے نہیں جاتا بلکہ خداوند تیرا خدا اُن قوموں
کی شرارت کے باعث اُنکو تیرے آگے سے خارج کرتا ہے تاکہ وہ اُسکو جو اُسنے
قسم کر کے تیرے باپ ابراہام اور اضحاق اور یعقوب سے کہا پورا کرے - وہ تو
دنیا کی اور قوموں کے موافق بدکار اور بت پرست بھی تھے پر خدا کے فضل سے اور
وعدے کے سبب ایسے ممتاز اور سرفراز ہوئے جیسے یہودی نہ اپنی لیاقت سے
مگر فضل اور وعدہ سے سربلند ہوئے تھے ایسے ہی اب مسیحی لوگ خدا کے فضل
سے سرفراز ہوتے ہیں اپنے میں کچھہ خوبی لیاقت نہیں رکھتے پر خدا کی محبت اور

رحم کے سبب سب کچھہ ہیں (افسی ۲-۱ سے ۶ و رومی ۳-۹ سے ۲۰) جہاں لکھا ہی کوئی نیکوکار نہیں ایک بھی نہیں *

پر خدا کی شناخت مصیبتوں کے وقت خوب ہوتی ہی کیونکہ مصایب کے وقت آنکھیں کھل جاتی ہیں اور اُسوقت انسان خداہی سے مدد و پناہ مانگتا ہی دیکھو جبتک مصیبت نہ آئی بنی اسرائیل نے مصر کو نہ چھوڑا بلکہ وہاں خوشی سے رہتے تھے جب مصیبت پڑی تب کنعان کے وعدہ کو یاد کیا (خروج ۱۶-۳ و گنتی ۱۱-۴ و ۵) اور اِسکا سبب یہہ ہی کہ انسان کی طبیعت ہمیشہ عیش کی طرف مائل ہی اور لوگ دنیا کو بہت پسند کرتے ہیں جسمانی لذتوں میں خوش ہیں جنکا انجام بربادی ہی *

جب تک اُنپر مصیبت نہ آئی اُنہوں نے بیابانی سفر کی تکلیف اور خطرہ کی برداشت نہیں کی پس اکثر مصیبتیں اور دُکھہ آدمی کو اُبھارتے اور سُدھارتے ہیں تو اُس کے بندوبست عجیب اور اُسکے بھید گہرے ہیں جس طرح اُسنے بنی اسرائیل کی پرورش بیابان میں کی اِسی طرح اب عیسائیوں کی تربیت اور پرورش اِس بیابان دنیا میں کرتا ہی *

ای عزیزو قادر مطلق خدا اِنسان سے ایسے سلوک کرتا ہی جسکو آدمی جلدی نہیں سمجھہ سکتا *

جب بنی اسرائیل کی مصیبت بڑھہ گئی تو موسیٰ کو اُنکی مخلصی کے لئے خدا نے بھیجا اور اُسکی پرورش فرعون کے گھرہی میں کرائی اسیطرح ہماری مصیبتوں کے وقت بھی خداہی ہماری مخلصی کی راہ اپنی قدرت سے نکالتا ہی اور جیسے بنی اسرائیل نے

بیابانی مدرسہ میں روح القدس سے تعلیم چالیس برس تک حاصل کی اسیطرح اب ایماندار عیسائی بھی اِس بیابان دنیامیں آسمانی خدمت کے لئے تعلیم پاکر طیار ہوتے ہیں (اعمال ۷-۲۲)

پہلا باب

بنی اسرائیل کے سفر کے بیان میں

پہلی فصل

موسیٰ کے ذکر میں

جب اندھیرا زیادہ ہوا تو روشنی بھی فوراً آپہونچی یعنے جب بنی اسرائیل دُکھہ اور مصیبت میں پھنس کر نجات کے لایق ہوگئے تو موسیٰ بھی خدا کے حکم سے مخلصی کے لئے طیار ہوگیا اُسوقت مصری سلطنت تمام روے زمین کی سلطنتوں سے زوارآور اور دانائی سے بھرپور تھی خدانے موسیٰ کو بنی اسرائیل ہی میں سے ظاہر کیا ✣

یہہ سچ ہی کہ نجات صرف خدا سے ہی مگر یہہ انتظام الٰہی ہی کہ نجات دہندہ دنیا کا دنیا ہی میں سے اور خاص یہودیوں میں سے ظاہر ہووے ۔ موسیٰ چار باتوں میں مسیح خداوند کا نمونہ تھا اول نجات دینے میں اُسنے بنی اسرائیل کو مصر اور فرعون کے قبضہ سے چھُڑایا جیسے موسیٰ مسیح کا نجات دینے میں نمونہ تھا اسیطرح مصر دنیاوی بیہودگی کا اور فرعون شیطان کا نمونہ تھا (افسی ۲-۲ و ۶-۱۲) موسیٰ کی پیدایش کے

وقت فرعون نے بنی اسرائیل کے بچے مرواے تھے تاکہ اُنکی کثرت اور قوت کو دفع کرے
پر مسیح کی پیدائش کے وقت ہیرودیس نے بیت اللحم کے بچّے مارے۔ موسیٰ کے بھائیوں
نے یہہ کہکے موسیٰ کا انکار کیا کہ تجھے کس نے قاضی اور حاکم بنایا ہے (اعمال ۷-۳۵) توبھی
اُسی کے وسیلہ سے اُنہوں نے مصری دکھوں سے خلاصی پائی اسی طرح مسیح اپنوں میں آیا اور
اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا توبھی اُسی کے وسیلہ رومی اور مصری ظالموں کی نسبت سخت تر
دشمنوں یعنے دنیا اور جسم اور شیطان سے نجات ہے۔ موسیٰ نے دنیاوی مصری حشمت کو
اور فرعون کی بیٹی کا بیٹا کہلانیکو مسیحی لعن طعن کی نسبت حقیر جانا اسی طرح مسیح نے دنیا
اور اُسکی سب شان وشوکت کو آسمانی عزت کی بہ نسبت نہایت حقیر سمجھا (عبرانی ۱۱-۱۴
سے ۲۶ فلپی ۲-۷)+

دویم موسیٰ مسیح کا نمونہ درمیانی ہونے میں تھا جب عمالیق کے ساتھہ بنی اسرائیل
کا جنگ ہوا تو موسیٰ بنی اسرائیل کے لئے دست بدعا ہوکر فتح کا باعث ہوا اور جب اُنہوں
نے سونے کا بچھڑا بناکر خدا کو ناراض کیا تو موسیٰ کوہ حوریب پر اُنکے لئے دعا کرتا تھا
(خروج ۳۲-۳۰ سے ۳۲) اسیطرح مسیح خداوند ہمارے لئے آسمانی پہاڑ پر اب سفارشی
موجود ہے موسیٰ کے وسیلہ شریعت آئی خدا کا فضل مسیح کے وسیلہ سے آیا (گلاتی ۳-۱۹
واستثناء ۵-۵) کو ملاحظہ کرو اور (اعمال ۷-۳۸ و ۱تمطاؤس ۲-۵) کو بھی دیکھو کہ خدا ایک ہے اور
خدا و آدمیوں کے درمیان ایک ہی درمیانی ہے وہ خداوند یسوع مسیح ہے جو سب میں سب کچھہ ہے+
سوم موسیٰ مسیح کا نمونہ شریعت دینے میں تھا (یشعیا ۳۳-۲۲) میں ہے کہ خداوند ہمارا

شریعت دینیوالا ہی (استثنا ۳۳-۲-۴ و ۵) میں ہی کہ موسیٰ نے ہمکو ایک شریعت دی مگر (یشیعا ۴۲-۴) میں ہی کہ بحری ممالک اُسکی شریعت کی راہ تکیں۔ کمال تحقیقات سے ثابت ہی کہ جس شریعت کے متقدمین منتظر تھے وہ اب یسوع مسیح کے وسیلہ متاخرین کو حاصل ہی اور وہ فضل کی شریعت ہی جسکا نام انجیل ہی جسنے موسوی شریعت کی تکمیل کی اور سب ایمانداروں کے لئے نجات کا راہ کھولدیا ✣

چہارم موسیٰ مسیح کا نمونہ تھا نبوّت کے باب میں جیسے (استثنا ۱۸-۱۷) میں ہی میں اُنکے لئے اُن کے بھائیوں میں سے تجھسا ایک نبی قایم کرونگا اور اپنا کلام اُسکے منہہ میں ڈالونگا اور جو کچھہ میں اُس سے فرماؤنگا وہ سب اُنسے کہیگا یہہ بات (۱۴۵۱) برس پیشتر موسیٰ سے کہی گئی تھی کہ تو اُسکا جو آنیوالا ہی نمونہ ٹھہرا۔ اور اسی لئے موسیٰ نے اُسکے حق میں باتیں کیں (یوحنا ۱-۱۸) میں ہی کہ خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہی اُسی نے بتلادیا (عبرانی ۳-۵ و ۶) میں ہی کہ موسیٰ اپنے سارے گھرانے میں دیانت دار اور تابعدار خادم کی مانند تھا پر مسیح بیٹے کی مانند اپنے گھر کا مختار رہا۔ خلاصہ آنکہ جو کچھہ موسیٰ سے ظاہر ہوا نبوّت یا کرامتیں یا پیشگوئیاں یا شریعت یہہ سب اِسلئے تھا کہ وہ خداوند مسیح کے لئے جو گھر کا مالک ہی راستہ تیار کرکے اُسکا خدمت گذار اور ایک نمونہ ٹھہرے ✣

دوسری فصل

جلتے بوٹے کے بیان میں

(خروج ۳-۲ سے ۸) کو دیکھو لکھا ہی کہ موسیٰ نے جب نگاہ کی تو کیا دیکھا کہ ایک بوٹا سبز آگ میں ہی اور وہ جلتا نہیں موسیٰ نے تعجب کیا اور دیکھنے کو نزدیک گیا کہ یہہ بوٹا باوجود آگ کے جل کیوں نہیں جاتا جب نزدیک گیا تو اُسے خدا نے پکار کے کہا کہ میں نے اپنے لوگوں کی تکلیف دیکھی ہی جو مصریوں سے اُنہیں پہونچی اب میں اُنہیں ایک وسیع سرزمین میں جہاں دودھ اور شہد بہتا ہی لیجاونگا۔ اِسمقام پر یہہ دلچسپ سوال لازم آتا ہی کہ خدا موسیٰ پر جلتے بوٹے میں کیوں ظاہر ہوا۔ جسکا حقیقی جواب یہہ ہی کہ خدا نے اپنی کلیسیا کی شکل موسیٰ کو دکھلائی کہ بنی اسرائیل جو میرا لگایا ہوا ایک بوٹا ہی مصریوں کے ظلم سے آگ میں پڑا ہوا ہی تو بھی میں اُنکے ساتھ ہوں۔ یہی حال مسیح اور اُس کی کلیسیا کا ہی (یشعیاہ ۵۳-۲) میں ہی وہ اُسکے آگے کونپل کی طرح پھوٹ نکلا ہی اور اُس جڑ کی مانند جو خشک زمین میں پنپتی ہو۔ خداوند مسیح نے الٰہی غضب و قہر کی سخت آگ کی برداشت کی اور ہماری نجات کے لئے خدا کے سخت غضب کو اُٹھا لیا (عبرانی ۱۲-۲۹) جب اُسنے دُکھہ اُٹھایا تو اُسکی کلیسیا بھی اُسکی صورت اور ہمشکل ہی اور دُکھوں میں کراہتی ہی ہر زمانہ میں ایمانداروں پر بشدت دُکھہ آئے اور یہہ بات بہت ہی سچ ہی کہ ہم جو عیسائی ہیں رات دن اندرونی اور بیرونی دُکھوں کی آگ میں جلتے ہیں جب ہم عیسائی نہ تھے

اسقدر دکھہ ہم پر نہ تھے اِسوقت اگرچہ ہم دُکھوں کی آگ میں ہیں تو بھی ہم جلتے نہیں اور خدا ہمارے ساتھہ ہی (۲ قرنتی ۴-۸ و ۹) میں سچ لکھا ہی کہ ہم مصیبت میں ہیں تو بھی چھوڑے نہیں گئے خدا ہمارے ساتھہ ہی اسلئے ہمارے سبزے کو دُکھوں کی آگ جلا نہیں سکتی پر گناہ کی آلودگی جو ہم میں ہی اُسی کو وہ آگ جلاتی ہی اور ہم پاک کندن کی مانند ہوتے جاتے ہیں تاکہ پاک خدا کی ابدی سنگت کے لئے تیار ہو جاویں (ملاکی ۴-۱ مکاشفات ۱۴-۱۱) یہہ بوٹا یعنے مسیحی کلیسیا جو آگ میں ہی اور جلتا نہیں اسکے دو سبب ہیں اول آنکہ اِسکو خدا نے لگایا نہ آدمیوں نے اِس دین کو ایجاد کیا آدمیوں کے ایجاد کئے ہوئے دین یعنے مصریوں اور یونانیوں اور رومیوں کا مذہب کہاں ہی اُسے خدا نے نہیں لگایا تھا اِس لئے کبھی کا جل گیا اسیطرح اسلام اور ہندوُں کا دین بھی جل رہا ہی اور کوئی دن میں جلجاویگا اور تمام بطلان نیست نابود ہونگے پر عیسائی دین باوجود ایسی سخت آگ کے چاروں طرف ایسی سبز ڈالیاں چھوڑتا چلا جاتا ہی کہ اُسکی چوٹی آسمان تک پہنچی اور قریب ہی کہ ساری دنیا اُسکے سایہ میں بیٹھے اسی لئے کہ یہہ درخت خدا کا لگایا ہوا ہی۔ دوسرا سبب نہ جلنے کا یہہ ہی کہ خدا کلیسیا کے ساتھہ ہی جیسے جبکہ بنوکدنضر نے تین شخصوں کو آگ میں ڈالا اور چوتھا خدا کا بیٹا آپ وہاں آگیا تھا تاکہ اُسکے بندے نہ جلیں (دانیال ۳-۲۴ سے ۲۷) پھر دیکھو (یشعیاہ ۴۳-۲ و ۵ و ۱۱) میں ہی کہ تجھے کچھہ خطر نہ ہوگا میں تیرے ساتھہ ہوں (متی ۲۸-۲۰) میں زمانے کے آخر تک ہر روز تمہارے ساتھہ ہوں۔ پس اِسی سے سب ایمانداروں میں مضبوطی اور قوت ہی کہ خدا ہمارے ساتھہ ہی ✣

اُسوقت موسیٰ نے خدا سے اسکا نام مبارک بھی دریافت کیا تاکہ بنی اسرائیل کو بتلاوے اور اُسنے فرمایا کہ میرا نام یہواہ ہی یعنے وہ جو ہی جسکو واجب الوجود یا ہستی مطلق بھی کہتے ہیں جس سے سب کچھہ موجود ہی اور ساری قوتیں نکلتی ہیں اور ساری امیدوں کا مدار ہی اُس سے ساری برکات لے سکتے ہیں وہ ہستی گویا تمام موجودات کی جلد کا شیرازہ ہی اور جب وہ ہی جو ہی تو ہمیں کونسی بات کی کمی ہی سب کچھہ اُس سے پا سکتے ہیں ساری امید اِسمیں ہی کہ خدا ہی ✣

توریت میں کہیں اُسکا نام الوہیم لکھا ہی جو جمع کا صیغہ ہی مگر (استثنا ۶۔ ۴) میں یہواہ الوہیم ایک آیت میں جمع ہیں یہواہ مفرد ہی الوہیم جمع ہی اور اِس سے اشارہ ہی توحید فی التثلیث کی طرف بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ توریت میں تثلیث فی الوحدت کا ذکر نہیں ہی صرف انجیل میں ہی مگر یہہ اُنکی عدم فہمی ہی ضرور اُس میں بہت اشارے وحدت فی التثلیث پر موجود ہیں اور یہہ بھی فرمایا کہ میں ابراہیم و اضحاق اور یعقوب کا خدا ہوں جو یہواہ الوہیم ہوں میں ہی ہوں جسنے اِن بزرگوں سے وعدے کئے اور اُنہوں نے میری پرستش کی اب میں اُنکی اولاد پر اپنے قدیم وعدے کے موافق ظاہر ہوا ہوں۔ یہی لفظ یہواہ جو خدا کا خاص نام اور اسم ذات ہی مسیح خداوند نے اپنی نسبت بہت جگہہ بولا ہی کہ میں ہوں دروازہ اور رستہ اور زندگی اور میں ہوں سچے انگور کا درخت اور میں ہوں اول اور آخر وغیرہ۔ پس وہی خدا جو اگلی کلیسیا کے ساتھہ تھا اسوقت بھی عیسایوں کے ساتھہ ہی اُسکی بزرگی اور اُسکا جلال ابدالآباد ہووے ✣

تیسری فصل

مصری آفتوں کے ذکر میں

خدا نے موسیٰ کو دس معجزے جو مصریوں کے لئے دس آفتیں تھیں عنایت کر کے اپنی قوم کو چھڑانے کے لئے بھیجا یہہ معجزے کچھہ پانیوں سے اور کچھہ زمین سے اور کچھہ ہوا سے متعلق تھے آخری آفت یہہ ہی کہ خدا نے مصر کے سب پہلوٹے مارے اُنکے سب گھروں میں بڑا ماتم ہوا پر بنی اسرائیل کے پہلوٹے خدا کی حفاظت سے محفوظ رہے یہاں سے ظاہر ہے کہ خدا کے لوگ زندگی اور حیات کے وارث ہیں پر جو خدا کے نہیں وہ سب ہلاکت کے فرزند ہیں اور موت اُنکی وراثت ہے۔ ہاں خدا کے لوگ بھی آفتوں میں شریک ہو جاتے ہیں جبکہ خدا کے دشمنوں کے ساتھہ اُن بے گناہوں میں شراکت پیدا کر لیویں بنی اسرائیل مصریوں کے گناہ میں شریک ہو گئے تھے اس لئے اُنہوں نے بھی بہت مصیبت اُٹھائی آخر کو عید فسح کی قربانی کے طفیل وہ بچ گئے جب خدا نے کفارہ کے برّہ کی جان کو اُنکی جان کے عوض قبول فرمایا اور کفارہ کے خون کے ذریعہ سے وہ بچائے گئے اُسوقت خدا نے اُنکا خدا ہو کے موت کے درمیان سے اُنہیں زندگی عنایت فرمائی (خروج ۱۲-۱۳) اِسی قربانی کے بعد یہہ قوم ایک مقدس و مخصوص قوم بنگئی تھی تاکہ ہر بدی سے باز رہیں اور خدا کی خدمت کے لئے تیار ہوویں خدا کی قوم ہمیشہ کاہنوں کا خاندان ہے جو بادشاہی قوم کہلاتی ہے (۱ پطرس ۲-۹) عیسائی لوگ بھی

مسیح کے کفارہ سے پاک ہوکے خدا کے خاص لوگ ہوجاتے ہیں تاکہ خدا سے قربت اوریگانگت حاصل کریں اور دنیا کی غلامی سے رہائی پاکر اُسکے خادم ہوویں اور ہر قسم کی بدی سے الگ رہیں +

چوتھی فصل

لال سمندر کے ذکر میں

(خروج ۱۴ اور ۱۵ باب) جب بنی اسرائیل مصر سے نکل کر دریائے قلزم پر پہونچے تب فرعون اور اُسکی فوج نے موسیٰ کا تعاقب کیا تاکہ بنی اسرائیل کو پھر پکڑ کر واپس مصر میں لاویں اور غلامی میں رکھیں اُسوقت بنی اسرائیل بڑی تنگی میں تھے کیونکہ آگے سمندر تھا جس سے پار ہونا مشکل اور دہنے بائیں پہاڑوں کی گویا ایک قدرتی دیوار کھڑی تھی جسپر سے چڑھکر بھاگنا بھی محال تھا اور پیچھے دشمن کی تلوار تھی کیسی تنگی اور لاچاری میں پھنس گئے تھے۔ اسیطرح ہر ایماندار جب شیطان اور دنیا کو چھوڑ کر آسمانی سفر کا شروع کرتا ہی تو چار طرف سے مشکلات آگھیرتی ہیں کہ اُسکا دم ناک میں آجاتا ہی پر خدا نے جیسے بنی اسرائیل کی مدد کی کہ قدرت سے سمندر کے پانیکو اِدھر اُدھر کرکے اُنہیں راہ دکھلائی اسیطرح وہ اب بھی ایمانداروں کی مشکلات میں اپنی قدرت سے ایسا راہ نکالتا ہی جو انسان کے خیال میں بھی نہ تھا اُسپر توکل واجب ہی +

بنی اسرائیل جب کنعان کے مسافر بنے تو پہلے لال سمندر سے نکلے اور پہ انکے

حق میں بمنزلہ پانی کے بپتسمہ کے ہوا (اقرنتی ۱۰-۲) لکھا ہی کہ سبھوں نے سمندر میں موسیٰ کا بپتسما پایا- اسیطرح طوفان کے بعد جو آٹھ آدمی بچے تھے وہ اُنکے لئے بپتسما تھا (اپطرس ۳-۲۰) اور یونس نبی نے بھی سمندر میں پانی کا بپتسما پایا تھا (یونہ ۲-۳) طوفان کے وقت سے پانی غضب کا نشان ہی عیسائی لوگ جب پانی سے بپتسما پاکر نکلتے ہیں تو یہہ نشان ہی کہ وے غضب سے باہر نکلے اُنکے سر پر سے قہر الٰہی ہٹ گیا وے مسیحی کلیسیا کی کشتی میں جگہ پاکر طوفان میں غرق ہونے سے بچ نکلے (رومی ۶-۳ سے ۸ کلسی ۲-۱۲) کو سوچو +

نجات کی راہ ہلاکت میں سے نکلتی ہی پانی میں غرق ہوکے نجات حاصل کرتے ہیں (طیطس ۳-۵) یہہ دستور ابتدا سے چلا آتا ہی (پیدائش ۳-۱۵ یہوداہ ۱۵ مکاشفات ۱۱-۱۸) سے ثابت ہی کہ پانی میں نجات اور ہلاکت ہی بنی اسرائیل نے لال سمندر میں نجات اور مصریوں نے ہلاکت حاصل کی عیسائی لوگ بپتسما پاکر مسیح کے ساتھ مر جاتے ہیں کیونکہ بپتسما پرانی انسانیت کو اُتار پھینکنا ہی اور پھر مسیح کے ساتھ جی اُٹھتے ہیں کیونکہ بپتسما کے بعد نئی زندگی حاصل ہوتی ہی اور تب وے مصر یعنے دنیا کو چھوڑکر کنعان یعنے آسمان کے مسافر ہو جاتے ہیں +

THE SCAPE COAT. *Lev. XVI.*

THE CAMP IN THE PLAIN OF ER RAHEH
MOUNT SINAI (HOREB)

پانچویں فصل

بیابانی سفر کے شروع میں

بنی اسرائیل جب لال سمندر سے نکلے تب بیابان کا سفر پیش آیا۔ مسیح جب یردن میں بپتسما پاکر نکلا تو بیابان میں شیطانی آزمایش کے لئے جانا پڑا اسیطرح ہر ایماندار کو بعد بپتسما کے تکلیفیں اور مصیبتیں اور امتحان پیش آتے ہیں۔ لیکن مسیح کی انسانیت پر بپتسما کے بعد روح القدس نازل ہوئی اور آسمان سے آواز بھی آئی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہے اسیطرح ہر ایماندار بعد بپتسما کے خدا کے لیپالک فرزندیت کا زینہ اور روح القدس کا انعام پاتا ہے تب امتحان کی برداشت کے لئے طاقت پاتا ہے گویا تیار بند ہوکر بیابان کا سفر کرتا ہے (متی

۳-۱۶ و ۷ او ۴-۱) ✣

جب بنی اسرائیل لال سمندر سے نکلے تو مصر اور فرعون کی غلامی سے رہائی پائی اور برّہ کے خون سے مول لئے جاکر قوم مخصوص ہو گئے اور کنعان کے وارث ٹھہرے تو بھی فوراً کنعان ہاتھہ میں نہیں آگیا بلکہ ابھی امتحان اور تکلیف درپیش ہے ریگستان کا سفر اور اِردگرد کے بادشاہوں کا خطرہ اور بے سروسامانی موجود ہے روزمرہ کی خوراک تک میسر نہیں اِس لئے بہت کوتاہ اندیش گڑگڑائے اور مصر چھوڑکر پچھتائے اور اِس بڑے گناہ کے سبب راہ میں ہلاک ہوئے کنعان تک نہ پہونچے تو بھی خدا نے جو اُنہیں مصر سے نکال لایا نہیں چھوڑا اسیطرح سے اُنکی مدد کی اور بیابان میں من برسا کے اُنہیں

خوراک عنایت کی اور چٹان چیر کر پانی پلایا۔اسیطرح عیسائی لوگ بعد بپتسما کے
جب بیابان کا سفر کرتے ہیں توراہ میں مشکلات پیش آنے کے سبب بعض تو کڑ کڑا کر
راہ میں کنعان سے ورے ہلاک ہوجاتے ہیں پر جنکی نظر خدا پر رہتی ہی اُنہیں کسی چیز
کی کمی نہیں رہتی خدا اُنکے ہاتھوں میں برکت بخشتا ہی (استثنا ۲-۷) اور وہ حقیقی من
یعنے زندگی کی روٹی جو آسمان سے اُتری کھا کر سفر کو طے کرتے ہیں ہاں کبھی کبھی
وے بہت عاجز اور بھوکے بھی رہتے ہیں پر اِس سے خدا اُنہیں یہہ سکھلاتا ہی کہ
انسان فقط روٹی سے نہیں بلکہ خدا کے کلام سے جیتا ہی بس وے ان دکھوں میں
آسمان میں داخل ہونے کی لیاقت حاصل کرتے ہیں ای بھائیو جو سفر میں ہو خدا پر
نظر رکھو اور دُکھوں میں فرمانبرداری کر کے کنعان تک پہونچ جاؤ کڑ کڑا کے راہ میں
ہلاک نہ ہو جاؤ خدا تمہارے ساتھہ ہی جو کچھہ ہوتا ہی تمہارے فایدہ کے لئے ہی *

چھٹی فصل

بادل اور آگ کے ستون کے بیان میں

(خروج ۱۳-۲۱ و ۲۲ و ۴۰-۳۴ سے ۳۸ گنتی ۹-۱۵ سے ۲۳ و ۱۰-۳ سے ۳۶)

اگرچہ بنی اسرائیل بیابانی تکلیفات میں مبتلا تھے پر خدا جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں
اُنکے ساتھہ ہوں بادل اور آگ کے ستون میں اُنکے ساتھہ موجود تھا *

جیسے جب تین آدمی بابل میں جلتے بھٹے میں ڈالے گئے تھے جو تھا خدا کا بیٹا

اُنکے ساتھہ تھا (دانیال ۳-۲۴ و ۲۵) یا جسوقت بنی اسرائیل کنعانیوں سے جنگ کر رہے تھے تب خداوند لشکر کے سردار کی صورت میں تلوار کھینچے ہوئے فوج میں کھڑا تھا (یشوعہ ۵-۱۳ و ۱۴) خدا ہمیشہ اپنے خاص لوگوں کے ساتھہ ہی جب کلیسیا دُکھہ اُٹھاتی ہی تو خدا بھی ہمدردی کے سبب اُنکے دُکھوں میں شریک ہوتا ہی (متی ۲۵-۳۵ و ۴۰) کو خوب دیکھو +

اُس ستون سے جو اُنکے ساتھہ تھا دو مطلب تھے ہدایت اور حفاظت (خروج ۱۴-۱۹ و ۲۰) وہ ستون رات کو روشنی اور دن کو سورج کی طپش سے سایہ بخشتا تھا (زبور ۱۰۵-۳۹ و ۹۹-۱۱) اُس ستون کے اندر سے خدا نے اُنسے باتیں کیں اور چالیس برس تک اُنکے ساتھہ رہا (خروج ۳۳-۹) اُس سے بنی اسرائیل کو ہدایت اور حفاظت ہوتی رہی جب بنی اسرائیل نے بت پرستی کی تو وہ بادل لشکرگاہ سے باہر چلا گیا (خروج ۳۳-۷ سے ۱۰) کیونکہ جہاں بت پرستی ہی وہاں خدا نہیں رہتا خدا ہمیشہ اپنے لوگوں کا ہادی اور رہنما ہی (پیدائش ۲۴-۲۷ و یشعیا ۳۰-۲۱) کیونکہ بدون اُسکی ہدایت کے ایماندار اِس پیچ درپیچ دنیا میں سلامتی کی راہ پر نہیں چل سکتا +

بنی اسرائیل پر خدا نورانی بدلی میں ظاہر ہوا لیکن جب مسیح پہاڑ پر تھا اور موسیٰ شریعت کا وکیل و الیاس نبوّت کا وکیل اُسکی خدمت میں حاضر ہوئے تو خدا باپ پھر نورانی بدلی میں ظاہر ہوا تھا اور یوں آواز دی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہی جس سے میں راضی ہوں اُسکی سنو عیسائیوں کو بھی خدا نے بدلی میں ہو کے ہدایت کی جب مسیح آسمان پر چلا گیا

تو اِسی بدلی میں ہو کے غایب ہو گیا اور جب وہ پھر آویگا تو اُسی بادل پر سوار ہو کے آویگا (مکاشفات ۱۔۷) اُسوقت سب لوگ اُسے دیکھینگے (یشعیاہ ۴۔۵) اُسوقت خداوند پھر کوہ صیہون کے ہر ایک مکان پر اور اُسکی مجلس گاہوں پر دنکو ایک بادل اور دھواں اور رات کو ایک روشن شعلہ پیدا کریگا جو اُس ساری شوکت والے کے اوپر حفاظت کے لئے ہوگا اور ایک ہوگا جو دن کو گرمی میں سایہ دار مکان اور آندھی جھڑی کے وقت آرام اور پناہ کی جگہ ÷

ساتویں فصل

آسمانی روٹی کے بیان میں

(خروج ۱۶) جب بنی اسرائیل بیابان میں بھوکے تھے اور بھوکھ سے کڑکڑاتے تھے تو خدا نے موسیٰ سے کہا میں آسمان سے تمہارے لئے روٹیاں برساؤنگا چنانچہ اُسنے شبنم کے ساتھہ ایک کھانے کی چیز گول گول اور برف کی مانند سفید برسائی اور بنی اسرائیل نے اُسکو من کہا داؤد پیغمبر اُسکو فرشتوں کی خوراک کہتا ہے (۸، زبور ۲۴ و ۲۵ و ۱۰ زبور ۴۰) اِس من کے کھانے سے بنی اسرائیل کی بیابان میں جسمانی زندگی ہوئی اور اُنکی غذا ہو کے اُن کے بدن کا حصہ بنا یہہ نشان تھا اُس زندگی کی روٹی کا جو آسمان سے اُتر کے جہان کو زندگی بخشتی ہے اور یہہ روٹی مسیح خداوند ہے دیکھو (یوحنا ۶۔ ۳۲ سے ۵۸ تک) اُس نے فرمایا کہ زندگی کی روٹی میں ہی ہوں تمہارے باپ

دادوں نے بیابان میں من کھایا اور مر گئے پر اگر کوئی یہہ روٹی کھاوے وہ ہرگز نہ مریگا
اور وہ روٹی کیا ہی میرا گوشت ہی جو میں جہان کی زندگی کے لئے دونگا (۱ قرنتی ۱۰-۳)
میں ہی کہ سبھوں نے ایک ہی روحانی خوراک کھائی یعنے خداوند مسیح کا مجسم ہوکر سب کے
لئے مرنا ضرور تھا تا کہ جہان کے لئے روٹی ہووے - یہہ روٹی آسمان سے نازل ہوئی
روحوں کے باپ یعنے خدا نے روحوں کے لئے آسمانی غذا نازل فرمائی دنیا نے اُس
روٹی کو تیار نہیں کیا - اور یہہ روٹی خدا کی بخشش سے نازل ہوئی اور اسیواسطے
سب کے لئے ہی جس آدمی کی مرضی ہو یہہ روٹی کھا سکتا ہی ہر وقت سب کے لئے
تیار ہی بشرطیکہ انسان اپنی مرضی سے لیوے پر اگر دل و جان سے نہ لیوے تو اِس
روٹی کو نہیں کھا سکتا +

من آسمان سے نازل ہوا مسیح آسمان سے آیا (یوحنا ۳-۳۱) اگرچہ من آسمان سے
آیا تو بھی بنی اسرائیل کا کام تھا کہ خیموں سے باہر جا کر خوراک جمع کریں اگرچہ مسیح
آسمان سے آگیا تو بھی آدمیوں کا کام ہی کہ اُسے جستجو اور تلاش سے پاویں اور اُس سے
سیری حاصل کریں (۳۶ زبور ۸) وے تیرے گھر کی چکنائی کھانے سے سیر ہونگے
من سب کے لئے تھا مسیح سب کے لئے ہی کیا مرد کیا عورت کیا لڑکا یا جوان کیا بوڑھا
کیا قوی کیا ضعیف کیا امیر کیا غریب کیا شریف کیا رذیل وہ سب کے لئے ہی کیونکہ
سب جو اُس میں شریک ہیں ایک ہی نجات کے وارث ہیں من بہت شفاف اور نفیس
غذا تھی مسیح نہایت پاک اور سفید اور دلچسپ اور شیریں زندگی بخش غذا ہی مصر کی ساری

خوبیوں سے افضل ترین ہی لکھا ہی کہ آدمی نہ صرف روٹی سے مگر خدا کے کلام سے جیتا
ہی خدا کا کلام کیا ہی مسیح خداوند وہی خدا کا کلمہ اور کلام ہی (یوحنا ۱-۱) اُسی سے ساری
خوبیاں حاصل ہوتی ہیں (۱۱۹ زبور ۱۲۰) من خیمہ گاہ کے نزدیک گرا کرتا تھا نہ دور
دور جنگلوں میں بھی اُسی طرح مسیح کلیسیا کے پاس پایا جاتا ہی نہ دور دور من ہر روز گرتا تھا
اور حکم تھا کہ روز کی خوراک کے موافق اٹھالیں اگر حاجت سے زیادہ لیکر جمع کرینگے
لالچ کرکے تو وہ بو کر جائیگا مگر ساتویں روز وہ نہ برسیگا چھٹے روز دو روز کا جمع کرنا چاہئے
اور وہ باسی ہوکے خراب نہوگا یہہ تعجب کی بات ہی اِس سے ظاہر ہی کہ وہ من اُس ملک
کی عادت کے موافق کوئی چیز نہ تھی مگر معجزہ کے طور پر خدا سے خوراک آتی تھی چھہ دن
تک ہر روز اپنے لئے لوگ جمع کرتے تھے روز کی خوراک کے موافق اگر کوئی اسرائیلی
سُستی کرکے روز کی خوراک نہ اُٹھاتا تو اُس روز بھوکھا رہتا اور سفر کی طاقت نہ رہتی تھی۔
یہی حال عیسائیوں کا ہی کہ روز کی روٹی خدا سے مانگتے ہیں اور ہر روز روحانی غذا
کھا کر باطنی سفر کے لئے تیار رہتے ہیں۔ یہہ من کن لوگوں کے لئے آیا جو بیابان کے
سفر میں تھے اور پاس کچھہ خوراک نہ تھی مسیحی من بھی اُنہیں آسمانی مسافروں کو ملتا ہی
جو سب کچھہ چھوڑ کر بیابان کے راہی ہیں دنیا کا سب بوجھہ پھینکدیا ہی پر جنکا دل دنیا کی
دولت سے سیر ہی اور بوجھہ سے دبے ہوئے بیٹھے ہیں نہ وہ مسافر ہیں نہ بھوکھے پھر
اُنہیں وہ من کسطرح سے ملے۔ یہہ من کب تک آتا رہا جب تک سفر رہا جب کنعان میں
داخل ہوئے من موقوف ہوگیا (خروج ۱۶-۳۵ یشوعہ ۵-۱۲) کیونکہ کنعان میں آگئے

اب من کی حاجت نہیں کنعان کی زمین کا حاصل کھاویں۔عیسایوں میں اِس آسمانی روٹی یعنے من کا نشان عشاء ربانی ہی اُسکی نسبت مسیح نے فرمایا ہی کہ جب تک میں پھیر نہ آؤں میری یادگاری کے لئے یوہیں کیا کرو پس سب ایماندار اِس بیابان دنیا میں گویا یہ من کھاتے ہیں جب سفر تمام ہو جائیگا اور حقیقی کنعان میں جا پہونچینگے اُسوقت آسمانی حاصل کھاوینگے یعنے خدا کا دیدار اُنکی خوراک ہوگی ✣

آٹھویں فصل

چٹان کے بیان میں

(خروج ۱۷-۱-۲سے ۷) روٹی کے بعد پانی کی حاجت ہوتی ہی (یشعیاہ ۳۳-۱۶) جب بنی اسرائیل پیاسے تھے اور پانی کے ملنے میں دیر ہوئی تو وے موسیٰ پر خفا ہوے اور جھنجھلائے تب خدا نے موسیٰ سے کہا کہ بنی اسرائیل کے بزرگوں کو اپنے ساتھ لے اور وہ عصا جو دریاے قلزم پر مارا تھا چٹان پر مار اور میں تیرے سامنے کھڑا ہونگا اور اُس چٹان سے پانی نکلیگا تاکہ لوگ پیویں اور تشنگی دفع ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا۔یہاں سے ظاہر کہ یہہ بات پر ضرور تھی کہ بزرگوں کے سامنے مارا جاوے اور اُسی عصا سے مارا جاوے جس سے مصر پر عذاب آیا اور جب چٹان مارا جاوے تو اُس سے پانی نکلے کہ سب بنی اسرائیل سیراب ہوں اور تشنگی کی ہلاکت سے بچیں یہہ چٹان مسیح تھا یعنے اُسکا نمونہ دیکھو (۱ قرنتی ۱۰-۴) جب مسیح دنیا میں آیا اور اُسنے خدا کے ارادہ کے موافق شریعت کی لعنت اُٹھائی

اور بنی اسرائیل کے بزرگوں کے سامنے یروشلم کے باہر مارا گیا تو زندگی کا پانی اُس سے
چار طرف پھوٹ نکلا جیسے ذکریا نے بھی اپنے (۱۴ باب) میں خبر دی تھی کہ ایک سوتا پھوٹ
نکلیگا دیکھو (زبور ۷۸-۲۰ و ۱۰۵-۴۱) اُس نے خود فرمایا (یوحنا ۴-۱۴) جو کوئی اُس
پانی سے جو میں اُسے دونگا پیتا ہے ابد تک پیاسا نہ ہوگا بلکہ جو پانی میں اُسے دیتا ہوں اُس
میں پانی کا سوتا ہو جائیگا جو حیات ابدی تک جاری رہیگا۔ اِس بات پر (یشعیاہ ۴۸-۲۱)
میں بھی گواہی ہے پس جب سے مسیح مارا گیا تب سے خدا کی روح بہہ نکلی جس سے سب ایماندار
ترو تازہ اور سیراب ہوتے ہیں اور زندگی کا پانی پیتے ہیں اور دنیا کی چار طرف حیات
ابدی کی نہریں جاری ہیں (یوحنا ۷-۳۷ سے ۳۹) میں لکھا ہے اگر کوئی پیاسا ہے تو مجھ
پاس آوے اور پیئے جو مجھ پاس آتا ہے اُسکے بدن سے جیتے پانی کی ندیاں جاری
ہونگی سو دیکھ لو کہ اب جاری ہیں یا نہیں (استثنا ۹-۲۱) میں ہے کہ وہ چٹان بنی اسرائیل
کے ساتھ جہاں وہ جاتے تھے جاتا تھا مسیح خداوند جس سے زندگی کا پانی نکلتا ہے
ہمیشہ کلیسیا کے ساتھ ہے جہاں مسیحی لوگ ہیں وہاں مسیح موجود ہے یہہ بات بھی پوشیدہ
نہ رہے کہ موسیٰ نے اپنی کمزوری کے سبب اُس چٹان کو دو دفعہ مارا اور یہہ اُسکی
غلطی میں داخل ہے اِسی سبب وہ جسمانی کنعان میں داخل نہ ہوا (گنتی ۲۰-۲ سے ۱۲
و ۲۷-۱۴) ایک دفعہ مارنا کافی تھا مسیح ایک دفعہ مارا گیا جو حقیقی چٹان ہے موسیٰ نے
جسمانی چٹان کو دو دفعہ مارا تب وہ جسمانی کنعان میں داخل نہ ہوا اگر کوئی مسیح کو جو روحانی
چٹان ہے دو دفعہ مصلوب کرے وہ یقیناً حقیقی کنعان میں داخل نہ ہوگا۔ جب سے موسیٰ نے

چٹان کو مار اب سے پاک نوشتوں میں یوں بھی کہا کہ خدا چٹان ہے پہلے کبھی خدا کی نسبت
چٹان کا لفظ نہیں بولا گیا مگر اُسکے بعد کلام کی یہہ ایک اصطلاح ہوگئی کہ خدا چٹان ہے
(استثنا ۳۲-۴ و ۱۲ و ۲ صموئیل ۲۲-۲ و ا صموئیل ۲-۱۲ و ۱۸ زبور ۲ و ۹۲ زبور ۱۵) ایات
کو دیکھو جب اِن ایات پر غور کرتے ہیں تو پولوس رسول کی گواہی کیسی درست معلوم ہوتی
ہے کہ وہ چٹان مسیح تھا (ا قرنتی ۱۰-۴) یہاں سے مسیح کی الوہیت خوب ثابت ہے اور
اِسی لئے اِس چٹان پر جو مسیح خداوند ہے ایمان کی بنیاد ڈالنا زندگی کا ثمرہ بخشتا ہے +
وہ چٹان جسکو موسیٰ نے مارا اور جس سے پانی نکلا وہ تو ایک چقماقی پتھر تھا (استثنا
۸-۱۵) ایسے پتھر کے مارنے سے آگ نکلتی ہے نہ کہ پانی پر یہاں تو پانی نکلا خدا جو بے ایمانوں
کی نسبت بھسم کرنیوالی آگ ہے (عبرانی ۱۲-۲۹) اُس سے عیسائی ایمانداروں کے لئے زندگی
کا پانی نکلا جو اب تک بیابانمیں ایمانداروں کے ساتھہ چلتا ہے اور ٹیلوںمیں نہریں اور وادیوں
میں چشمے کھل گئے (یشعیا ۴۱-۱۷ و ۱۸ و ۴۳-۱۹ و ۲۰) اور یہہ پانی کبھی نہیں سوکھتا
پہلے یہہ پانی زور کے ساتھہ یہودیوں کی طرف کو بہا جب اُنہوں نے عناد اور بغاوت
اور دنیا داری و نفس پرستی کی آڑ اُسکے سامنے کردی تو وہ پانی اِدھر اُدھر پھوٹ
نکلا اور جہاں نشیب یعنے فروتنی و غریبی پاتا ہے وہاں خوب سیرابی کرتا ہے اُس پانی سے
دنیا اسوقت سرسبز ہوتی جاتی ہے (یشعیاہ ۵۵-۱) میں خوب لکھا ہے ارے ای پیاسو پانی
پاس آؤ اور یہی منادی اسوقت مسیح کے منّاد دنیا میں کررہے ہیں اُسنے خود فرمایا
(مکاشفات ۲۲-۱۷) (جو پیاسا ہے آوے اور آبِ حیات مفت لے) یہی آبِ حیات

ہی جو مسیح سے خدا کی روح کے انعام ملتے ہیں جیسے ابدی زندگی ہی اور وہ آب حیات کچھ بات نہیں ہی جو بعض بڈھے مسلمان کوئی جسمانی پانی جو کسی نے نہیں دیکھا آب حیات سمجھتے ہیں وے خدا کی روح سے ناواقف ہیں اور اسکا سبب یہی ہی کہ اگر وے اُس مارے ہوئے چٹان کے پاس آتے یعنے مسیح مصلوب پر ایمان لاتے تو اِس زندگی کے پانی کا منہہ دیکھتے اور زندگی پاتے +

نویں فصل

پیتل کے سانپ کے بیان میں

(گنتی ۲۱-۴ سے ۹) اگرچہ پیتل کے سانپ کا مفصل ذکر پیچھے آویگا توبھی کسیقدر بیان اُسکا یہاں کرنا پڑ ضروری ہی جب بنی اسرائیل موسیٰ پر اور خدا پر کڑکڑاتے تھے تو خدا نے جلانیوالے سانپ اُنکی طرف بھیجے اُنہوں نے بنی اسرائیل کو کاٹا اور بہت لوگ مر گئے تو باقی لوگ توبہ کرتے ہوئے موسیٰ کے پاس آئے اور بولے کہ ہم نے گناہ کیا کیونکہ ہم نے خداوند کی اور تیری بدگوئی کی اب تو خدا سے دعا مانگ کہ وہ ہمارا علاج کرے تب موسیٰ نے دعا کی اور خدا نے فرمایا کہ تو پیتل کا ایک سانپ بنا اور نیزے پر لٹکا جو کوئی سانپ کا ڈسا ہوا اُسپر نظر کریگا وہ نہ مریگا چنانچہ موسیٰ نے ایسا ہی کیا اور ایسا ہی ہوا کہ جب ڈسے ہوؤں نے اُس سانپ پر نظر کی تو وہ نہ مرے۔ یہہ پیتل کا سانپ مسیح مصلوب کا نمونہ تھا (یوحنا ۳-۱۴ و ۱۵) مسیح نے فرمایا کہ جس طرح موسیٰ نے سانپ کو

بیابان میں بلندی پر رکھا ضرور ہی کہ ابن آدم بھی اُٹھایا جاوے تاکہ جو کوئی اُسپر ایمان
لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ پیتل کا سانپ حقیقت میں سانپ
نہ تھا بلکہ پیتل سے جو ایک دھات ہی سانپ کی شکل بنائی گئی تھی۔ مسیح اصل میں آپ گنہگار
نہ تھا پر گنہگاروں کی صورت پر مجسم ہوکے آیا وہ تو خدا کا بیٹا تھا (متی ۳-۱۷) گنہگار لوگ
حقیقت میں انسان ہیں نہ سانپ کے بچے مگر جب سانپ بنے یعنے شیطنت کو اختیار
کر لیا تو سانپ کے بچّے کہلائے (متی ۳-۷ و ۱۲-۳۴ و ۱ یوحنا ۳-۱۰) +

مسیح آپ خطا کار نہ تھا (۱ یوحنا ۳-۵) پر ضرور اُسنے گنہگاروں کی صورت کو اختیار
کر لیا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ گنہگاروں کی صرف صورت لیکر آیا (جیسے رومی ۸-۳
میں ہی کہ خدا نے اپنے بیٹے کو گنہگار جسم میں گناہ کے سبب بھیجکر گناہ پر جسم میں سزا کا حکم
دیا۔ پیتل کا سانپ اگرچہ سانپ کی صورت تھا مگر اُس میں زہر نہ تھا مسیح اگرچہ گنہگاروں
کی صورت میں آیا پر اُسمیں گناہ نہ تھا پیتل کا سانپ جب نیزے پر مسیح کا نمونہ ہوکے
مصلوب ہوا تو بنی اسرائیل اُسپر نگاہ کرکے فوراً صحت پا گئے جیسے اِسوقت مسیح مصلوب
کے اوپر نظر کرنے سے جو ایمان کی نظر ہی فوراً نجات اور حیات ابدی ملتی ہی یہہ وہی
بات ہی جو (یشعیاہ ۴۵-۲۲) میں لکھا ہی کہ میری طرف رجوع لاؤ اور نجات پاؤ اے زمین کے
کناروں کے سارے رہنے والو کہ میں خدا ہوں اور میرے سوا کوئی نہیں +

اگرچہ خدا اُنکو بچانا چاہتا تھا تو بھی اُسنے سانپوں کو جو ڈس رہے تھے نہیں مارا
مگر ایک پوشیدہ راز کے سبب اُنہیں رہنے دیا لیکن علاج موجود کر دیا اسی طرح گناہ دنیا

ہیں آج تک زور کر رہا ہی اور شیطاں اور اُسکے فرزند بھی موجود ہیں جو لوگوں کو ہلاک کرتے ہیں پر خدا اُنہیں وقت سے پیشتر دفع نہیں کرتا لیکن اُسنے ڈسے ہوؤنکا علاج موجود کر دیا ہی کہ جو کوئی مسیح مصلوب پر ایمان لاوے اگرچہ اُسے سانپ شیطان نے ڈسا ہی تو بھی وہ ہلاک نہوگا پس چاہئے کہ سب گنہگار جو سانپ کے ڈسے ہوئے ہیں مسیح مصلوب پر نظر کریں کیونکہ اور کوئی علاج نہیں ہی جس سے سانپ کا زہر اُتر جاوے مگر یہی ایک علاج ہی جو خدا نے مقرر کیا اور کتنی جانیں اِس علاج سے بچ گئیں ✢

دسویں فصل

عمالیق کے ساتھہ لڑائی کے بیان میں

(خروج ۱۷-۱-۸) چٹان سے پانی پینے کے بعد بنی اسرائیل پر عمالیق لوگ چڑھ آئے اور اُنکے ساتھہ لڑے تب موسیٰ نے یشوعہ سے کہا کہ ہمارے درمیان سے لوگوں کو چن اور باہر نکلکر عمالیق سے لڑائی کر اور میں عصا ہاتھہ میں لیکر پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہونگا اور ایسا ہوا کہ جب موسیٰ ہاتھہ اُٹھاتا تھا تو بنی اسرائیل فتح پاتے تھے اور جب ہاتھہ گراتا تھا اُسوقت عمالیق غالب آتے تھے اِس لئے ہارون اور ہور نے اُسکے ہاتھوں کو تھام رکھا یہانتک کہ یشوعہ نے عمالیق کو تلوار کی دھار سے پوری شکست دی اسیطرح اب حقیقی چٹان یعنے مصلوب مسیح سے زندہ پانی یعنے روح قدس کا انعام پانے کے بعد ہمارے ساتھہ روحانی جنگ کا شروع ہو جاتا ہی اور ضرور ہی کہ ایسا

ہووے کیونکہ تاریکی اور روشنی میں مخالفت ہی جہاں روشنی نہیں وہاں لڑائی نہیں، ہی جہاں یہہ مسیحی جنگ ہی خواہ کسی ملک میں ہو یا کسی خاص آدمی میں وہاں ضرور کچھہ روشنی آگئی ہی (گلاتی ۵-۱۷) جسم کی خواہش روح کے مخالف ہی اور روح کی خواہش جسم کے برخلاف اور یہہ مخالفت جنگ کا سبب ہی ✣

شروع میں خدا آپ بنی اسرائیل کے لئے لڑا اور خدا ہی نے جنگ کر کے مصر کی غلامی سے چھڑایا بنی اسرائیل مصر میں کچھہ نہیں لڑے مفت خدا نے اُنکے لئے جنگ کر کے مخلصی دلائی (خروج ۱۴-۲۳) لیکن اسوقت کہ میدان میں ہیں اور عمالیق چڑھہ آئے اُسوقت لکھا ہی کہ اپنے درمیان سے آدمی چنو اور باہر نکلکر لڑو (خروج ۱۷-۹) ✣

اول میں خداوند مسیح ہمارے لئے لڑا اور اپنی سب لڑائیاں ہمارے لئے تمام کر کے فتح دنیا پر اور صلح خدا سے حاصل کر دی تو بھی اب میدان میں عمالیق کے ساتھہ لڑنے کا ہمارا کام ہی ہاں جیسے موسیٰ کی دعا سے بنی اسرائیل کی مدد آسمان سے آتی رہی ہماری بھی اسوقت کامل مدد اُسی کی طرف سے آتی ہی پر لڑنا اُسوقت ہمارا کام ہی اور چونکہ اُسی کے واسطے ہماری روحانی لڑائی ہی اس لئے وہ ہمارا بڑا مددگار ہی ✣

فرعون اور عمالیق میں یہی فرق تھا کہ فرعون نے بنی اسرائیل کو روکا کہ مصر سے نہ نکلیں اور اُنکی کثرت کو مٹانا چاہا اور چاہا کہ ذلیل ہو کے اُسکی غلامی میں رہیں کنعان میں نہ جاویں مگر عمالیق نے بیابان میں روکا کہ سفر نہ کریں اسی لئے لکھا ہی کہ خداوند کی لڑائی عمالیق سے نسل در نسل ہو گی (اسموئیل ۱۵ باب) دیکھو جہاں ساؤل

بادشاہی سے خارج کیا گیا اِسلئے کہ اُسنے عمالیق کو نیست نہیں کیا جیسے خدا کا حکم تھا (استثناء ۲۵-۱۷و۱۹) ٭

عمالیق میں سے پچھلا آدمی جسکا ذکر کلام میں ہے وہ ہامان تھا جسکو پھانسی دی گئی تھی (استر ۷-۱۰) ٭

اِس دنیا میں جو امتحان کی جگہ ہے ہماری لڑائیاں بہت ہوتی ہیں جیسے کہ اگلے بزرگوں کے ساتھہ بھی ہوئیں پر اُنکی جسمانی لڑائیاں ہماری روحانی لڑائیوں کے نمونے تھے جیسے اُنکی تمام ظاہری رسوم اِن باطنی برکات کے نمونے تھے تمام مقدس عیسائی آج تک لڑائی میں ہیں پولوس نے بھی لڑائی کی جیسے (۲ تمطاوس ۴-۷) میں ہی میں اچھی لڑائی لڑ چکا میں نے دوڑ کو تمام کیا میں نے ایمان کو قایم رکھا باقی راستبازی کا تاج میرے لئے رکھا ہے جسے خداوند اُس دن مجھے دیگا ٭

ہر ایک عیسائی بپتسما کے وقت اقرار کرتا ہے کہ میں مسیح کے جھنڈے تلے مردانہ لڑونگا اور جیتے دم تک مسیح کا وفادار سپاہی اور خدمت گذار بنا رہونگا جب وہ اِس اقرار کے بعد روحانی لڑائی کا شروع کرتا ہے تو خداوند مسیح آسمان کے پہاڑ پر سے اُسکے لئے دعا و سفارش کرتا ہے اور ہماری تمام لڑائی تک ہمارے لئے دست بدعا رہتا ہے وہ کبھی اپنے ہاتھہ نہیں گراتا کیونکہ اُسکے ہاتھہ نہیں تھکتے وہ ہماری سفارش کے لئے ہمیشہ جیتا ہے (عبرانی ۷ باب) دیکھو اور وہ خدا کا ہمتا ہو کے ایسی سفارش کرتا ہے جیسے کہ ایک آدمی اپنے برابر کے آدمی سے گفتگو کرے (دیکھو یوحنا ۱-۲۴) اور

مسیح کی دعا سے ہمارے لئے فتح ہوتی ہی جیسے شمعون کے لئے ہوئی (لوقا ۲۲-۳۱و۳۲)
ہماری لڑائی کے ساتھہ مسیح کی سفارش ظاہر ہی کیونکہ ہم اُسی کے وسیلہ سے فتح پاتے
ہیں (۱ قرنتی ۱۵ باب ۵۷) جب کہ مسیح اور روح القدس ہمارے بیچ میں ہی تو ہم ہر عذاب
پر غالب آتے ہیں ❖

گیارھویں فصل

شریعت دینے کے بیان میں

(خروج ۱۹ و ۲۰ باب) جسوقت بنی اسرائیل کوہِ حوریب یعنے سینا پہاڑ کے پاس آلئے
وہاں شریعت نازل ہوئی جب بادل گرجے اور بجلیاں چمکیں اور پہاڑ پر کالی گھٹا چھائی
اُسوقت قرنائی کی آواز بلند ہوئی اور کوہِ سینا کے زیر و بالا دھواں اُٹھا کیونکہ خداوند
شعلہ میں ہو کے اُسپر اُترا اور تنور کا سا دھواں اُسپر سے اُٹھا اور پہاڑ سراسر ہل گیا تب
خدا نے یہہ دس حکم سنائے جنمیں سے پہلے پانچ خدا کے حق میں ہیں (۱) خدا کی
عزت کرنا (۲) اُسکی عبادت میں عزت کرنا (۳) اُسکے نام کی عزت کرنا (۴) اُس کے
دن کی عزت کرنا (۵) اُس کے قایم مقام کی عزت کرنا یعنے اُن لوگوں کی جو دنیا میں اُس
کی طرف سے ہو کر حکومت کرتے ہیں۔ پچھلے پانچ حکم پڑوسی کے حق میں ہیں (۱)
خون نہ کرنا (۲) زنا نہ کرنا (۳) چوری نہ کرنا (۴) اپنے پڑوسی پر جھوٹی گواہی نہ دینا
(۵) پڑوسی کی چیز کا لالچ نہ کرنا یعنے اپنے پڑوسی کا نقصان نہ کرنا نہ جان میں نہ عزت

میں نہ جورو میں نہ مال میں نہ فعل سے نہ قول سے نہ خیال سے اور یہہ دس حکم لوحوں کے
دونوں طرف خدا کی اُنگلی سے لکھے ہوئے تھے جو اُس نے عنایت کئے۔ پر یہہ شریعت
الٰہی کیوں عنایت ہوئی تھی نہ اِسلئے کہ اُسکے وسیلہ نجات حاصل کریں کیونکہ شریعت کے
آنے سے پہلے بنی اسرائیل مصر کی غلامی سے نجات پاچکے تھے شریعت نہ غلامی سے
رہائی دیتی ہے اور نہ کنعان کی برکتوں کا حق دور کرتی ہے یہہ سب کچھہ تو قبل از شریعت
مرحمت ہوچکا ہے (خروج ۱۹-۱) صاف لکھا ہے کہ شریعت اخراج کے تین مہینے بعد آئی۔
یہہ سچ ہے کہ لنگڑا آدمی اپنی کوشش سے نہیں چل سکتا اور چڑیا جسکے بازو ٹوٹ گئے
اُڑ نہیں سکتی نہ سوکھا درخت اپنی کوشش سے میوہ لاسکتا ہے نہ قیدی جو زنجیروں سے جکڑا
ہوا ہے بھاگ سکتا ہے نہ غلام اپنی عقل سے آزاد ہوسکتا ہے نہ مردہ مردوں میں سے اُٹھہ
سکتا ہے یہہ سب کچھہ شریعت کے وسیلہ سے نہیں ہوسکتا ٭

اگر کوئی کہے کہ ناپاک آدمی اپنی ریاضت اور طاقت سے پاک ہوسکتا ہے یا گناہ آلودہ
شخص خدا کے جو قدوس ہے سامنے کھڑا ہوسکتا ہے یا آسمان پر کسی دنیاوی سیڑھی سے
چڑھہ سکتا ہے ایسا کہنے والا دین کے اصول سے بے بہرہ اور ناواقف ہے کیونکہ آسمانی میراث
اور سب برکات اور انعام خدا سے ملتے ہیں (خروج ۴-۱۰ و ۱۱ و ۱۶ گلاتی ۳-۱۷ و ۱۸)
شریعت پر عمل کرنے سے میراث پانیکا حق نہیں ہوتا وہ عہد جو ہمارا حق ہے صرف خداوند
مسیح کی بابت خدا نے شریعت کے نزول سے پہلے ہی مقرر کیا تھا (گلاتی ۳-۱۷)
بنی اسرائیل اپنی لیاقت اور صداقت سے کنعان کے وارث نہیں ہوئے پر خدا نے

اپنے فضل سے وارث ٹھہرائے وے تو گردن کش لوگ تھے نہ شریعت پر عمل کرنیوالے صرف وعدہ کے سبب اُنہوں نے فضل پایا (استثنا ۹-۴ سے ۸) پیچھے خدا نے یوں فرمایا کہ اگر تم میری آواز فی الحقیقت سنو گے تو ساری قوموں سے میرے لئے ایک خاص خزانہ ہوگے (خروج ۱۹-۵) +

تو بھی شریعت کا عہد فضل کے عہد کا مخالف نہیں ہے غرض خدا کے دین اور تمام دنیاوی مذاہب میں یہی فرق ہے کہ ہم اپنے نیک اعمال یا کوشش سے بہشت کی امید نہیں رکھتے مگر محض خدا کے فضل سے جو مسیح کی موت کے وسیلہ ہمکو عنایت ہوا اُسی سے ہماری نجات ہے اور جب نجات ہوئی تب نیک اعمال کر سکتے ہیں اور کر رہے ہیں کوئی آدمی اس مراد سے نہیں چلتا یا بولتا یا کام کرتا کہ زندگی پاوے مگر جب بچّہ پیدا ہو کے زندگی پا چکا تب اپنے اختیار سے بخوشی تمام چلتا دیکھتا بولتا ہے اور کام کرتا ہے جب تک درخت نہ لگایا جاوے میوہ کہاں ہے کوئی آدمی گھر نہیں بنا سکتا جب تک کہ بنیاد نہ ڈالے بعد بنیاد کے گھر بنا سکتا ہے کوئی آدمی اس مراد سے کنوئیں سے پانی نہیں نکالتا کہ کنواں کھودا جاوے لیکن جب کنواں کھد گیا تب آسانی سے پانی نکالتا ہے پس غیر ممکن ہے کہ اعمال سے نجات ملے پس نیک اعمال نجات پر موقوف ہیں نہ نجات نیک اعمال پر +

اس صورت میں اہل ہنود اہل اسلام کا وہ دعوی کہاں رہتا ہے کہ ہماری دعا یا خیرات یا عبادات یا نیک معاملات یا زیارات یا حج یا تیرت اور پوجا پاٹ دان پن سے نجات ہوتی ہے مناسب نہیں کہ آدمی مغروری سے گویا آپ کو خدا تصور کرکے کہے کہ میں

اپنی طرف سے نجات پا سکتا ہوں جنکا اعمال پر بھروسہ ہی اور وہ ایسے ہی ہیں +
بیشک شریعت خدا کی طرف سے آئی مگر اُسوقت کہ جب نجات پا کے خدا کے لوگ
بن چکے تب ہدایت ہوئی تاکہ اُس زندگی میں جو شریعت سے پہلے حاصل ہوئی ہی قایم رہیں
غیر قوموں کو شریعت نہیں دی گئی کیونکہ اُنہوں نے پہلے زندگی نہیں پائی +
خدا قادر اُن لوگوں کو بھی زندگی دیسکتا ہی جو سب سے زیادہ تر نالایق ہیں مگر
خداوند مسیح کے وسیلہ سے پر نجات نہیں ملتی ہمارے اعمال کے وسیلہ سے +
رحیم خدا ہمیشہ فرماتا ہی (کہ میں دونگا) میں اُنکی ناراستی پر رحم کرونگا (حزقیل ۳۶-
۲۵ سے ۲۷) ہماری نجات ہماری نیکی پر موقوف نہیں ہی کیونکہ جو امر آدمی کے کام پر موقوف
ہی وہ قایم نہیں رہتا اور جو کام خدا اپنی مرضی سے کرتا ہی وہ ہمیشہ قایم اور دایم ہی +

دوسرا باب

خیمہ اور اُسکے متعلق امور کے بیان میں

اسباب کے شروع سے پہلے ایک تمہید ضرور ہی

تمہید

اِس تمہید میں جن باتوں کا ذکر ہی ناظرین کو اُن پر گہری نظر سے غور کرنا واجب ہی
واضح ہو کہ اِس باب میں اُن سایوں اور نمونوں کا شروع کرتے ہیں جنکے وسیلہ
سے خدا نے اپنی سچائی اور رحم اور نجات کو بنی اسرائیل پر ظاہر کیا اور ہم لوگوں پر بھی
آج تک ظاہر کرتا ہی فرق اتنا ہی کہ بنی اسرائیل نے اِن باتوں کو پردہ کے اندر دیکھا
ہمارے لئے پردہ اُٹھایا گیا ہم صاف صاف دیکھتے ہیں اُنکے لئے مغز در پوست تھا
ہمارے لئے پوست کندہ مغز ہی مغز موجود ہی جب عمارت بنتی تھی اُسوقت پیڑ نظر آتی تھی
اب کہ پیڑ گرائی گئی صاف عمارت کامل اور خوبصورت ہماری نظروں کے سامنے
کھڑی ہی یہود کے لئے سب رسومات اور بھید ایسے تھے جیسے وہ کپڑا جس میں مسیح
خداوند بعد تولد لپیٹا ہوا چرنی میں رکھا تھا (لوقا ۲-۷) پر ہمارے لئے یہہ بھید اور

رسومات اُس کتان کی مانند ہیں جس میں یسوع مسیح مصلوب مردہ ہو کے قبر میں رکھا
گیا تھا (لوقا ۲۳-۵۳) پہلے مسیح چرنی میں تھا پھر قبر میں پر نہ صرف قبر میں مگر مُردوں
میں سے قیامت کا پہلا پھل ہو کے جی اُٹھا اور اُسکے مرنے اور جی اُٹھنے سے سارے
نمونے پورے ہوئے ۔ پس اُن لوگوں نے اِن رسومات کے وسیلے ہونوالی باتوں
کو دیکھا پر ہم اُنہیں رسومات کے وسیلہ اُنکی اُس غرض کو دیکھتے ہیں جو اُنسے نکلی اور وہ
سب پوری ہوئیں ۔ ہم لوگ ساری رسومات کی اصل مراد جسکا ذکر موسیٰ نے توریت میں
کیا پا چکے (وہ یوسف کا بیٹا یسوع ناصری ہے) دیکھو (یوحنا ۱-۴۵) سب کچھ پورا
ہو گیا (لوقا ۲۴-۴۴) ✤

اب ہم رسومات پر تکیہ نہیں کرتے اور مناسب بھی نہیں ہے لیکن تو بھی اُنہیں رسومات
کے وسیلہ اُسی کا بیان سیکھتے ہیں جسکا ذکر موسیٰ نے اشارۃً اور بشارۃً بار بار کیا اب آئینہ
کے وسیلہ مسیح کی کھلی ہوئی صورت دیکھتے ہیں اگرچہ روبرو نہیں دیکھتے تو بھی سب کچھ
صاف نظر آتا ہے (۱ قرنتی ۱۳-۱۲) اب شریعت مسیح تک پہونچانے کو ہماری اُستاد ٹھہری
(گلاتی ۳-۲۴ رومی ۱۰-۴) اب توریت کی ساری فصلوں کی کنجی ہمارے اختیار میں ہے
ہر شخص الٰہی اسرار اِس کتاب کے وسیلہ بخوبی کھول سکتا ہے ✤

پہلی فصل

خیمہ کے ناموں کے بیان میں

جو شخص خیمہ کا بیان سمجھنا چاہے اُسکو ضرور ہی کہ (خروج ۲۵ باب اور عبرانیوں کا خط) خوب غور سے مطالعہ کرے۔ کلام سے ظاہر ہی کہ خدا نے دنیا کو چھہ روز میں پیدا کیا اور جب خیمہ بنانا چاہا تب چالیس دن رات موسیٰ کے ساتھہ رہا تاکہ خیمہ کا نمونہ دیوے (خروج ۲۴-۱۸) یہاں سے ثابت ہی پہلی پیدایش سے دوسری پیدایش افضل تر ہی۔ شریعت کے دس حکم تین دن میں دیئے گئے پر جب محبّت اور فضل کو تبلانا چاہا تو ہفتوں تک اُسکا بیان کیا۔ خیمہ اور اُسکی خدمت کا بیان بیبل میں قریب (۸۰ یا ۹۰) بابوں میں ہی ✣

پر مسیحی بندگی اور عبادت کی ظاہری صورت تمام دنیا کے لئے جہان کے آخر تک بہت تھوڑی آیتوں میں لکھی ہی ✣

جس سے ظاہر ہی کہ خدا کی بندگی میں ظاہری صورتیں جو نجات کے لئے ضرور ہیں بہت ہی تھوڑی ہیں ✣

جہاں یہہ ذکر ہی کہ بنی اسرائیل نے مصر کو چھوڑ کر کنعان کا رستہ لیا اُنہیں ابواب میں اُس عبادت کا بھی ذکر ہی جو خدا تعالیٰ اپنے لئے لنسے طلب کرتا ہی جنھوں نے شیطان کے جوئے کو توڑا اور اُسکی بادشاہت کو چھوڑ کر اُسی قربانی کے وسیلہ سے جسکو اُس نے آپ مقرر کیا خدا کے بندے ٹھہرے ہیں خدا اُن ایمانداروں سے جو

بیابان دنیا سے آسمان کا سفر منزل بمنزل طے کرتے ہیں ایسی عبادت چاہتا ہے جو
اُسنے مقرر کی نہ اَور کوئی ریاضت جو انسان کے دل نے تجویز کی ہو +

یہہ خیمہ مسیح سے (۱۴۹۰) برس پیشتر بنایا گیا اور یہہ خیمہ خاص عبادت الٰہی کے
لئے بنایا گیا اِسکے تین نام ہیں (۱) سکونت گاہ (خروج ۲۳-۱۹) یعنے وہ خدا کا گھر
جس میں خدا اُنکے درمیان رہے اُسی کو خیمہ کہا گیا (خروج ۲۶-۱۱) اُس وقت بنی
اسرائیل بیابان میں مسافر تھے اور خیموں میں رہتے تھے اِس لئے خدا نے بھی اُنکے
ساتھہ ہمدردی کرکے خیمہ میں رہنا چاہا اور خیمہ تیار کرایا پر جب بنی اسرائیل کنعان میں
پہونچ گئے اور گھروں میں آرام کرنے لگے اُسوقت خدا نے اُنکے ساتھہ ایک گھر میں رہنا
چاہا اور سلیمان سے اپنے لئے ایک گھر تیار کرایا جسکو ہیکل کہتے تھے دیکھو (۲ سموئیل
۷-۶ و ۳۲ از زبور ۱۳ و ۱۴) اور فرمایا کہ یہہ میرے چین کا ابدی مکان ہے میں اِس میں بسونگا
کیونکہ میں اسپر راغب ہوں۔ اِسمیں کیا شک ہے کہ اُنکا خدا اپنے لوگوں میں ہادی اور حافظ
بلکہ دوست حقیقی ہوکے ہر حالت میں اُنکے ساتھہ رہا (۲) ملاقات کی جگہ نہ آنکہ جہاں
بنی اسرائیل آپس میں ملاقات کیا کرتے تھے مگر جہاں خدا نے اپنے لوگوں سے ملاقات
کی (خروج ۲۹-۴۲ و ۴۳) میں لکھا ہے میں تم سے ملاقات کرونگا تم سے باتیں کرونگا
اور میں وہاں بنی اسرائیل سے ملاقات کرونگا اور وے میرے جلال سے مقدس ہونگے +
(۳) اُسکی شہادت کا مسکن (خروج ۳۸-۲۱) کیونکہ موسیٰ نے شہادت کی دو تختیوں
کو وہاں رکھا تھا (خروج ۲۵-۲۱) یعنے اُن دس حکموں کی تختیاں جنھوں نے خدا کی

پاکیزگی اور انسان کی ناپاکی پر گواہی یا شہادت دی اور یہہ سکھلایا کہ خدا کیسا ہی اور کسطرح آدمیوں کے بیچ میں سکونت کرتا ہی +

اصل غرض خیمہ سے یہہ تھی کہ خدا اپنے لوگوں کے پاس آوے تاکہ اُنکے ساتھ رہکر اُنسے رفاقت پیدا کرے +

اِس خیمہ کا حقیقی مطلب مسیح کا جسم ہی خیمہ اُسکا خاص ایک نمونہ تھا (یوحنا ۱-۱۴) کلام مجسم ہوا یعنے جسم کے خیمہ میں ہو کے ہمارے درمیان آگیا دیکھو (۲ قرنتی ۵-۱۹) کہ خدا مسیح میں تھا اور (۱ تمطاؤس ۳-۱۶) میں ہی کہ خدا جسم میں ظاہر ہوا۔ جب دنیا میں آیا تو اُسکا نام عمانوئیل ہوا جسکے یہہ معنے ہیں کہ خدا ہمارے ساتھ (متی ۱-۲۳) پھر مسیح نے آپ فرمایا (یوحنا ۲-۱۹) اِس ہیکل کو ڈھا دو اور میں اِسے تین دن میں کھڑا کرونگا یہہ اُسنے اپنے بدن کی ہیکل کی نسبت فرمایا تھا دیکھو (کلسی ۲-۹) میں لکھا ہی کہ الوہیت کا سارا کمال اُسمیں مجسم ہو رہا ہی پس نتیجہ یہہ ہی کہ خداوند مسیح کا جسم اور آدمیوں کے جسم سے اسقدر سربلند تھا جسقدر خدا کا خیمہ تمام بنی اسرائیل کے خیمونسے سربلند اور ممتاز تھا +

اب معلوم ہوا کہ جسطرح خدا بنی اسرائیل کے درمیان رہا اُسیطرح وہی خدا حقیقی بنی اسرائیل یعنے ایمانداروں کے اندر مسیح کے وسیلہ سے رہا اور رہتا ہی +

اور خیمہ کے اِن تینوں ناموں یعنے سکونتگاہ و ملاقات کی جگہ اور شہادت کا مسکن کی مراد مسیح میں پوری ہوتی ہی خدا کا مسکن ابدی مسیح کا جسم ہی جسکا نمونہ خیمہ تھا خدا نے مسیح میں ہو کے اپنے لوگوں سے ملاقات کی پھر خدا نے مسیح میں ہو کے گواہی دی

کہ میں کون ہوں اور کسطرح لوگوں میں سکونت کر سکتا ہوں یعنے صرف مسیح میں ہو کے آدمیوں میں رہ سکتا ہوں اور کسیطور سے نہیں - بنی اسرائیل میں سے جو کوئی خدا کے پاس آنا چاہتا تھا اُسے ضرور تھا کہ خیمہ کے پاس جاوے اسی طرح اب جو کوئی خدا کے پاس آنا چاہتا ہی تو مسیح کے پاس چلا آوے کوئی بغیر اُسکے باپ کے پاس نہیں آسکتا (یوحنا ۱۴-۶ و ۶-۳۷) *

جو کوئی خیمہ کے پاس آتا تھا ضرور تھا کہ اپنا خیمہ چھوڑکر وہاں جاوے پس جو کوئی مسیح کے پاس آنا چاہتا ہی اُسے ضرور ہی کہ دنیا کو چھوڑکر آوے جب تک دنیا سے نہ نکلے مسیح کے پاس نہیں آسکتا جو کوئی کہے کہ میں دنیا اور مسیح دونوں میں رہسکتا ہوں وہ فریب خوردہ سخت غلطی میں ہی (متی ۶-۲۴) جو مسیح کے پاس آتا ہی دنیا سے الگ ہو جاتا ہی اور دنیا اُس سے دشمنی کرنے لگتی ہی (یوحنا ۱۵-۱۹) *

اِسلئے خداوند فرماتا ہی کہ تم اُنکے درمیان سے نکل آؤ اور جُدے ہو جاؤ اور میں تمکو قبول کرونگا اور تمہارا باپ ہونگا اور تم میرے بیٹے اور بیٹیاں ہو گے * (۲ قرنتی ۶-۱۵) میں پولوس نے درست کہا ہی کہ ایماندار کا بے ایمان کے ساتھ کیا حصہ ہی *

انسان کی تمیز اور اُسکی روحانی خواہش یہہ بات ضرور چاہتی ہی کہ میں خدا کو دیکھوں اور اُسکا مسکن ملاحظہ کروں اسواسطے آدمی جہاں کہیں پاک صورت پاتا ہی اُسی پر مایل ہو جاتا ہی یہہ عمدہ خواہش جو خدا نے انسان کی روح میں پیدا کی ہی اُسکی تکمیل بھی ضرور تھی

سو مسیح میں یہہ روحانی خواہش پوری ہوتی ہی۔ پر آدمیوں کی اِس خواہش نے رفتہ رفتہ
غلطیوں میں پڑکر ایسی بُری صورت پکڑی کہ اکثر ونکا دلی جوش بت پرستی کیطرف مایل ہوگیا
ہر قسم کی بت پرستی اسی خیال سے ہوئی اور ہوتی ہی پس آدمیوں کو لازم ہی کہ خدا کا مسکن
بڑے غور اور فکر سے تلاش کریں تاکہ حقیقی خیمہ جسے خدا نے کھڑا کیا نہ آدمیوں نے انہیں
ملجاوے اور وہاں خدا سے ملاقات کریں سو وہ مسیح خداوند ہی مسیح اندیکھے خدا کی صورت
ہی (کلسی ۱-۱۵) وہی خدا کا خیمہ ہی پر وہ جسمانی خیمہ جو بنی اسرائیل نے بنایا اور سلیمان
کی ہیکل ویران چھوڑی گئی ہی (متی ۲۳-۳۸) ✣

(سوال) مسیح کے پاس کیوں آنا چاہیے) ✣

(جواب) اِسلئے کہ دل چاہتا ہی کہ میں خدا کے پاس جاؤں کیونکہ اسی میں اُسکو حقیقی
آرام اور منزلت و قدر حاصل ہوتی ہی کہ خدا کے پاس جاوے پر بغیر مسیح کے خدا کی
درگاہ میں نہیں جا سکتے اِس لئے مسیح کے پاس جانا ضرور ہی ✣

یہودیوں کی بڑی بزرگی اور فخر کی بات یہہ ہی کہ اُنکے درمیان خدا کا خیمہ تھا
ہر وقت خیمہ کے پاس جا سکتے تھے مگر عوام کو اندر جانیکا حکم نہ تھا صرف کاہن لوگ
جا سکتے تھے اگر عوام الناس جاویں تو اُنکے لئے سزا تھی ✣

مگر عیسائیوں کی بزرگی اور فضیلت یہہ ہی کہ اب اُنکے درمیان خدا کا حقیقی خیمہ ہی
جو مسیح خداوند ہی پر فرق اتنا ہی کہ وہ لوگ صرف پاس جا سکتے تھے نہ اندر عیسائیوں کو
حکم ہی کہ سب اندر جاویں اُنکے لئے اندر جانے سے سزا تھی اِنکے لئے باہر رہنے سے

سزا ہی کیونکہ پردہ پھٹ گیا اور خدا نے سب کے لئے راہ کھولدیا اب اگر اندر نہ جاویں تو
بلانیوالے کی تحقیر کرتے ہیں اور اِسلئے باہر رہنے سے سزا ہی یہہ بات بہت فکر اور غور
کی ہی ∴

پر کیا خدا آدمیوں کے بیچ سکونت کریگا (۲ تواریخ ۶۔ ۱۸) خیمہ اور ہیکل دونوں دنیا
سے چلے گئے اور مسیح بھی جو مرکے مردوں میں سے جی اُٹھا آسمان پر چلا گیا اور اُس کا
جسمانی بدن دنیا میں اِسوقت موجود نہیں ہی پھر خدا کسطرح آدمیوں کے درمیان سکونت
کریگا یہہ تعجب کی بات ہی کہ خدا کس طرح سے اب ہمارے ساتھہ ہی اسکا بیان جو کچھہ خدا کے
کلام میں لکھا ہی سو ہم سنا سکتے ہیں کہ وہ اب ہمارے درمیان روحانی طور پر سکونت کرتا ہی
کیونکہ خدا تعالیٰ اِسوقت ایمانداروں کے دلوں میں ہو کے آدمیوں میں سکونت کرتا ہی
جسوقت مسیح دنیا میں تھا اُسوقت خدا اُسکے جسمانی بدن کے درمیان سکونت رکھتا تھا
اور وہ اُسکا بدن خدا کا خیمہ تھا اب ایمانداروں کی جماعت خدا کا خیمہ ہی کیونکہ کلیسیا
خدا کا بدن ہی ∴

تمام برگزیدے لوگ مسیح میں ہیں اور مسیح خداوند سب ایمانداروں کا سر ہی مثلاً آدم
اول تمام آدم زاد کا باپ ہوا ہی جسکے سبب تمام بنی آدم گنہگار ہوئے اگر اُس میں نہیں ہیں
تو اُسکے گناہ کی تاثیر سے یہہ سب کیوں گنہگار ہیں اور اِسمیں کچھہ شک نہیں ضرور اُسکے گناہ
سے یہہ گنہگار ہیں کیونکہ اُسکی لعنت اِنپر پڑی ہوئی ہی پس وہ اِن میں ہی اور یہہ اُسمیں ہیں
اِسی طرح مسیح تمام ایمانداروں کا باپ ہی اُسی کے ذریعہ سے تمام بنی آدم نئی پیدائش

روحانی پاکر خدا سے مل سکتے ہیں اور اُسکی برکات سب ایمانداروں میں ضرور پائی جاتی ہیں جس سے وے دن بدن خدا کا خیمہ بنتے جاتے ہیں پس کلیسیا کے حق میں خدا کی مراد یہی ہی کہ مسیح کا عضو بنجاوے یہاں سے ظاہر ہی کہ خدا کا خیمہ اب تک بنتا جاتا ہی اور یہہ خیمہ برابر بنتا چلا جاویگا جب تک کہ مسیح نہ آوے جب یہہ خیمہ انجام اور اختتام کو پہونچ جاویگا تب خدا کا جلال ابد تک اُسمیں ظاہر ہوگا (مکاشفات ۲۱-۳) اور جیسے درخت بغیر جڑ کے سوکھہ جاتا ہی اور سر نہونے سے اعضا بحِس وحرکت اور مردہ ہوجاتے ہیں اسیطرح بغیر مسیح کے یہہ تمام عمارت کمزور اور نکمّی ہوتی ہی پر مسیح اِس عمارت کے کونے کا پتّھر ہی جو دو دیواروں کو ملاتا ہی یعنے آدمیوں اور خدا کے درمیان وہی ہی پر سب ایماندار پتّھر ہیں یا یوں کہو کہ مسیح جڑ ہی عیسائی ڈالیاں ہیں پس مسیح کے ذریعہ سے نہ صرف گناہوں کی معافی ہی مگر خدا کے ساتھہ یگانگت اور رفاقت بھی ملتی ہی۔ پس ضرور خدا ایسے ایماندار کے دل میں سکونت کرتا ہی جو مضبوط ہی اور اُسکی مرضی پر چلتا ہی اِسلئے وہ زندہ خدا کا گھر ہی اور وہ یہی سچی کلیسیا ہی (۱ تمطاؤس ۳-۱۵ و افسی ۲-۹ سے ۲۲)+

سارے مقدس رسولوں اور نبیوں کی نیو پر جہاں آپ کونے کا سرا ہی ردے کی طرح اُٹھائی گئی ہو جس سے ساری عمارت جُڑکر مقدس ہیکل خداوند کے لئے اُٹھتی جاتی ہی تاکہ روح کے وسیلہ خدا کے لئے مکان بنے +

دوسری فصل

خیمہ کی صورت کے بیان میں

خیمہ کے ہر حصہ اور درجہ کا نمونہ اور نقشہ خدا تعالیٰ نے موسیٰ کو آپ دکھلایا اور بتایا (خروج ۲۵-۴۰) مگر حکم تھا کہ آدمیوں کے ہاتھ سے بنایا جاوے جیسے اِسوقت بھی خدا کی کلیسیا آدمیوں کے ہاتھ سے بنائی جاتی ہے۔ پر سب کاریگر جو اُسے بناتے تھے موسیٰ سے لیکر ادنیٰ مزدور تک روح القدس کے وسیلہ تیار کی گئی تھی کیونکہ حکیم مطلق نے اپنی کمال رحمت سے فہمید اور حکمت علم اور دانش روح اللہ کی تاثیر سے عنایت کی تھی (خروج ۳۱-۳ سے ۶) پر اُسکا خرچ لوگوں نے اپنی خوشی سے لاکر حاضر کیا تھا تاکہ خدا کے لئے نذر ہووے (خروج ۲۵-۲ و ۳۵-۲۱ سے ۲۹) یہہ بات سچ ہے کہ خدا کے کام میں کبھی زبردستی نہیں ہوتی آدمی خوشی سے جو چاہیں دیویں اُسکا یہہ منشا ہے کہ ہر ایک کام میں آدمی کی مرضی میرے فضل کے ساتھہ موافقت پیدا کرے اُنہوں نے اِس کام کے لیے (۲۹) قنطار اور (۷۰۰) مثقال سونا اسی کام کے لئے دیدیا (خروج ۳۸-۲۴) یعنے (۱۷۳۰۰۰) روپیہ کے قریب پر تمام کام کی قیمت (۲۵) لاکھہ روپیہ کی تھی ✦

تین طرف لکڑی کے تختوں کی دیواریں جو سنہری ملمع اور چاندی کی بنیادوں پر قایم تھیں اور سونے کے کڑوں سے ایک دوسرے کے ساتھہ مضبوط بندھی تھیں اُنکے درمیان پانچ لبنے بازو سنط کی لکڑی کے اور سونے سے ملمع کئے ہوئے دھرے

W. D. OKES FARRINGDON Rᴰ E.C.
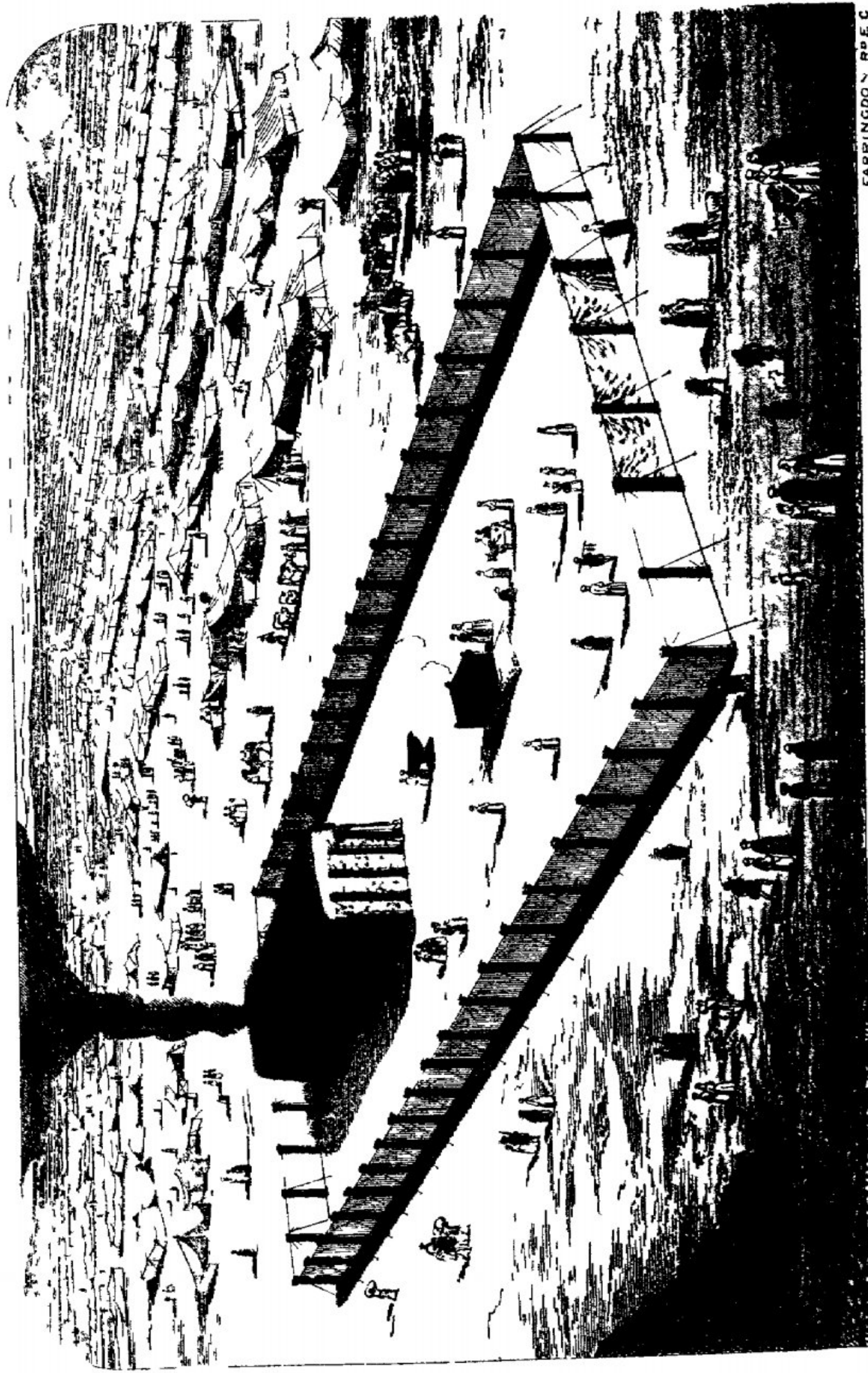
THE TABERNACLE IN THE WILDERNESS

تھے تاکہ لوگ خیمہ کو جلدی اُتار اور کھڑا کر سکیں - درمیانہ بازو جو بیچ تختوں سے
ملاتی تھا وہ سب سے بڑا دکھلائی دیتا تھا پر یہہ دیواریں نہ باہر سے نہ اندر سے لکڑی کی
دکھلائی دیتی تھیں کیونکہ باہر اور اندر پردے لگے ہوئے تھے ✢

اندر کا پردہ مہین اور رنگین کتان کا تھا اور اُنپر کروبیوں کی صورتیں منقش تھیں ✢
پر باہر کا پہلا پردہ بکریوں کی اون سے کپڑہ کا جسکو ٹٹویا لوئی کہتے ہیں تختوں کے
نیچے تک بنا ہوا تھا ✢

لیکن وہ پردہ جو اُسکے اوپر تھا مینڈھوں کی سرخ نری کا تھا ✢
اور ایک گھٹاٹوپ تخسون کی کھال کا سب کے اوپر تھا کہ خیمہ کو آب و ہوا سے محفوظ
رکھے ✢

یہہ خیمہ ایک اِحاطہ میں کھڑا کیا گیا جسکے چار طرف مہین کتان کی قناتیں تھیں جو
سو ہاتھہ لمبی اور پچپن ہاتھہ چوڑی اور چھہ ہاتھہ اونچی تھیں اور سات ستونسے لٹکتی تھیں ✢
اِن ستون کی کرسیاں پیتل کی تھیں اور سر و گُنڈے چاندی کے ✢
اور پورب کی طرف قناتوں کے درمیان ایک پردہ لٹکتا تھا جس کو لوگوں نے
پھاٹک کہا ✢

یہہ خیمہ دوسرے سال کے پہلے مہینے کی پہلی تاریخ کھڑا کیا گیا تھا جب بنی اسرائیل
مصر سے نکل گئے (خروج ۴۰-۲ و ۱۲-۱ و ۲) ✢

اور یہہ خیمہ (۴۰۷) سال تک یعنے داؤد نبی کے عہد نامہ کے صندوق قریت

یعریم سے اپنے یہاں لانے تک قایم رہا (۱ تواریخ ۱۳-۵ و ۱۵-۱ سے ۲۸ و ۲۱-۲۹)
بلکہ جب تک سلیمان نے ہیکل کو تیار کیا یہی خیمہ خدا کا مسکن رہا (۲ تواریخ ۱-۳) +

تیسری فصل

خیمہ کی دیواروں کے تختوں کے بیان میں

خیمہ کی دیواروں کے تختے (۴۸) تھے سب کے سب عرض طول میں برابر اور سونے
سے ملمع چاندی کی کرسیوں پر قایم تھے یہہ چاندی بنی اسرائیل کے کفارہ کے روپیہ
میں سے تھی جسکو اُنہوں نے اپنی جانوں کے فدیہ میں دیا تھا کہ اُنپر وبا نہ آوے
(خروج ۳۰-۱۲) اور سب لوگوں نے نیم مثقال دیا تھا (خروج ۳۰-۱۲ سے ۱۶) تمام جماعت
کے شمار کئے ہوؤں کا ایک سو قنطار اور ایک ہزار سات سو چھہتر مثقال روپا تھا اور آدمی
گنتی میں چھہ لاکھہ تین ہزار پانچ سو پچاس تھے (خروج ۳۸-۲۵ و ۲۶) +
اُنہوں نے سو قنطار میں سے (۹۶) کرسیاں (۴۸) تختوں کے لئے تیار کی تھیں
(خروج ۲۶-۲۱ و ۲۵) یعنے ہر تختہ کے لئے دو کرسیاں اور بڑے پردہ کے چار ستون
کے لئے چار کرسیاں تھیں (خروج ۲۶-۳۲ و ۳۸-۲۷) +
ایک ہزار سات سو چھہتر مثقال روپیہ سے ستون کے کُنڈے بنائے تھے اور سرے
مڑھے تھے اور الگنیوں کو ملایا تھا (خروج ۳۸-۲۸) +
پس معلوم ہوا کہ جتنی چاندی خیمہ کے بنانے میں خرچ ہوئی سب فدیہ کے روپیہ

سے تھی پس تمام خیمہ فدیہ پر کھڑا کیا گیا تھا۔ بلکہ ستونوں کے سر بھی فدیہ اور کفارہ پر اشارہ کرتے ہیں کیونکہ خدا ایسے خیمہ میں نہیں رہ سکتا جس کی بنیاد اور سر کفارہ اور فدیہ پر قایم نہ ہو ✤

(سوال) تختوں سے مراد کیا تھی ✤

(جواب) تختے سنط کی لکڑی کے تھے جو کبھی بوسیدہ اور خراب نہیں ہوتی تو بھی اُسکی پیدایش اور پرورش زمین سے ہی لیکن سونے کے ملمع سے جلالی ہوئی تھی یہہ مسیح کا نمونہ تھا جو حقیقی شاخ ہی دنیا میں پیدا ہوا اور سب آدمیوں کی مانند پر بیگناہ زمین پر رہا وہ عورت کی حقیقی نسل اور سچّا ابن آدم مجسم ہوکر ہمارے جسم اور لہو کا شریک ہوا وہ حقیقی اور کامل پاک اور بے عیب انسان بھی تھا جو امتحان و آزمایش سے کبھی آلودہ نہیں ہوا اِس خراب دنیا کی پلیدی سے مبّرا اور منزہ رہا تو بھی سونے کا ملمع جلال میں ظاہر ہوا جو خدا کے جلال کی رونق اور اُسکی ماہیت کا نقش پاکر باپ کا اکلوتا بیٹا ہو کے دنیا میں آیا جو باپ کا ہمتا تھا اُسمیں الوہیت کی ساری بھر پوری مجسم ہوئی وہ اندیکھے خدا کی صورت تھا ✤

خیمہ میں جہاں کہیں لکڑی کا ذکر ہی ہمیشہ سونے سے ملمع اُسپر ہی اور یہہ مسیح کا کامل خدا اور انسان کامل ہونے کا نمونہ ہی ✤

ہر ایک تختہ اور بازو و ستون بار بار یہی دکھاتے ہیں جسپر آدمیوں کی نجات موقوف ہی اور جو تمام الٰہی دین کی بنیاد ہی یعنے یسوع خدا اور انسان ہو کے ایک مسیح

ہی اُسکے بغیر کوئی خدا کی سکونت گاہ دنیا میں گنہگاروں کے لئے نہیں ہو سکتی جسمیں خدا اور انسان کی ملاقات ہووے ✣

اگر اُس میں ذراسی بھی کمزوری یا سڑاہٹ و گلاہٹ ہوتی تو تمام خیمہ ملکر ہوا کے صدمے سے گرنے پر ہوتا لیکن جب ہر تختہ بے عیب رہا تو خیمہ بھی مضبوط اور قایم رہا ✣

(سوال) درخت کے تختے کسطرح مسیح کا نمونہ ہو سکتے ہیں ✣

(جواب) زندگی کا درخت جو بہشت میں تھا وہ شروع سے مسیح کا نمونہ تھا جو دنیا کی زندگی ہی (پیدایش ۲-۹ اور مکاشفات ۲۲-۱۴) اور نبیوں کی کتابوں میں مسیح کو شاخ کہا گیا ہی جو درخت کا ایک حصّہ ہی (یرمیاہ ۲۳-۵ و ۶) خداوند فرماتا ہی میں داؤد کے لئے صداقت کی ایک شاخ نکالوں اور اُسکا نام یہہ ہوگا کہ خداوند ہماری صداقت (پھر ذکریاہ ۳-۸) میں ہی میں اپنے بندہ شاخ نامی کو پیش لاونگا۔ پھر (۶-۱۲) میں ہی رب الافواج فرماتا ہی دیکھہ وہ شخص جس کا نام شاخ ہی اور وہ اپنی جگہ سے اُگیگا یعنے وہ شاخ جو یسی کے تنے سے نکلی جسکی پیدایش دنیا میں ہوئی (یشعیاہ ۱۱-۱) ✣

یہہ خیمہ جو مسیح کا نمونہ تھا مسیحی کلیسیا کا بھی نمونہ تھا کیونکہ مسیح کلیسیا میں بستا ہی ✣ لکڑی کے تختے جنکی پیدایش زمین سے ہی سونے سے ملمع تھے وہ سب مسیحی ایمانداروں کا نمونہ تھے جیسے پتھر جو کسی عمارت کا حصّہ ہوتے ہیں ایسے مسیحی لوگ بھی مسیح کے ساتھہ ایک ہیں چنانچہ لکھا ہی کہ سب ایک ہوویں (یوحنّا ۱۷-۲۱) ✣

کلیسیا بگڑتی نہیں کیونکہ اُس میں کچھہ بگاڑ نہیں ہی کلیسیا جلالی ہی کیونکہ مسیح میں

باپ کے اکلوتے کا جلال تھا پس ایماندار بھی اُسکے ساتھہ جلال پاتے ہیں (رومی ۸-۱۷) ✣

اگرچہ انسان اپنی ذات وصفات میں گنہگار اور نکما ہی پر مسیح میں ہوکر کامل ہو جاتا ہی (یوحنا ۱۷-۲۳) بلکہ بدخواہشوں کی قید سے چھوٹ کر ذات الٰہی میں شراکت پیدا کرتا ہی اور یہہ بہت گہری بات ہی (۲ پطرس ۱-۴) ✣

خیمہ میں بہت سے سنہرے تختے تھے چنانچہ ہیکل میں بھی بکثرت پتھر تھے (۱ سلاطین ۶-۷) اسیطرح ایماندار عیسائی بھی بکثرت زندہ پتھر ہوکے خدا کا گھر بنتے جاتے ہیں (۱ پطرس ۲-۵) اور یہہ لوگ مسیح میں ہوکے فدیہ اور کفارہ کی بنیاد پر اُٹھائے جاتے ہیں جیسے خیمہ کفارہ پر اُٹھایا گیا تھا اور اِسلئے مسیح کی کلیسیا خدا کی سکونت گاہ ہی وے ردہ کی طرح اُٹھائے جاتے ہیں جس سے ساری عمارت ایک ساتھہ گُھٹکر خدا کے لئے ایک پاک ہیکل اُٹھتی جاتی ہی تاکہ روح کے وسیلہ خدا کے لئے ایک مکان تیار ہو جاوے (افسی ۲-۲۱ و ۲۲ و ۱ قرنتی ۳-۱۱) ✣

اور یہی سبب ہی کہ باوجود کثرت تکالیف کے بھی ایماندار مسیحی جو سچے اسرائیلی ہیں مصر یعنے اِس دنیا کو چھوڑ کر پریشان اور سراسیمہ نہیں ہوتے ہیں کیونکہ سراسیمگی اُن لوگونکا حصہ ہی جو خدا سے علاقہ نہیں رکھتے پر عیسائی لوگ خدا کے حقیقی مسکن میں ایک حصہ پیدا کرکے ایک بڑا بھاری علاقہ زندہ خدا سے پیدا کر لیتے ہیں ✣

عیسائی لوگ جو ایک پاک کلیسیائی جامع پر اعتقاد رکھتے ہیں اِس کلیسیا جامع سے یہی مراد ہی کہ ہر اقلیم اور ہر زمانہ کے ایماندار خواہ دنیا میں اِسوقت موجود ہیں

خواہ خدا کے ساتھ بہشت میں ہیں پر سب ملکر ایک جامع رسولی کلیسیا ہی جو خدا کا ابدی گھر
ہی اور ہم اُسکا ایک پتھر یا ایک حصہ ہیں گھر ایک ہی ہی۔ ہاں اتنا فرق ہی کہ ہم لوگ جو اِسوقت
دنیا میں موجود ہیں بیابان میں ہیں اور طرح طرح کی آزمایش اور روحانی جنگ اور دکھ
درد میں مبتلا ہیں پر کنعان کے راہی ہیں پر ہمارا ایک حصہ یعنے وے لوگ جو زندگی
کے آخر تک پورے وفادار سپاہی ہوکر سفر کو تمام کر گئے اب بہشت میں کامل آرام اور
آسایش کے ساتھ خدا کی حضوری خاص میں جا پہونچے ہیں پر سب ملکر ایک ہیں سب
مسیح میں ہیں اور مسیح خدا میں ہی اِسلئے خدا کی بھرپوری سے سب بھرپور ہیں (کلسی
۱-۱۹ و ۲-۹) +

پس یہہ تختے لکڑی کے سونے سے ملمع جو میں اور مسیح کا نمونہ ہیں سو ایمانداروں
کا بھی نمونہ ہیں کیونکہ سب ایماندار بھی خدا کی لگائی ہوئی شاخیں ہیں (یشعیا ۶۰-۲۱)
وے صداقت کے درخت اور خداوند کے لگائے ہوئے پودے کہلاویں کہ اُس کا
جلال ظاہر ہووے (اشعیا ۶۱-۳) +

یہہ بات نہایت غور کے لایق ہی کہ خدا کی تمام سچائی دو باتوں پر موقوف ہی اول
آنکہ مسیح کون ہی دویم آنکہ اُسنے ہمارے لئے کیا کیا کیا۔ سو اِسکا جواب پاک کتاب میں
جگہہ جگہہ یہی لکھا ہی کہ وہ کامل خدا اور کامل انسان بھی ہی صرف اُسی سے نجات ہی اُسنے
ہماری نجات کے لئے پورا اور کامل کفارہ صلیب پر دیا ہی +

پاک نوشتوں سے یہہ بات خوب روشن ہی کہ بنی اسرائیل کے لئے صرف یہی کافی

نہ تھا کہ وے ابراہیم کی اولاد ہوں اور نیک کام کریں اور بد کاموں سے پرہیز کریں لیکن
یہہ بھی نہایت ضرور تھا کہ ہر انسان اپنی جان کے لئے خدا کو فدیہ دیوے نہ اپنی مرضی کے
موافق مگر خدا کی ٹھہرائی ہوئی قیمت کے موافق (خروج ۳۰-۲۶) اور یہہ فدیہ ہر آدمی کی
جان کے لئے برابر تھا خواہ امیر ہو یا غریب کیونکہ خدا کے سامنے سب کی جان برابر ہے اور
چونکہ گناہ کی سریع التاثیر زہر سے کل بنی آدم کی غیر فانی روح ہلاکت کے قابل ہو گئی
تھی اِسلئے ہر جان کے لئے وہی کفارہ درکار تھا جو خالص چاندی کا پورا وزن ہووے
سو یہہ مسیحی کفارہ کا پورا بیان تھا چنانچہ ایک رسول مقبول نہایت دلسوزی سے یوں
پکارتا ہے (۱ پطرس ۱-۱۸ سے ۲۰) تمنے اپنے باپ دادوں کے بیہودہ دستوروں سے
جو خلاصی پائی سو فانی چیزوں یعنے سونے روپے سے نہیں ہے بلکہ مسیح کے بیش قیمت
لہو کے سبب سے ہوئی جو بیداغ اور بے عیب برّہ کی مانند ہے۔ اِس فدیہ سے مراد ہے
قصور کا ہدیہ (پیدائیش ۳۲-۲۰) یا مراد ہے گناہوں کا کفارہ (۱ یوحنا ۲-۲ و ۴-۱۰) اور اِس
سے مراد ہے گناہوں کی معافی (استثنا ۲۱-۸ و احبار ۶-۳۰ و ۸-۱۵) پر مطلب اِسکا عبرانی
۲-۱۷) میں بخوبی عیاں ہے یعنے دشمنی کو مٹا کے صلیب کے سبب سب کو ایک تن بنا
کے خدا سے ملانا (افسی ۲-۱۶ و متی ۲۰-۲۸ و ۹ ۷ زبور ۹) +

اور یہہ کفارہ کا دستور یعنے نیم مثقال دینا مسیح کے وقت تک جاری تھا (متی
۱۷-۲۴ سے ۲۷) +

پس جب آدمیوں کی جانوں کے بدلے میں کفارہ دیا گیا تب خدا تعالی آدمیوں

کے درمیان رہا بدون کفارہ کے اِنکے بیچ میں نرہ سکا دیکھو خدا کا خیمہ سب کا سب فدیہ پر کھڑا تھا +

افسوس کہ اب بہت آدمیوں نے اِس حقیقی دین سے الگ ہوکر اپنے ذہن سے کئی ایک دین ایجاد کئے ہیں اُنکی دوسری بنیادیں ہیں کوئی اپنے اعمال کی بنیاد پر قایم ہے کوئی احادیث کی بنیاد پر ہے کوئی محض اپنی ناقص عقل پر بنیاد ڈالتا ہے خیر اِن لوگوں کو اختیار ہے مگر یہہ بات خوب یاد رکھیں کہ خدا ایسے لوگوں کے ساتھہ ہرگز نہ بسیگا لیکن اِنکی عمارت بے بنیاد ہو کے گریگی (۱ قرنتی ۳-۱۱ و متی ۷-۲۶) +

اِن لوگوں نے مسیح کو چھوڑ دیا ہے پر وہ بنیادی پتھر جسے خدا نے مقرر کیا اُنہوں نے ناپسند کر کے چھوڑ دیا لیکن وہی کونیکا سرا ہوا ہے (۱ پطرس ۲-۷ و ۸) +

اکثر اِس پتھر سے ٹھوکر کھاتے ہیں پر یہی پتھر آخر کو اُنکے سر پر گر کے اُنہیں پیس ڈالیگا (متی ۲۱-۴۲ سے ۴۴) +

چوتھی فصل

بالاپوشوں یا گھٹاٹوپوں کے ذکر میں

خیمہ میں چار بالاپوش تھے اوّل تخسون کی کھال کا دوّم مینڈھوں کی سرخ رنگی کا سوّم بکریوں کی اُون یا لوئی وپٹو کا چہارم خوبصورت اور منقش مرغوب دلچسپ کپڑے کا +

پہلا بالاپوش یا گھٹا ٹوپ

جو تخسون کی کھال کا تھا اُسکا ذکر (خروج ۲۶-۱۴ و ۳۶-۱۹) میں ہی (حزقیئیل ۱۶-۱۰) سے ثابت ہی کہ اِس کھال کی جوتی بھی بناکرتی تھی- یہاں سے ظاہر ہی کہ ظاہری خوبصورتی اور رونق جسپر دل مایل ہو اور چپپید کی خاطر کی نظر آوے خیمہ میں نہ تھی وہ اوپر سے ایسا تھا جیسے صندوق چمڑے سے مڑھا ہوا ہوتا ہی پر اندر اُسکے کمال خوبصورتی تھی جسکو فقط کاہن لوگ دیکھتے تھے نہ عوام +

یہہ خیمہ کی ظاہری بے رونق شکل بھی مسیح کا نمونہ تھا مسیح جو خدا کا حقیقی خیمہ ہی اُسکی نسبت لکھا ہی کہ اُسکے ڈیل ڈول میں کچھہ خوبی نہ تھی اور نہ کچھہ رونق کہ جسپر ہم نظر کریں اور کوئی نمایش بھی نہیں کہ جسکے ہم مشتاق ہوویں وہ آدمیوں میں بےنہایت ذلیل وحقیر تھا لوگ اُس سے گویا روپوش تھے اُسکی تحقیر کی گئی اور ہم نے اُسکی کچھہ قدر نہ جانی (یشعیا ۵۳-۲ و ۳) اُسکا چہرہ ہر ایک بشر سے زاید اور اُسکی ہیکل بنی آدم سے بدرجہ غایت بگڑگئی (یشعیا ۵۲-۱۴) توبھی خداوند مسیح دس ہزار میں جھنڈے کی مانند سراپا شوق انگیز تھا (غزل ۵-۱۰ و ۱۶) +

وہ کامل خدا اور کامل انسان تھا پہلے اُسکی فروتنی اور پھر اُسکا جلال دیکھتے ہیں وہ آسمان سے اُتر آیا (افسی ۴-۸ و ۹) اور وہ جو دولتمند تھا ہمارے لئے مفلس ہوگیا کہ اُسکی مفلسی سے ہم دولتمند ہو جاویں (۲ قرنتی ۸-۹) اُسنے آدمی کی صورت میں ظاہر ہوکے آپ کو پست کیا اور مرنے تک بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار رہا +

یہہ تخسون کی کھالیں ایسی تھیں کہ اُنکے سبب بارش اور اوس اور ریت و خس و خاشاک خیمہ میں دخل نہ کر سکتے تھے اور اُنکی آڑ سے اندرونی کتان اور سونے کی چیزیں محفوظ رہتی تھیں +

اِسی طرح مسیح خداوند کا اندرون کسی آزمایش سے کبھی مکدر نہیں ہوا خواہ وہ آزمایشیں آئیں جو خیال سے علاقہ رکھتی ہیں یا وہ جو فعل سے یا قول سے متعلق ہیں کسی آزمایش نے اُسکے اندرون کو مکدر و آلودہ نہیں کیا +

یہی حال مسیحی کلیسیا کا ہے کہ اگرچہ وہ دنیا میں ذلت و حقارت اُٹھا کر عوام کی نظروں میں بیقدر رہی تو بھی اندر سے عین جلالی ہے بشرطیکہ وے سچّے عیسائی مسیح میں ہو کر آلودہ نہوں +

دوسرا بالا پوش یا گھٹا ٹوپ

مینڈھوں کی سرخ کھال کا تھا (خروج ۲۶-۱۴ و ۳۶-۱۹) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ وہ مینڈھے تھے جو سوختنی قربانیوں کے لئے تھے جیسے ابراہیم نے اصحاق کی قربانی گذراننے کے وقت اپنی آنکھیں اُٹھا کر دیکھا کہ ایک مینڈھا ہے جسکے سینگ جھاڑی میں اٹکے ہیں اور اُسنے اصحاق کے بدلے اُس مینڈھے کو سوختنی قربانی کے لئے چڑھایا سوختنی قربانیوں کی کھالیں کاہن کا حصہ تھا (احبار ۷-۸) وہ نہیں جلائی جاتی تھیں مگر خطا کی قربانی کا یہاں ذکر نہیں ہے جسکی کھال جلائی جاتی تھی (احبار ۴-۱۱ و ۱۲) اسیطرح خداوند مسیح سوختنی قربانی کے لئے خداوند کے واسطے مخصوص ہوا (احبار ۱-۱۰) +

یہہ کھالیں سرخ رنگ کی تھیں پر مسیح خداوند نے بھی لپنے خون میں بپتسما پایا جسکی

بابت فرمایا تھا کہ مجھے ایک بپتسمہ پانا ہے اُسنے خوشبو کے لئے اپنے آپ کو ہماری عوض خدا کے سامنے نذر و قربان کیا (افسی ۵-۲) اسیطرح کلیسیا کے لوگ بھی اپنے بدنوں کو گذرانتے ہیں تاکہ ایک مقدس و زندہ قربانی خدا کے لئے ہو (رومی ۱۲-۱) ہر ایک نمونہ خداوند مسیح کا الٰہی اسرار اور پاک باتوں پر اشارہ کرتا ہے۔ دنیا کے لوگ جو مسیح مصلوب سے متنفر ہیں وے کیونکر قربان ہو سکتے ہیں پس کیونکر مقبول ہونگے ہاں سچے عیسائی ضرور زندہ قربان ہوتے ہیں کیونکہ مسیح جو حقیقی قربانی ہے اُنمیں بستا ہے ✣

تیسرا بالا پوش یا گھٹا ٹوپ

بکری کے بالوں کا تھا (خروج ۲۶-۷ سے ۱۳ و ۳۶-۱۴ سے ۱۸) ✣

یہہ پردہ گیارہ ٹکڑوں سے بنا تھا اور بارہویں دروازہ پر لٹکتا تھا تاکہ کندوں اور پانچ ستونوں کے سروں کو باہر کے لوگوں سے چھپاوے نہ اُنسے جو اندر تھے ✣

یہہ لوئی یا پٹو کا پردہ جو بکری کے بالوں سے تھا خاصکر اسی کو خیمہ کہا گیا ہے (خروج ۲۶-۷ و ۱۱) پر اُس زرق برق کے پردے کو جسکا بیان ذیل میں آتا ہے مسکن کہتے تھے (خروج ۳۶-۱۴ و ۴۰-۱۹) حکم تھا کہ بکریاں خطا کی قربانی کے لئے گذرانی جاویں (احبار ۴-۲۳) اور یہہ کہ اُنکا خون کفارہ گاہ کے اوپر اور سامنے سردار کاہن چھڑکے (احبار ۱۶-۱۵) یہی چھڑکاؤ کا خون تھا جسکا ذکر (عبرانی ۹-۲۱) میں ہے۔ یہاں ایک ایسی سزا کا ذکر ہے جو فعل میں آچکی ہے اور اُس جان کا ذکر جو گناہ کے لئے دی گئی ✣

یہہ وہی بکری تھی جو گناہ کے لئے گذرانی جاتی تھی اور گناہ اُسکے سبب دفع ہوتا تھا

چنانچہ لکھاہے کہ جب ہارون نے اپنے دونوں ہاتھہ اُسکے سر پر رکھے اور بنی اسرائیل کی ساری بدکاریوں کا اقرار کرکے اُس جلوان کے سر پر رکھے اور بکری کو بیابان کی طرف روانہ کردی تاکہ اُنکی بدکاریاں اُٹھاکر ویرانے میں لیجاوے اور اُس سے اُنکی معافی ہوتی تھی (احبار ۱۶-۲۱) اب ناظرین کو معلوم ہوا ہوگا کہ بکریاں کس کام میں آتی تھیں اِنہیں بکریوں کی اون کا یہہ پردہ تھا اِسی پردہ کو دیکھکر باہر والے لوگ ہمیشہ معلوم کرتے تھے کہ لہو چھڑکنے کے بعد ہمارے گناہوں کی معافی ہوئی ہے +

یہہ خاص مسیح کا نمونہ تھا کیونکہ وہی خاص خدا کا برہ ہے جو تمام جہان کے گناہوں کو اُٹھا لیجاتا ہے (یوحنا ۱-۲۹) جسقدر پورب پچھم سے دور ہے اُسیقدر اُسنے ہم سے ہماری خطاؤں کو دور کیا ہے اِس خاص کام میں کوئی دوسرا اُسکا شریک نہیں ہوا اُسی کا حاصل کلیسیا کھاتی ہے اور اُسکی موت کے سایہ تلے آرام و چین کرتی ہے +

بیان بالا سے معلوم ہوا کہ یہہ ہر سہ پردے مسیح خداوند کی فروتنی اور ذلت اور حقارت کے نشان تھے +

کیونکہ خیمہ جیسے باہر سے سادہ بیشان و شوکت کے نظر آتا تھا ویسے مسیح بھی سادہ اور حقیر دنیا کو نظر آیا۔ شاید کوئی شخص رازجوئی کی راہ سے یوں سوال کرے کہ سلیمان کی ہیکل بھی مسیح کا نمونہ تھی وہ تو سنگ مرمر کی تھی اور اُسکے بعض مقام زر سے مطلاّ تھے وہ کوہ برفانی کے مانند نہایت خوشنما بلکہ آفتاب کی شعاعوں کے سبب بڑی چمک دمک کے ساتھہ دور سے نظر آتی تھی پس خیمہ تو ضرور سادہ نظر آتا تھا اور وہ مسیح کی

سادگی کا نمونہ تھا لیکن ہیکل جلال میں نظر آتی تھی وہ کسطرح مسیح کا نمونہ تھا جواب یہہ ہے کہ خیمہ سفر کی حالت میں تھا اور ہیکل کنعان میں مقیم ہو کر تھی پس خیمہ مسیح کی آمد اول کا شکل نما تھا اور ہیکل اُسکی آمد ثانی کے جلال کا نمونہ تھی وہ ابھی تک پورا نہیں ہوا ایکبار جب وہ آویگا تو جلال میں نمایاں ہوگا اور جیسے تمام قوم عید کرنے کو ہیکل میں جاتی تھیں اسیطرح تمام دنیا مسیح کو قبول کر کے اُسکو سجدہ کرنے کو چڑھ جائیگی (ذکریاہ ۱۴-۱۶ سے ۱۹) +

چوتھا بالاپوش یا گھٹا ٹوپ

جسکو خوبصورت پردہ کہتے تھے (خروج ۳۶-۸ سے ۱۳) بعضے لوگ جانتے ہیں کہ یہہ پردے تختوں کے باہر تھے مگر معلوم ہوتا ہے کہ سُنہری تختوں کے اندر تھے نہ باہر +

اِس خوبصورت پردے میں تین رنگ تھے (۱) آسمانی رنگ (۲) ارغوانی رنگ (۳) قرمزی رنگ - یہہ باریک کتان کا پردہ تھا جسکو صرف کاہنوں نے دیکھا اور وہی وہاں تک جا سکتے تھے اِس پردے پر کروبین کی صورتیں اُستادکاری سے بنائی گئی تھیں اور یہہ پردہ چاروں طرف چھت سے لیکر زمین تک موجود تھا نہایت خوبصورت اور جمیل و شکیل بلکہ عجیب و غریب چیز تھی +

اندر ایسی خوبصورتی تھی اور باہر وہی تخسوں کی کھال تھی جسے سب لوگ دیکھتے تھے پر اندر کی خوبصورتی صرف کاہن لوگ ملاحظہ کرتے تھے - جیسے مسیح خداوند کی

فروتنی اور حقارت و موت کے کام باہر سے سب دیکھتے ہیں مگر اُسکی عجیب غریب ماہیت اور اندرونی مدارج صرف خاص ایماندار روح کی آنکھ سے دیکھتے ہیں کیونکہ وے سب کاہن ہیں۔ اور انسان کا اندرون یعنے روح یا تمیز یا دل صرف مسیح سے آرام پاتا ہی اُسکے کام سے معافی اور گناہوں کی بخشش تو ہوئی لیکن زندگی اور آزادگی و الٰہی رفاقت صرف مسیح سے ملتی ہی ÷

یہہ مسکن اور قدس الاقداس کا پردہ ایک ہی مادہ سے بنا تھا اور عفو گناہ بھی اُس سے ہی تھا ÷

مگر جس چیز سے مسکن آراستہ تھا یعنے کتان سے اُسی سے سردار کاہن بھی ملبس اور آراستہ تھا یہاں سے صاف ظاہر ہی کہ اِس کتان سے مسیح کی راستبازی مراد تھی (مکاشفات ۱۹۔۸) لکھا ہی کہ مہین کتانی کپڑہ مقدس لوگوں کی راستبازیاں ہیں۔ اور یہہ کہ خدا کا کاہن بھی اُسی کی راستبازی سے ملبس ہوتا ہی (۱۳۲ زبور ۹) لکھا ہی کہ اپنے کاہنوں کو صداقت کا لباس پہنایا۔ کاہن لوگ اُسی کی راستبازی سے ملبس ہوکر اُسکی حضوری میں کھڑے ہوئے جیسے عالیجاہ سلطان کی حضوری میں بادشاہی خلعت پہنے بغیر نہیں کھڑے رہ سکتے۔ ہماری راستبازی ناچیز اور گندی دھجی کی مانند ہی (یشعیاہ ۶۴۔۶) اسیطرح ہماری راستبازی خداوند مسیح ہی وہ ہماری صداقت ہی (یرمیاہ ۲۳۔۶) خداوند ہماری راستبازی ہی (یرمیاہ ۲۳۔۱۶) میں لکھا ہی کہ اُسکا نام یہہ ہوگا کہ خداوند ہماری صداقت ہی۔ یہی وہ صداقت کا لباس ہی جسکا ذکر (متی ۲۲۔ ۱۱ سے ۱۴)

میں لکھا ہی اگرچہ کلیسیا سیاہ فام ہی پر اُسی کی راستبازی سے جمیلہ ہی (غزل ۱-۵) سچے عیسائی خدا کے حقیقی کاہن ہیں جو اُسی کی خوبصورتی سے خوبصورت ہیں (مکاشفات ۱-۶) یہہ لوگ اسی حقیقی مسکن میں رہتے ہیں کروبین کی صورتوں کے نیچے یہواہ کے پروں کے سایہ تلے سکونت کرتے ہیں (۵۷ زبور او ۶۱ زبور ۴ و ۹۱ زبور ۴ و ۷ و ۸ وروت ۲-۱۲) جہاں لکھا ہی کہ ایماندار کروبین کے پروں کی پناہ کے نیچے سکونت کرتے ہیں یعنے وہ کامل خوبصورتی اور کامل راستبازی اور کامل سلامتی میں خدا کے ساتھہ ہیں۔ یہہ سب کچھہ مسیح سے سچے مسیحیوں نے پایا ہی +

پانچویں فصل

رنگوں کے ذکر میں

اول آسمانی رنگ تھا۔ یہہ رنگ ہمیشہ سونے کے ساتھہ شامل کیا گیا ہی (خروج ۲۸-۶) ترجموں میں سونے و آسمانی رنگ لکھا ہی مگر اصل عبرانی میں حرف عطف کا یعنے واو نہیں ہی بلکہ یوں لکھا کہ سونا آسمانی رنگ۔ پھر دیکھو (خروج ۲۸-۶ و ۳۶-۲ و ۵ و ۸) آسمانی رنگ کے حاشیہ سونے کی کھنڈیوں پر لگائے گئے تھے اور آسمانی رنگ کے حلقے سونے کے فیتوں سے بندھے تھے اور چپراس افود کے ساتھہ لگائی گئی تھی بلکہ خیمہ کے تمام سنہری ظروف سوای صندوق عہدنامہ کے آسمانی رنگ کے کپڑے میں لپیٹے گئے تھے +

سونا خدا کے جلال اور ابدیت اور بیش بہائی کا نمونہ تھا +
اور آسمانی رنگ اُسکے فضل اور محبّت کا نشان تھا کیونکہ جیسے آسمان کی پیمایش نہیں ہوسکتی اسیطرح محبّت یزدانی کی بھی پیمایش نہیں ہوسکتی (یرمیا ۳۱-۳۷ و ایوب ۳۵-۵ و ۶ و ۱۰۰ زبور ۴ و یشعیاہ ۵۵-۹) +

جب قہر کا بادل ہٹ جاتا ہے تب آسمان کا رنگ شفاف نظر آتا ہے اور دل میں تسلی بخشتا ہے اُسکے بعد ابدی رحم کا نشان قوس قزح نظر آتا ہے (پیدایش ۹ باب ۱۳ سے ۱۶) یہہ باتیں بہت گہری ہیں ناظرین کو فکر کرنا واجب ہے +

تیسرا قرمزی رنگ تھا اِسکا ذکر دوسرے رنگ کے ذکر سے پیشتر کرنا مناسب ہے۔ یہہ اکثر دنیاوی اور بادشاہی لباس کا رنگ ہے +
اسیواسطے مسیح کو ٹھٹھہ کرنیکے وقت اُنہوں نے پہنایا تھا (متی ۲۷-۲۸ و مکاشفات ۱۷-۳ و ۴) پس یہہ قرمزی رنگ مسیح کی دنیاوی سلطنت کا نمونہ تھا اِسلئے کہ وہ داؤد کی بادشاہی نسل سے پیدا ہوکر خاص یہودیوں کا بادشاہ تھا +

دوسرا ارغوانی رنگ تھا یہہ رنگ ہمیشہ خروج میں آسمانی و قرمزی رنگ کے درمیان پایا جاتا ہے اور اِسکا ذکر اِن دو رنگوں کے بیچ میں آتا ہے۔ اور دنیا میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ آسمانی و قرمزی رنگ کے ملانے سے ارغوانی بنجاتا ہے +
خروج کی کتاب میں اِنکی ترتیب کے درمیان کبھی کچھہ فرق نہیں پایا گیا ہمیشہ اسی سلسلہ سے لکھا ہے کہ اول آسمانی پھر ارغوانی پھر قرمزی +

اِس سے یہہ مطلب نکلتا ہی کہ یسوع کامل خدا اور کامل انسان ہی اور اِس الوہیت اور انسانیت کے میل سے مسیح ہوا۔ اور یہہ ایک نہایت گہرا اشارہ ہی ٭

اتھاناسیس کے عقیدہ میں لکھا ہی کہ یسوع خدا ہی باپ کی ماہیت سے عالموں کے پیشتر متولد ہوا اور انسان ہی اپنی والدہ کی ماہیت سے اس عالم میں پیدا ہوا وہ اگرچہ خدا اور آدمی بھی ہی پر دو نہیں بلکہ ایک مسیح ہی۔ یہہ بات نہیں کہ اُسنے الوہیت کو جسم سے بدل ڈالا یا انسانیت کو الوہیت سے تبدیل کیا نہیں بلکہ جسطرح نفس ناطقہ و جسم ایک انسان ہی اسیطرح خدا و انسان ایک مسیح ہی ٭

ایک یونانی کتاب جسکا نام بہروٹ یوانگلیان ہی اُسکے ۹ ا باب کے پہلے فقرہ میں یعقوب کی ایک حدیث یوں لکھی ہی کہ یہود کے کاہنوں میں یہہ صلاح ہوئی کہ ہم ایک نیا پردہ ہیکل کے لئے بناویں یعنے وہ پردہ جو خاص الخاص اور پاکترین جگہ کے درمیان ہی نیا بناویں تب سردار کاہن نے داؤد کے خاندان سے سات کنواریوں کو بلایا اور کہا کہ تم قرعہ ڈالو تا کہ یہہ بات بطریق الہام خدا سے ظاہر ہووے کہ تمہارے بیچ میں سے کون سنہرا دھاگا اِس پردہ کے لئے کاتیگی اور کون آسمانی رنگ کا اور کون قرمزی رنگ کا اور کون ارغوانی رنگ کا۔ اِن سات کنواریوں میں مریم خداوند کی ماںبھی تھی جو پاکدامن کنواری تھی جب قرعہ ڈالا گیا تو مریم کے نام پر ارغوانی رنگ کا دھاگا نکلا۔ اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ حدیثیں اپنے درجہ پر ہیں اور کلام الٰہی کے موافق انکا اعتبار نہیں ہی تاہم کیسی عمدہ تعلیم خداوند مسیح کی بابت اِس سے ظاہر

وعیاں ہی کہ وہ کامل خدا و کامل انسان ہو کے ایک یسوع مسیح تھا جو روح حق سے
کنواری مریم کے شکم میں پیدا ہوا اُسمیں انسانیت و الوہیت دونوں شامل تھیں۔یہاں
اِسبات پر بھی غور چاہیئے کہ پولوس رسول نے پردہ کے حق میں کیا کہا ہی کہ یہہ پردہ
مسیح کا جسم ہی (عبرانی ۱۰-۲۰) +

اِس پردے کے بیان میں پہلے آسمانی رنگ کا ذکر ہی اور سب رنگوں کے بعد
کتان کا ذکر آیا ہی (خروج ۲۶-۳) لیکن مسکن کے بیان میں کتان کا ذکر پہلے آتا ہی اور رنگ
کا ذکر پیچھے ہی (خروج ۲۶-۱) +

اسیطرح جب پردہ یعنے مسیح کے جسم کی طرف اشارہ ہوتا ہی تو مسیح کی آسمانی الوہیت
پر زور ہوتا ہی اور جب مسکن کا ذکر ہو تب مسیح کی راستبازی پر زور ہوتا ہی۔کیونکہ مسیح کی
راستبازی سے ایماندار راستبازی پاتے ہیں کروبین کی صورتیں جو اُستادکاری سے خیمہ
کے پردہ پر بنائی گئی تھیں اُنکا ذکر پیچھے آویگا (خروج ۲۶-۲۱) +

چھٹی فصل

پاکترین جگہ کے بیان میں

اب ہم چاہتے ہیں کہ پردہ کے اندر سے گذر کے پاکترین جگہ میں پہونچیں -
یہہ پاکترین جگہ طول عرض نشیب و فراز میں برابر اور ہموار تھی +

یعنے دس ہاتھہ لنبائی اور دس ہاتھہ چوڑائی اور دس ہاتھہ اونچائی اور دس

ہاتھ ہر جانب کامل اور برابر تھی جیسے نئی یروشلم کی بابت لکھا ہے (مکاشفات ۲۱-۱۶) کہ اُسکا احاطہ مربع ہے اور اُسکا لنبان اتنا ہی جتنا اُسکا چوڑان اور اُسکا لنبان و چوڑان اور اونچان یکساں ہے یہہ ماپ کاملیت کا نشان ہے +

یہہ پاکترین جگہ خدا کے تخت کا مکان تھا جہاں خدا کا جلال بالذات ظاہر تھا وہاں کفارہ گاہ پر خدا کا جلال بدلی میں کروبین کے درمیان دکھائی دیا +

اُسکے حق میں حکم تھا کہ کوئی اندر نہ جاوے مگر ہارون پردہ کے اندر کفارہ گاہ کے نزدیک ایک خاص وقت میں جایا کرے (احبار ۱۶-۲) +

اگر کوئی دوسرا شخص سوا ہارون کے اُسکے اندر گھسے یا خود سردار کاہن ایک دفعہ سے زیادہ جاوے تو جان سے مارا جاوے کسیکی جرأت داخل ہونے کی نہ تھی اور کسیکی آواز وہاں سنائی نہ دیتی تھی +

اول مسکن کے نزدیک یعنے پاک جگہ میں بھی کوئی اسرائیلی سوا کاہنوں کے نہیں جاسکتا تھا بنی اسرائیل نے موسیٰ سے کہا کہ دیکھہ ہم مرے ہم ہلاک ہوئے ہم سب کے سب فنا ہوئے جو کوئی خداوند کے مسکن کے ایک ذرا بھی نزدیک آویگا مریگا کیا ہم سب مرمر کے مٹ جائینگے (گنتی ۱۷-۱۲ و ۱۳) یہہ پہلے مسکن کے حق میں لکھا ہے اور پاکترین جگہہ کے حق میں بھی ایسا ہی لکھا ہے کہ سوا سردار کاہن کے کوئی دوسرا وہاں نہ جاوے +

اگر خدا کا فضل تمہارے شامل حال ہووے تو جانوگے کہ پاک جگہ کلیسیا کا نمونہ

تھا اِس دنیا میں کلیسیا پاک جگہ ہی جس میں سچے کاہن یعنے ایماندار لوگ (مکاشفات ۵۔
۱۰ و ا پطرس ۲۔ ۵ و ۹) خدا کی خدمت اور عبادت کرتے ہیں ✣

مگر پاکترین جگہ آسمان کا نشان تھا خدا کا خاص مسکن کلیسیا جو پاک جگہ کا نمونہ ہی اُس میں خداوند مسیح اُسیوقت دنیا میں روحانی طور سے ہمیشہ حاضر و ناظر ہی مگر پاکترین جگہ یعنے آسمان میں اُسکا بدن جلالی طور پر موجود ہی اور اُمید ہی کہ ہم جلالی طور پر وہاں اُسکے پاس رہینگے کیونکہ سب ایماندار پھٹے ہوئے پردہ کے درمیان سے پاکترین جگہ میں دخل پاتے ہیں اُسی نئی اور جدید راہ سے جسکو مسیح نے پھٹے ہوئے جسم سے ہمارے لئے کھولدیا (عبرانی ۱۰۔ ۱۹ سے ۲۲) ✣

یہودی لوگ جب تک مسیح نہ ہوا نزدیک بھی نہیں جاسکتے تھے پر ہم لوگ جب سے مسیح ہوا نہ فقط سائے کے پاس بلکہ حقیقی و اصلی ہیولا کے قریب آسکتے ہیں ✣

اوپر ذکر ہوا کہ پاک جگہ میں کاہن لوگ عبادت اور خدمت کیا کرتے تھے مگر پاکترین جگہ میں صرف سردار کاہن سال میں فقط ایک مرتبہ قربانی کا لہو لیکر جاسکتا تھا ✣

اسیطرح سب ایماندار عیسائی اِسوقت جو خدا کے کاہن ہیں اِسی دنیا کے اندر کلیسیا کے درمیان جو پاک جگہ ہی خدا کی عبادت اور خدمت کرتے ہیں۔ اور سب سے بڑا سردار کاہن یعنے خداوند مسیح پاکترین جگہ یعنے آسمان میں اپنی پاک قربانی کا خون لیکر خدا باپ کے آگے ہماری سفارش کر رہا ہی۔ اُس نئے اور جدید یروشلم میں جو اِس جہان میں نہیں بلکہ آسمان کی پاکترین جگہ میں ہی ✣

W DOKES LONDON

THE HOLY PLACE

ہماری کامل اور قوی امید ہی کہ جیسے وہ اب روحانی طور پر ہمارے ساتھہ ہی ویسے ہی جہاں وہ آپ ہی وہاں ہم بھی جائینگے اور ہمیشہ اُسکے ساتھہ ہینگے کیونکہ وہ ہمارا اکمل سفارشی کامل قربانی سے ہمارے لئے پردہ میں داخل ہوا ہی (یوحنا ۱۷-۲۴)+

ساتویں فصل

خیمہ کے بڑے پردے کے بیان میں

(خروج ۲۶-۳۱) یہہ پردہ مہین کتے ہوئے کتان کا تھا (کتان سن کا کپڑہ ہی نہایت نفیس اور مہین اور مضبوط) اُسپر کروبیوں کی صورتیں منقش تھیں اُسمیں ہر سہ رنگ تھے یعنے آسمانی ارغوانی و قرمزی اور یہہ پردہ چار ستون سے لٹکتا تھا جو سونے سے ملمع تھے اور اُنکے کنڈے سونے کے اور کرسیاں چاندی کی تھیں - یہہ پردہ مسیح کے جسم کا نمونہ تھا (عبرانی ۱۰-۲۰) وہ مہین کتان سے تھا آسمانی راستبازی کا نمونہ کہ خدا راستبازی میں سکونت پذیر ہی اُسمیں تین رنگ تھے جو مسیح کے مدارج پر اشارے تھے کہ وہ آسمانی اور دنیاوی یعنے خدا و انسان ہوکے ایک مسیح ہی - جب مسیح صلیب پر موا تو اِس پردہ کا کیا حال ہوا دیکھو (متی ۲۷-۵۱) کہ وہ پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ گیا نیچے سے اوپر تک کسی آدمی نے نہیں پھاڑا مگر الٰہی فعل سے وہ اوپر سے نیچے تک پھٹگیا+

یہہ پردہ خدا میں اور آدمیوں میں آڑ تھا - جب تک پہلا خیمہ کھڑا رہا پاکترین مکان کی راہ نہ کھلی تھی (عبرانی ۹-۸) اور چونکہ بیلوں اور بکروں کا لہو گناہوں کو نہ مٹا سکتا تھا

کیونکہ وہ نمونہ تھے نہ عین اِسلئے جب تک عین نہ آیا پردہ قایم رہا لیکن جب مسیح جو عین
تھا ہوا تب وہ پردہ جو اُسکا نمونہ تھا پھٹ گیا اور راہ کُھل گئی اور جیسے پہلے اندر جانے
سے موت کا فتویٰ تھا ویسے اب باہر رہنے سے موت کا فتویٰ ہو گیا۔ یا یوں کہیں کہ
پردہ کیا تھا خدا اور آدمیوں کے درمیان جو آڑ تھی وہی پردہ تھا پس ہماری گنہگار
سرشت وہی پردہ تھی جسنے خدا کے پاس جانیکی راہ کو بند کر دیا تھا کیونکہ ہم پورانی انسانیت
کے پردہ کے باعث خدا کے پاس نہیں جا سکتے تھے مسیح ہماری گنہگار شکل میں آگیا (رومی
۸-۳) اور وہ وہی پردہ بنگیا اور یہی پردہ اُسکی موت کے سبب پھٹ گیا ✢

اب خدا باپ اور سب گنہگاروں کے درمیان صرف ایک ہی درمیانی ہی جس کا
نام مسیح ہی اور مسیح کون ہی وہ پھٹا ہوا پردہ ہی یا کُھلا ہوا دروازہ ہی یا نئی اور جیتی راہ ہی
کیونکہ اُسکی موت سے گناہ مٹ گیا ✢

اب کوئی اور پردہ خدا اور آدمی کے درمیان نہیں رہا جو اِنسان کو خدا کے حضور
جانے سے روکے ✢

جب ایسی بات ہی تو ہمنے بڑی دلیری بھی اب حاصل کی ہی کہ مسیح کے لہو سے
پاکترین مکان میں داخل ہوویں مگر اِسی نئی اور جیتی راہ سے جو اُسنے پردہ یعنے جسم سے
ہو کے نکالی ہی (عبرانی ۱۰-۱۹ و ۲۰) ✢

اِنسانی راستبازی اور نیکوکاری اور ریاضت و مجاہدہ وغیرہ کے دروازے
سب بند ہیں جیسے دنیا کے شروع سے بند چلے آئے ہیں ✢

مگر یہہ نیا دروازہ کھل گیا ہی اور ہم اِس دروازہ سے فضل کے تخت یعنے عین خدا کے قریب دلیری و جرأت سے جاتے ہیں تاکہ ہم پر رحم ہووے اور وہ فضل جو وقت پر مددگار ہو حاصل کریں (عبرانی ۴-۱۶) اِس لئے اب روح اور دولھن کہتے ہیں آ اور جو سنتا ہی کہے آ اور جو پیاسا ہی آوے اور جو کوئی چاہے آب حیات مفت لے ✦

مسیح خداوند کے نمونے تو بیشمار مذکور ہیں مگر یہہ پھٹا ہوا پردہ اُسکا ایک خاص اور بزرگتر نمونہ ہی ✦

کہ وہ خدا کی مرضی سے بلکہ عین اُسکی حکمت سے ہمارے گناہوں کے لئے ہوا جسکی بابت پیشگوئیاں بہت ہوئی تھیں مثلاً (۲۲ زبور ۱۵ و ۳۸-۲) کہ تیرے تیر مجھہ میں چھد گئے اور (۴۲ زبور ۷) کہ تیرے پانی کی دھاروں کی آواز سے گہراو گہراو کو پکارتا ہی تیری ساری موجیں اور تیرے ڈھیو میرے سر سے گذر گئے (۸۸ زبور ۶ و ۷) میں ہی تو نے مجھے گڑھے کے اسفل میں ڈالا اندھیرے مکانوں میں گہراؤ میں تیرا قہر مجھپر پڑا رہتا تو نے اپنی ساری موجوں سے مجھے دُکھہ دیا (یشعیاہ ۵۳-۱۰) میں ہی خداوند کو پسند آیا کہ اُسے کچلے (ذکریاہ ۱۳-۷) میں ہی ای تلوار تو میرے چرواہے پر اُس انسان پر جو میرا ہمتا ہی بیدار ہو رب الافواج فرماتا ہی اُس چرواہے کو مار۔ تب کولھو میں انگور پیڑا گیا۔ یا گیہوں کا دانہ قہر الٰہی کے دو پاٹوں میں پیسا گیا۔ اور تیل زیتون سے نکالا گیا۔ اور مارے ہوئے چٹان سے پانی نکلا تب سمندر کے سوتے پھوٹ نکلے اور آسمان کی کھڑکیاں کھل گئیں یہہ تو ایک بڑا بھاری بیان ہی جسکے ذکر کا یہاں وقت

نہیں ہے پر خلاصہ یہہ ہے کہ مسیح کی ایک عجیب موت ایسی ہوت کہ دنیا میں ایسی موت کسی آدمی پر کبھی نہیں آئی جسکے سُننے سے عقل کے حواس باختہ ہوتے ہیں خدا کی طرف سے مسیح پر آئی +

پر یہہ سب کچھہ کیوں ہوا اِسلئے کہ وہ ہمارے گناہوں کے سبب گھایل ہوا اور ہماری بدکاریوں کے باعث کچلا گیا تاکہ اُسکے مار کھانے سے ہم چنگے ہوویں (یشعیاہ ۵۳-۵) +

آٹھویں فصل

خیمہ کے احاطہ کے بیان میں

احاطہ خیمہ کا ایک سو ہاتھہ لمبا پچاس ہاتھہ چوڑا اور چوطرفہ تھا اُسکی دیوار کے لئے مہین کتان کی قنات تھی جو پانچ ہاتھہ یا ساڑھے سات فٹ اونچی تھی اور وہ ساٹھہ ستونوں سے چپیدہ تھی (خروج ۲۷-۹ سے ۱۸) یہہ چاندی کے کنڈوں سے بندھی ہوئی تھی اور سب ستون پیتل کی کرسیوں پر جمے ہوئے تھے +

اور سارا احاطہ اوپر سے کُھلا ہوا تھا کہ آسمان نظر آتا تھا - یہہ خدا کے خیمہ کا احاطہ تھا جسکی قنات مہین کتان سے تھی اور یہی قنات یہودیوں کو غیر لوگوں سے الگ کرتی تھی کیونکہ کوئی اجنبی سوا یہود کے اُسکے نزدیک نہ جا سکتا تھا (گنتی ۱-۵۱ و ۳-۱۰ و ۳۸) +

یہہ قنات جو مہین کتان کی تھی یہی خدا کے خیمہ کے احاطہ کی حد تھی اور اُسکے
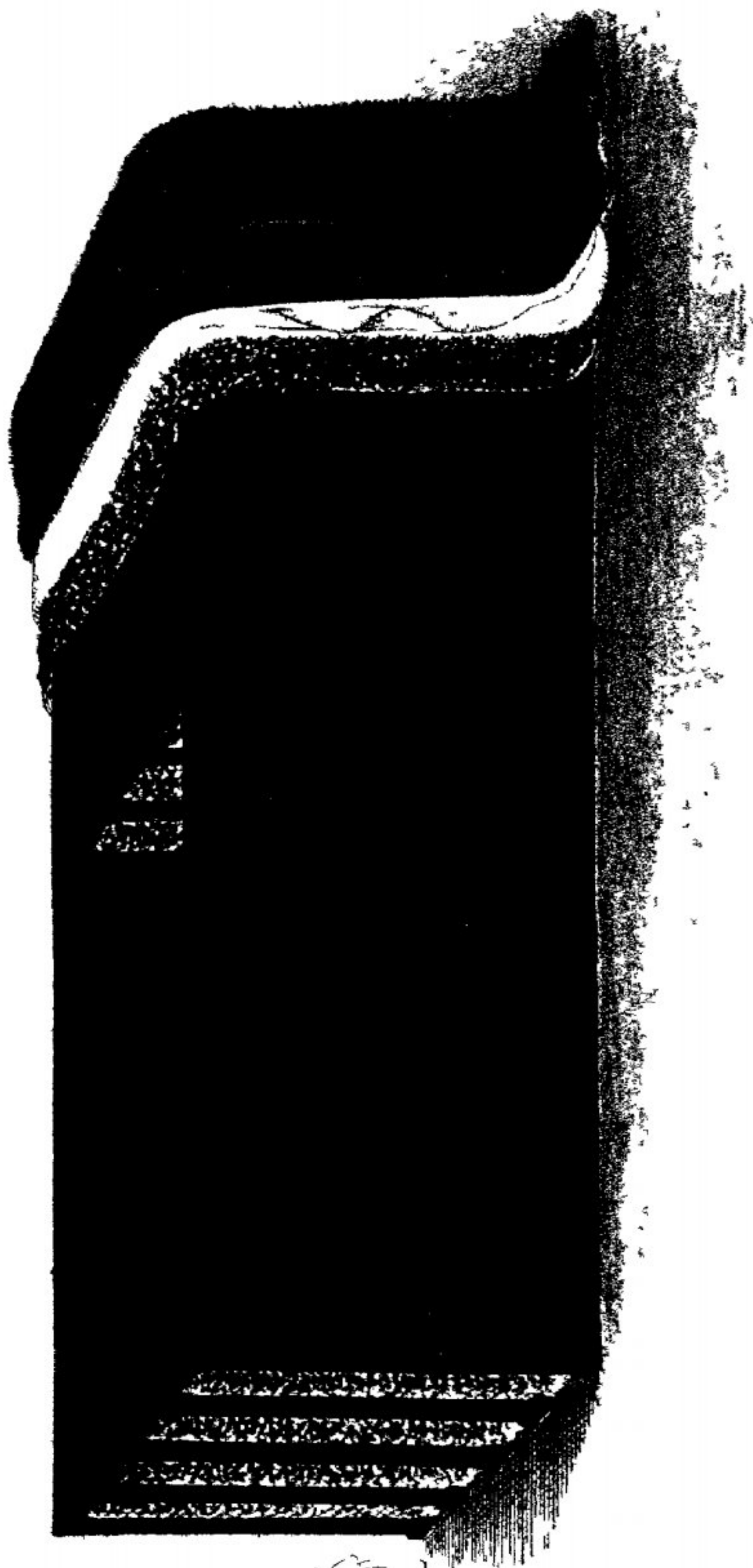
THE GOLDEN FRAMEWORK OF THE TABERNACLE & THE COVERINGS

SCALE 1/12 OF AN INCH TO 1 FOOT

اندر خدا کی قوم داخل ہوتی تھی نہ دوسرے لوگ پر یہہ تو ظاہر ہے کہ مہین کتان مقدسوں کی راستبازی ہے پس راستبازی الٰہی خیمہ کی حد ہے جو لوگ راستبازی کی چال نہیں چلتے وہ سب خیمہ کے احاطہ سے باہر ہیں ہمارا ایمان اور نیک چلن ہمکو تمام دنیا کے لوگوں سے جدا کرتا ہے اور اسی سے ہماری عزت ہے اور اسی احاطہ میں سب ایماندار عیسائی نظر آتے ہیں جب لوگ قنات کی طرف آنکھہ اُٹھا کے دیکھتے تھے تو وے معلوم کرتے تھے کہ چاندی کا کفارہ ستونوں کے سر پر بالاے پاک کتان نظر آرہا ہے جو درجہ اُسوقت یہودیوں کا تھا وہی درجہ اِسوقت ہمنے ایمان سے پایا ہے۔ اُن لوگوں میں سے ہر فرد بشر نے نیم مثقال چاندی کفارہ کے لئے دی تھی پر ہمارے واسطے مسیح نے سب کچھہ دیا ہے اِس لئے گویا ہمنے اپنے ایمان سے یسوع مسیح کے وسیلہ کفارہ کی قیمت دی ہے اور ہمارے لئے صرف ہمارے ایمان ہی کا ہاتھہ ہے جس سے ہم اُسکے کفارہ کا فائدہ پاتے ہیں اور مسیح کے سبب سے راستباز ٹھہر کر خدائی قہر سے بچ رہتے ہیں غرض کلام کے ہر جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح خداوند آپ ہی بنیاد ہے اور آپ ہی سر ہے۔ وہی ابتدا ہے اور وہی انتہا ہے ✢

خیمہ کے چوطرفہ مہین کتان کا احاطہ تھا اور اُسمیں صرف یہودی جا سکتے تھے اِسوقت خدا کا خیمہ کلیسیا ہے جسکے چوطرفہ راستبازی کی حد ہے اور اُسمیں حقیقی اسرائیلی جو ایمان سے ہیں داخل ہوتے ہیں اجنبی کی طاقت نہیں کہ اِسمیں دخل پاوے جیسے اُس احاطہ میں آسمان صاف نظر آتا تھا ایسے مسیحی احاطہ میں بھی صاف آسمان کھُلا نظر آتا ہے۔ عیسائیوں کو لازم ہے کہ خوب یاد رکھیں کہ اُنکی راستبازی کا احاطہ ہے وے مطلق العنان نہیں ہیں ✢

نویں فصل

احاطہ کے پھاٹک اور مسکن کے دو پردوں کے بیانمیں

قنات کے احاطہ کے درمیان پورب کی طرف جو پچاس ہاتھہ کی قنات تھی اُس میں
ایک پردہ تھا جو احاطہ کے اندر جانے کے لئے تھا جس کا طول بیس ہاتھہ تھا +
اُسی کو پھاٹک کہتے تھے اُس پھاٹک کے دہنے بائیں پندرہ پندرہ ہاتھہ قنات
رہ گئی تھی۔ اور یہہ پردہ جسکو پھاٹک کہاہے آسمانی وارغوانی اور قرمزی رنگ مہین کتے
ہوئے کتان کا تھا (خروج ۲۷-۱۶) اِس پردہ پر کروبین منقش نہ تھے +
پردے تین تھے پہلا پردہ احاطہ کا دوسرا پردہ خیمہ کا تیسرا پردہ خاص الخاص
پاکترین جگہ کا +

احاطہ کا پہلا پردہ پھاٹک کہلایا۔ دوسرا پردہ خیمہ کا دروازہ کہلایا تیسرا پردہ
خاص الخاص پردہ پاکترین جگہ کہلایا۔ لیکن تینوں پردے مشرق کی طرف تھے جب
صبح کو سورج نکلتا تھا تو پہلے وہاں روشنی نمودار ہوتی تھی +
تینوں پردونکا مقدار یکساں تھا اگرچہ لمبائی اور چوڑائی میں فرق تھا تو بھی
مقدار برابر تھا +

کیونکہ پھاٹک کی لمبائی بیس ہاتھہ اور چوڑائی پانچ ہاتھہ کی تھی پس ۲۰×۵=۱۰۰
کے ہوا پھر دروازے اور خاص الخاص پردے کی لمبائی و چوڑائی دس دس ہاتھہ

تھی تو (۱۰×۱۰=۱۰۰) کے ہوا لیس مقدار برابر تھی اگرچہ طول عرض مختلف تھا +

اور تینوں پردے ایک ہی چیز کے تھے یعنے کتان کے اور رنگ بھی تینوں کے یکساں تھے یعنے آسمانی ارغوانی قرمزی - فرق صرف یہہ تھا کہ خاص الخاص پردے پر کروبین منقش تھے پھاٹک اور دروازہ پر کروبین منقش نہ تھے غور کرنیکی بات ہی کہ احاطہ کا صرف ایک پھاٹک اور خیمہ کا صرف ایک دروازہ اور پاکترین جگہ کا صرف ایک پردہ تھا اِسکے سوا اندر آنے کا کوئی دوسرا رستہ نہیں تھا اگر کوئی خدا کے گھر میں آنا چاہے اور اُسکے خاندان میں شریک ہونا اور اُس سے ملاقات و دوستی و محبت اور رفاقت کرنا چاہے تو صرف ایک ہی راہ ہی بغیر اُسکے کوئی دوسری راہ نہیں ہی اور وہ مسیح خداوند ہی +

اُسنے خود فرمایا بھیڑوں کا دروازہ میں ہوں اگر کوئی مجھسے داخل ہو تو نجات پاویگا اور اندر باہر آئے جائیگا اور چراگاہ پاویگا (یوحنا ۱۰-۷و۹) +

اُسنے یوں بھی فرمایا کہ راہ و سچائی و زندگی میں ہوں کوئی بغیر میرے وسیلہ کے باپ پاس نہیں آسکتا (یوحنا ۱۴-۶) +

جیسے داؤد نبی نے بھی کہا ہی خداوند کا دروازہ یہہ ہی اِسمیں صادق لوگ داخل ہوتے ہیں (۱۱۸ زبور ۲۰) تم دروازہ کھولو تا کہ راستباز قوم جسنے صداقت کو حفظ کیا ہی اندر آوے (یشعیا ۲۶-۲) تو اپنی دیواروں کا نام نجات اور اپنے دروازوں کا نام ستودگی رکھیگا (یشعیا ۶۰-۱۸) +

ہاں ہر زمانہ میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ دروازہ سے بھیڑ خانہ میں داخل نہیں

ہوتے بلکہ اَور طرف سے چڑھنا چاہتے ہیں وے چور اور بٹ مار ہیں جو چورانے اور قتل کرنیکے لئے آتے ہیں (یوحنا ۱۰-۱ و ۱۰) ✤

کاین دوسری طرف سے آیا راہ سے نہیں آیا اور بغیر قربانی کے آیا جسنے اپنے بھائی کا خون کیا اور چونکہ وہ راہ سے نہیں آیا پس لعنتی ہوکر خدا کے حضور سے نکلا تاکہ زمین پر سرگردان و پریشان پھرے (پیدایش ۴-۱۴) ✤

اُسیوقت سے یہہ راہ کاین کی راہ کہلائی جو غیر راہ ہی (یہودا ایت ۱۱) افسوس اُنپر کیونکہ کاین کی راہ پر چلے ✤

یہہ راہ نہایت چوڑی اور کشادہ ہوگئی ہی اور اِسی راہ میں کاین کے نقش قدم پر بہت لوگ چلتے ہیں یہہ وہ لوگ ہیں جو دروازہ سے داخل نہیں ہوتے اسی راہ کے حق میں مسیح نے فرمایا ہی کہ چوڑا ہی وہ دروازہ اور کشادہ ہی وہ راستہ جو ہلاکت کو پہونچاتا ہی اور بہت ہیں جو اُس سے داخل ہوتے ہیں کیا ہی تنگ ہی وہ دروازہ اور سکڑی ہی وہ راہ جو زندگی کو پہونچاتی ہی اور تھوڑے ہیں جو اُسے پاتے ہیں ✤

پھاٹک کی راہ سے ہر ایماندار احاطہ میں داخل ہوتا ہی تاکہ کفارہ کی راہ سے معافی و راستبازی حاصل کرکے نئی پیدایش کی راہ سے خدا کا کاہن ہوکے خیمہ کے اندر جاوے تاکہ پاکیزگی حاصل کرکے خدا کی خدمت میں حاضر ہووے اور جب پاکترین جگہ یعنے آسمان میں جاوے تب خداوند مسیح کے ساتھہ جلال کا تاج پاوے ✤

دسویں فصل

خیمہ کی زمین کے بیان میں

شاید کسی کے دل میں خیال آوے کہ خدا کا خیمہ جو اپنے تمام سنہری تختوں اور رنگارنگ پردوں کے ساتھ ایسا آراستہ اور مکلف تھا تو اُسکی زمین جسپر وہ کھڑا کیا جاتا تھا کیسی ہو گی *

مگر دریافت ہوا ہی کہ اُسکی زمین پر کچھہ آرایش اور زیبایش نہ تھی صرف بیابان کا ریت پڑا تھا وہی خاک اور مٹی جس سے آدم بنایا گیا اور پھر اُسی میں چلا گیا کیونکہ انسان خاک ہی اور پھر خاک میں جائیگا خاک سے مراد ہی موت اور بربادی *

اسی طرح سب ایماندار اِس دنیا کے بیابان میں پھرتے ہیں اُنکے سر پر آسمان ہی اور اُنکے پاؤں تلے خاک ہی یہہ دنیا موت کی جگہ ہی کیونکہ یہاں شیطان کی بادشاہت اور سلطنت ہو گئی ہی اور یہہ اُسکے تخت کی جگہ ٹھہر گئی ہی ایماندار اگرچہ آسمان کے وارث ہیں تو بھی اِس بیابان دنیا میں منزل بمنزل اور روز سفر طے کرتے رہتے ہیں *

خیمہ کی زمین کا ذکر (گنتی ۵ - ۱۷) میں ایک جگھہ آیا ہی جہاں لکھا ہی کہ مسکن کے فرش کے گرد لیکر اُس پانی میں ملا دے *

حاصل کلام یہہ ہی کہ خدا کی کلیسیا جو جلالی و جمالی ہی اور خدا کا مسکن ہی اُسکا ایک حصہ اِس لعنتی زمین پر قایم ہی جب تک کہ وہ وقت نہ آوے جو آنیوالا ہی *

اب ایک اور بات لایق فکر کے ہے وہ یہہ ہے کہ بار بار یہہ لکھا ہے کہ سب کچھہ موسیٰ نے خدا کے فرمانے کے موافق بنایا (خروج ۲۵-۹ و ۴۰ و ۲۶-۳۰) *

(۲) اور اسکا سبب (اعمال ۷-۴۴ و عبرانی ۸-۵) میں لکھا ہے کہ یہہ آسمانی چیزوں کے نمونے اور سائے تھے اور یہی سبب تھا کہ موسیٰ نے الہام کی راہ سے اُسکی بابت حکم پایا دیکھو (خروج ۴۰-۱۶ و ۱۹ و ۲۱ و ۲۳ و ۲۵ و ۲۷ و ۲۹ و ۳۲) ایک ہی باب میں آٹھہ جگہ یہہ مضمون لکھا ہے کہ موسیٰ نے خدا کے فرمانیکے موافق کیا *

(۳) پھر لکھا ہے کہ سب کاریگر اِس خاص کام کے لئے خدا کی روح سے بھر گئے تھے تاکہ ہدایت الٰہی کی پوری تعمیل ہووے (خروج ۳۱-۱ سے ۱۱ و ۳۵-۳۰ سے ۳۵) *

(۴) پھر لکھا ہے کہ تمام مصالح لوگوں نے اپنی خوشی وخرمی سے حاضر کیا نہ جبر سے کیونکہ مصالح دینے میں لوگ فعل مختار تھے (خروج ۳۵-۲ سے ۲۹) سب لوگ اپنی رضامندی سے خیمہ کے لئے تحفہ وہدیہ لائے مرد وعورت کنگن اور مندرے خاتم اور انگوٹھیاں اور سب قسم کے زیور سونے کے لائے اور جس شخص کے پاس آسمانی وارغوانی وقرمزی رنگ اور مہین کتان اور بکریوں کی پشم اور مینڈھوں کی سرخ اور تخس کی کھالیں تھیں وہ بھی لایا جسکے پاس پیتل تھا پیتل لایا جسکے پاس لکڑی تھی لکڑی لایا اور اسقدر مصالح لایا گیا کہ حاجت سے بھی زیادہ آگیا یہاں تک کہ موسیٰ نے لشکرگاہ میں منادی کرائی کہ اب مت لاؤ تب وہ لوگ لانے سے باز رہے تمام کام کی قیمت ۲۵ لاکھہ روپیہ کی تھی *

(۵) اول میں خدا نے جب جہان کو بنایا تو ساتویں روز اپنے تمام کام کو پورا کیا تھا (پیدایش ۲-۱ و ۲) پر خیمہ کا کام ایک سال میں پورا ہوا (خروج ۴۰-۲ و ۱۷) مگر یہی لفظ جو (پیدایش ۲-۱ و ۲) میں ہے کہ پورا ہوا (خروج ۴۰-۳۳) میں ہے کہ موسی نے یوں سب کام پورا کیا +

(۶) جب مسکن کھڑا ہوا اور خدا کی ہدایت کے موافق تیار ہوا تب خدا کے جلال نے مسکن کو بھر دیا اور خدا نے آدمیوں کے درمیان سکونت کی (خروج ۴۰-۳۳ و ۳۴)

ان بیانات کا حاصل یہہ ہے کہ یہہ سب جو ہوا مسیح اور اسکی کلیسیا کے نمونے تھے جو خدا نے الہام سے اُن لوگوں پر ظاہر کئے - ہمارا واجب ہے کہ سب کام خدا کے کلام کی ہدایت کے موافق کریں اپنے ذہن سے اُسمیں کچھ دخل نہ دیں کیونکہ اُسکی ہدایتیں بڑی حکمت سے پر ہیں اُنکی تعمیل کے لئے خدا کی روح درکار ہے سب کام روح اور راستی سے کریں اور کلیسیا کی بہتری اور خدمت کے لئے سب کچھ جو موجود ہے خوشی سے حاضر کریں نہ کڑ کڑا کے کیونکہ خدا ایسی خیرات اور ہدیہ سے نفرت کرتا ہے پر اُسی سے خوش ہے جو خوشی سے دیا جاتا ہے اور دینے میں تنگ دل بھی نہوں بلکہ یہانتک دویں کہ لینے کی حاجت نرہے اور خدا کا گھر اُسکی ہدایت کے موافق قایم ہو جاوے تب خدا ہمارے درمیان سکونت کریگا خدا کا شکر ہے کہ کلیسیا ایسا ہی کرتی ہے اور ضرور خدا کا گھر ہم میں اور ہمارے درمیان خدا سکونت کرتا ہے پر یہہ سب باتیں اُن بعض مردم کی ہدایت کے لئے لکھیں کہ جو ان اسرار سے ناواقف رہکر اپنی واجبات پر قایم نہیں

رہتے ہیں اور وے ایسا نہ کرکے ساری برکات سے محروم رہتے ہیں ؞

گیارھویں فصل

مقدس تیل کے بیان میں

جب خیمہ تیار ہوا تو سب کچھ پاک تیل سے مخصوص کیا گیا (خروج ۳۰-۲۲ سے ۳۸) مقدس تیل بنانے کا طور اور سب چیزیں اُس سے مخصوص کرنے کا حکم آیات مذکور میں بیان ہی۔ مگر کلام الٰہی کے محاورہ میں تیل سے مراد روح القدس ہی (ذکریاہ باب ۴ و متی ۲۵-۳ سے ۹) تک غور کرو اور بہت سے مقام ہیں جہاں سے معلوم ہو جائیگا کہ تیل سے مراد روح القدس ہی ؞

ہمارا خداوند اور پیارا منجی بھی انسان ہو کے روح القدس سے مسح کیا گیا تھا (لوقا ۴-۱۸) لکھا ہی کہ خدا کی روح مجھپر ہی اُسنے مجھے مسح کیا (لوقا ۳-۲۲) میں ہی روح القدس جسم کی صورت میں کبوتر کی طرح اُسپر اُتری (یوحنا ۳-۳۴) خدانے پیمایش کرکے اُسکو روح نہیں دی بلکہ بہتایت سے ؞

اسیطرح مسیح کی کلیسیا بھی روح القدس سے ممسوح ہی (۱ قرنتی ۱-۲۱ و ۲۲) کیونکہ اُس قدوس سے مسح پایا ہی (۱ یوحنا ۲-۲۰) ؞

جس طرح آدمی کا بدن روغن سے مرغن اور ترو تازہ ہو کے کام کے لائق اور خوبصورت ہوتا ہی اِسیطرح انسانی روح اور آدمی کا دل روح القدس کی

تاثیر سے خدا کے سامنے تر و تازہ اور حکموں پر عمل کرنے کے لایق ہوجاتا ہی +

جب خیمہ مقدس تیل سے پاک ہوا تب اور لوگوں کو پاکیزگی بخشنے کا باعث ہوا (خروج ۲۹-۳۷ و ۳۰-۲۹) یہہ جو لکھا ہی کہ جو کوئی اُسے چھوئیگا پاک ہوجائیگا اِسکے معنے یہی ہیں کہ خدا سے روح کی برکت پا کے دوسرونکو فایدہ پہونچا سکتے ہیں چنانچہ جب مسیح انسان نے روح القدس پائی تب اوروں کو بھی بخشی اب جتنے لوگ مسیح میں ہیں اُس سے روح القدس پاتے ہیں جس میں مسیح کی روح نہیں وہ اُسکا نہیں ہی (رومی ۸-۹) +

کلام پڑھنا اور سنانا دعا کرنا بپتسما پانا عشاء ربانی لینا یہہ سب روح القدس کی نعمتیں ہیں +

جب مسیح دنیا میں تھا اُسنے سب کچھہ روح سے کیا اور آجتک اُسکے سب سچے شاگرد اُسی کے وسیلہ سے سب نیک کام کرتے ہیں +

جب یہہ سب کام تمام ہوگئے تھے تب خدا کا بادل آیا تھا اور اُسنے جماعت کے خیمہ کو چھپایا اور یہہ بادل دنکو خداوند کے مسکن پر آکر ٹھہرتا تھا اور رات کو اُسپر آگ روشن ہوتی تھی (خروج ۴۰-۳۸) +

اسیطرح جب حضرت سلیمان نے ہیکل کو تیار کیا تھا تو خداوند کا گھر بدلی سے بھر گیا تھا (۱ سلاطین ۸-۱۰ و ۱۱ و ۲ تواریخ ۵-۱۳ و ۱۴) +

لیکن (یشعیاہ ۴-۵ و ۶) میں لکھا ہی کہ خداوند پھر کوہ صیہون کے ہر ایک مکان پر

اور اُسکی مجلس گاہوں پر دن کو ایک بادل اور دھواں اور رات کو ایک روشن شعلہ پیدا کریگا اور ایک خیمہ گاہ ہوگا جو دن کو گرمی میں ایک سایہ دار مکان اور آندھی و جھڑی کے وقت آرام گاہ اور پناہ کی جگہ ہوگا +

یہہ یشعیا کی پیشگوئی اب تک پوری نہیں ہوئی مسیح خداوند کے دوبارہ آمد کی بابت ہی جب وہ تمام شوکت اور جلال کے ساتھہ ظاہر ہوگا +

موسیٰ کا خیمہ جاتا رہا سلیمان کی ہیکل بھی برباد ہوگئی پر وہ خیمہ جس میں مسیح اب خدمت کرتا ہی تمام آفات سے محفوظ ہی وہاں کوئی ہیکل دکھائی نہیں دیتی (مکاشفات ۲۱-۲۲) تو یہی آیت (۳) میں ہی کہ خدا کا خیمہ آدمیوں کے ساتھہ ہی اور وہ اُنکے ساتھہ سکونت کریگا اور وے اُسکے کاہن ہونگے اور خدا اُنکا خدا آپ اُنکے ساتھہ ہیگا پر لکھا ہی کہ خداوند خدا قادر مطلق اور برّہ آپ اُسکی ہیکل ہیں +

داؤد پیغمبر کا ارادہ تھا کہ خدا کے خیمہ میں علی الدّوام رہے (۲۷ زبور ۴) میں نے خداوند سے ایک سوأل کیا اُسکا میں طالب رہونگا کہ میں عمر بھر خداوند کے گھر میں سکونت کرونگا تا کہ خداوند کے جمال کو دیکھوں اور ہیکل میں تحقیقات کروں کیونکہ مصیبت کے وقت وہ مجھہ کو اپنے خیمہ میں چھپا ویگا (۸۴ زبور ۱ و ۲) میں لکھا ہی ای لشکروں کے خداوند تیرے مسکن کیا دلکش ہیں میری روح خداوند کی بارگاہوں کے لئے آرزومند بلکہ گداز ہوتی ہی میرا من اور میرا تن زندہ خدا کے لئے للکارتا ہی +

یہہ باتیں بنی اسرائیل نے فقط سایہ کی مانند دیکھیں اور ایسا شوق اُنکی روحوں

میں پیدا ہوا اور لکھا ہی کہ اِنکا بھید دریافت کرنے کے فرشتے بھی مشتاق ہیں (۱ پطرس ۱-۱۲) +

خدا کا شکر ہو کہ اُسنے یہہ باتیں ہم پر زیادہ تر ظاہر کیں اور مسیح کے وسیلہ سے یہہ چیزیں ہماری ابدی میراث ہیں خدا ہم سب پر فضل کرے کہ اِن بھیدوں کو دریافت کریں اور اُن تک پہونچ جاویں +

تیسرا باب

اِسمیں خیمہ کی بعض چیزوں کا بیان ہی

پہلی فصل

پیتل کی قربان گاہ کے بیان میں

(خروج ۲۷-۱سے ۸ و ۳۸-۱سے ۷) قربان گاہیں دو تھیں اول پیتل کی دوسری سونے کی ✤

پر جہاں صرف لفظ قربان گاہ لکھا ہی وہاں مراد پیتل کی قربان گاہ سے ہی مثلاً (خروج ۲۸-۴۳) ✤

جو قربان گاہیں نوشتوں میں مذکور ہیں وہ سب ہمیشہ بشکل مربع پائی جاتی ہیں جس سے کاملیت پر اشارہ ہی خواہ فدیہ کی کاملیت ہو یا خوشبو کی ✤

پہلے حکم ہوا تھا کہ مٹی کی قربان گاہ ہووے اور اگر پتھروں کی ہووے تو تراشے ہوئے پتھر نہ ہوویں اور یہہ کہ کوئی پوڑی یا سیڑھی قربان گاہ پر نہ ہووے (خروج ۲۰-۲۴سے ۲۶) جب پوڑی نہوئی تو ضرور بطور سلامی کے ہوتی تھی تاکہ خدا کی کاریگری ہووے نہ انسان کی دانائی ✤

THE ALTAR OF BURNT OFFERING.
SCALE 1/4 OF AN INCH TO A FOOT.

Exodus XXVII. 1-8

پہلے مٹی کی قربان گاہ کا حکم اِس لئے ہوا کہ خدا نے زمین کو اِنسان کی پرورش کے لئے بنایا تھا اور جب انسان نے زمین پر گناہ کیا تو زمین اُسکے گناہ کی گواہ تھی اور اسی لئے بعد گناہ کے حکم ہوا کہ تو زمین میں واپس جا جس سے تو نکلا ہے تو خاک ہے اور خاک ہی میں پھر جاویگا (پیدایش ۳-۱۹) +

پس لازم تھا کہ قربانی کا خون زمین پیوے جب مٹی کی قربان گاہ بنائی گئی اور اُسپر جانور کی جان آدمی کی جان کے بدلے چڑہائی گئی تو زمین نے اُس قربانی کا خون پیا +

آدم کے گناہ کے سبب زمین لعنتی ہوئی (پیدایش ۳-۱۷) تو ضرور تھا کہ اُسکے خون کو پیوے جسپر فتویٰ ہوا۔ ہابیل کے خون نے زمین سے خدا کو پکارا تھا جسوقت زمین نے اپنا مُنہہ پسارا تھا کہ ہابیل کے قاتل کا خون پی لیوے (پیدایش ۴-۱۰ و ۱۱) + پر جب زمین نے قربانیکا خون کامل طور پر پی لیا تب خون کی آواز نے پھر خداوند کو پکارا نہ انتقام کے لئے مگر گناہوں کی معافی کے واسطے (عبرانی ۱۲-۲۴) +

لیکن اِسوقت پیتل کی قربان گاہ کا ذکر ہے یہہ قربان گاہ پھاٹک اور خیمہ کے درمیان کے میدان میں تھی یعنے خیمہ کے اندر نہ تھی مگر احاطہ میں اِسلئے کہ عام لوگ خیمہ کے اندر نہیں جا سکتے تھے لیکن اِس قربان گاہ تک قربانی چڑہانے کو بے دھڑک آسکتے تھے (فایدہ) یہاں سے ظاہر ہے کہ جن ایام میں خیمہ کھڑا تھا اُن ایام میں گناہ دنیا سے اُٹھایا نہ گیا تھا اگر گناہ اُٹھایا جاتا تو لوگ خیمہ کے اندر آسکتے پر وے تو

اگرکچھ ہی تو مسیح سب کچھ ہی اور بیشک وہ سب کچھ ہی بغیر اُس کے کچھ بھی نہیں ہی ✢

الغرض یہہ ہیکل کی قربان گاہ اِس دنیا پر مسیح کا نمونہ تھا مسیح نے اپنی پہلی آمد میں اِس قربانگاہ کا مطلب کامل طور پر پورا کردیا ✢

دوسری قربان گاہ جو سونے کی تھی جسکا ذکر آنیوالا ہی اور وہ عین قدس الاقداس کے پردیکے سامنے تھی اُسکے مدارج مسیح پردہ میں یعنے آسمان میں داخل ہو کے طے کرتا ہی اور عین جلال میں ہی اُسنے دنیامیں آکر الٰہی قہر کی برداشت کی پر آسمان میں جاکر اُسکا چہرہ بدل گیا جیسے پہاڑ پر بدلا تھا (متی ۱۷-۲) ✢

اِس ہیکل کی قربانگاہ کے چاروں کونوں پر چار سینگ تھے گنہگار لوگ بھاگ کر اُنکو تھام لیتے تھے اور پناہ چاہتے تھے (اسلاطین ۱-۵۱ و ۵۲) اِسکے سوا قوت اور شان شوکت کے نشان سینگ تھے دیکھو (استثنا ۳۳-۱۷ و ایوب ۱۶-۱۵ و ا سلاطین ۲۲-۱۱ و دانیال ۸-۲ و ۳ و ۷--۷ سے ۱۱ و زبور ۱۳۲-۱۷ مکاشفات ۵-۶ و ۱۲ وغیرہ) ✢

یہہ نشان تھا اِسبات کا کہ ہماری شوکت اور قوت اور پناہ مسیح کی قربانگاہ پر ہی دیکھو (لوقا ۱-۶۹) ہمارے اندر اپنی کچھ بھی طاقت نہیں ہی نہ شوکت ہی مگر ہمارے لئے سب کچھ مسیح خداوند میں ہی ✢

اکثر جانور جو ذبح کے لئے لائے جاتے تھے سینگ والے ہوتے تھے اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ لوگ اُنکے سینگوں کو مذبح کے سینگوں سے باندھتے تھے دیکھو (۱۱۸ زبور ۲۷) اِس میں بھی بھید ہی ✢

دوسری فصل

قربانی کے ذکر میں

قربانی کے جانور بیل یا برّے وحلوان وکبوتر وغیرہ ہوتے تھے اور یہہ شرط تھی کہ بے عیب ہوویں (احبار ۲۲-۱۹ اسے ۲۵) اور اِسکا سبب یہہ تھا کہ جانوروں کو خدا نے آدمی کی غذا اور اُسکے جسم کی پرورش کے لئے بنایا ہے- مناسب تو یوں تھا کہ آدمی کے بدلے آدمی مارا جاوے مگر کوئی آدمی بے عیب نہ تھا جو قربانی ہوسکتا اِس لئے خدا نے مہربانی کرکے آدمی کے عوض جانوروں کی قربانی کا حکم دیا اور بڑے زور کے ساتھہ بے عیبی کی شرط لگائی کہ اندھا یا لنگڑا یا دُبلا وغیرہ عیوب سے پاک ہو اور اِس سے اُسنے یہہ سکھلایا کہ بے عیب قربانی میں چاہیئے ہوں جو تم نہیں دیسکتے جسکا بندوبست میں آپ ہی کرونگا اور جانوروں کی قربانی جو حقیقی قربانی کے عوض میں نمونہ کے طور پر مقرر کرتا ہوں اُس سے یہہ بھی سکھلایا جاتا ہی کہ جیسے جانور آدمی کے جسم کی پرورش کے لئے ہیں ویسے ہی وہ حقیقی قربانی جو ہونیوالی ہی آدمی کی روح کی پرورش کے لئے ہوگی- پس جیسے ہر جسمانی بات روحانی مطلب پر اشارہ تھا ایسے ہی جسمانی قربانی جانوروں کی حقیقی قربانیکا عکس یا سایہ تھا +

پس مسیح خداوند خدا کی طرف سے برّہ بھیجا گیا جو بیداغ اور بے عیب تھا (۱ پطرس ۱-۱۹ اور یوحنا ۱-۱۹) اگر مسیح میں ذرا سا بھی عیب ہوتا تو قربانی نامقبول ہوتی اور

مقبولیت اور ابدی زندگی سب کچھہ مسیح کے خون سے حاصل ہوتی ہیں +

یہہ پیتل کی قربان گاہ سنط کی لکڑی سے بنائی گئی تھی جو پانچ ہاتھہ لمبی اور پانچ ہاتھہ چوڑی اور تین ہاتھہ اونچی یعنے مربع اور پایدار تھی۔ اُسپر پیتل مڑھا ہوا تھا پیتل ایک دھات ہی جو آگ کی برداشت کرسکتا ہی پر لکڑی برداشت آگ کی نہیں کرسکتی اور یہہ مسیح کا نمونہ تھا کہ وہ انسان اور خدا ہوکے یہہ کام کریگا کیونکہ اگر اُسمیں الوہیت نہوتی تو اُسکی انسانیت اِس خدا کے قہر کی آگ کی برداشت ہرگز نہ کرسکتی لیکن خدا ہوکے اُسنے برداشت کی اور مردوں میں سے جی اُٹھا +

اِس مقام پر پیتل سے وہی مطلب ہی جسکا ذکر پیتل کے سانپ کے بیان میں ہوا جسکے دیکھنے سے بنی اسرائیل کو نجات ہوئی +

دیکھو مسیح کے حق میں کیا لکھا ہی کہ اُسکے پاؤں خالص پیتل کے سے تھے جو تنور میں دہکایا ہوا ہو (مکاشفات ۱۔۱۵) +

ضرور تھا کہ مسیح اپنے لئے اپنی قربان گاہ ہووے کیونکہ وہ جو خدا کا بیٹا اور خدا و انسان بھی تھا جسنے ایسا بڑا بوجھہ اُٹھایا کونسی قربانگاہ جہان میں تھی کہ اُسکی برداشت کرسکتی اِسلئے اُسنے اپنی برداشت کی اور آپ ہی اپنی قربانگاہ ہوا +

اکثر لوگ اِسبات سے ناواقف ہیں کہ وہ کونسا بوجھہ تھا جسنے مسیح کو صلیب پر دبایا پر وے اِسبات سے بیخبر ہیں کہ ایک چھوٹے سے چھوٹا گناہ بھی ایسا بوجھہ رکھتا ہی جو خیال سے باہر ہی اور اِس ذرا سے گناہ کا بوجھہ گنہگار کو ابدی زمانوں تک دباتا ہی +

لیکن اِس قربان گاہ نے بے شمار گناہوں کو اُٹھالیا اور تمام جہان کا گناہ اُسپر تھا اور انتقام لینیوالے غضب الٰہی کی پوری آگ اُسپر پڑی ساری دنیامیں اسقدر طاقت نہ تھی کہ اُسکی برداشت کرسکتی تمام فرشتے بھی اِس بوجھہ کی برداشت نہ کرسکتے تھے۔ اُسکی انسانیت جو کامل انسانیت تھی اُسکی بھی یہہ مجال نہ تھی کہ اِس بوجھہ کی برداشت کرے ہاں اُسکی الوہیت نے اُسکی انسانیت کو اِس غضب کے بوجھہ تلے نیست نہ ہونے دیا +

دیکھو مسیح وہی حقیقی پیتل کی قربان گاہ ہے جسپر کامل قربانی کامل غضب کے ساتھ چڑھائی گئی اور اُس قربان گاہ نے الٰہی غضب کی آگ کی برداشت کرلی +

دیکھو مسیح وہی قربانی ہے جو تمام جہان کے گناہوں کے لئے خداکیطرف سے دیگئی +

پھر دیکھو مسیح کاہن بھی آپ ہی ہے جسنے اِس قربانی کو گذرانا کیونکہ حقیقی قربانگاہ پر حقیقی قربانی چڑہانے کے لئے حقیقی سردار کاہن چاہئے +

پس وہ آپ ہی قربان گاہ اور آپ ہی قربانی اور آپ ہی سردار کاہن ہے اِسلئے صرف ایک مسیح انسان کو کافی ہے سب کچھہ اُس سے پاتے ہیں +

لیکن حقیقی قربان گاہ کے مقابلہ میں شیطان ہمیشہ جھوٹی قربانگاہیں کھڑی کردیا کرتا ہے۔ اُسنے ایک جھوٹی ریاضت کی قربانگاہ کھڑی کی ہے اور طرح طرح کی خیالی راستبازیوں کی قربان گاہیں بنائی ہیں اور فریب خوردہ لوگ اُنپر بہت سی قربانیاں گذرانتے ہیں پر سب کچھہ لاحاصل اور بیفایدہ ہے +

نہیں آسکتے تھے پندرہ سو برس تک سوا سردار کاہن کے کوئی بشر پاکترین جگہ میں
خدا کے روبرو نہیں گیا پر جب مسیح آیا اور اُسنے کامل قربانی چڑھاکر آسمان کی راہ
کھولدی تو اُسوقت سے لوگ خدا کے روبرو جا سکتے ہیں (عبرانی ۱۰-۱۹) +

یہودیوں کی تمام عبادت کے سامان میں سب چیزوں سے زیادہ یہہ ہیکل
کی قربان گاہ کارآمد تھی وے بغیر قربان گاہ کے کچھہ نہیں کر سکتے تھے روزمرہ
کی بندگی اور عیدوں کے وقت کی عبادت بھی بدون قربان گاہ کے جایز نہ تھی +
قربان گاہ ایسی جگہ تھی جہاں گنہگار آدمی اور خدا کی گویا ملاقات ہوتی تھی وہاں
گرے ہوئے آدمی بحال کئے جاتے تھے اور خدا کی رفاقت اور برکت کی سرفرازی
حاصل کرتے تھے +

عبرانی زبان میں قربان گاہ کو مذبح یعنے جانوروں کے ذبح کرنے کی جگہ کہتے
ہیں جہاں پر جانور قربانی کے ذبح کر کے خداوند کی میز پر رکھے جاتے تھے +

(فایدہ) زندگی ہمیشہ موت کے وسیلہ سے میسر ہوتی ہی سب قربانیوں پر اور
مسیح کی موت اور زندگی پر غور کرنے میں نتیجہ نکلتا ہی کہ زندگی کی راہ موت میں سے
ہی جب خون بہایا جاتا ہی تب کفارہ ادا ہوتا ہی (احبار ۸-۱۵) +

اِسکے لئے اور ایک لفظ بھی مقرر ہی یعنے سوختنی قربانی کی قربانگاہ عبرانی میں اسکے
خاص معنی ہیں وہ جو چڑھہ جاتا ہی پس سب کچھہ اِس قربانگاہ پر جو نیست اور بھسم ہو جاتا ہی
وہ خدا کے حضور میں چڑھہ جاتا ہی تاکہ خدا کے لئے خوشبو ہووے (خروج ۲۸-۱) +

اس سے مراد یہی ہے کہ مسیح کی موت خدا کے آگے مقبول ہوئی کہ جب ہمارے گناہوں کو اُٹھا کر ہمارے ہی خاطر صلیب پر چڑہا (۱ پطرس ۲-۲۴ و عبرانی ۹-۱۸) ہمارے بدلے اُسپر موت آگئی تاکہ ہم سے خدا کا قہر دور ہووے ٭

یہہ پیتل کی قربان گاہ عام قربان گاہ تھی سب کے سامنے پھاٹک کے اور خیمہ کے درمیان میدان میں ٭

مسیح کی موت کونے میں نہیں ہوئی بلکہ یروشلم کے باہر سب لوگوں کے سامنے وہ ہمارے گناہوں کے لئے قربانی ہوا (اعمال ۲۶-۲۶) ٭

یہہ پیتل کی قربان گاہ ایک ہی قربان گاہ تھی کوئی دوسری قربان گاہ اُسکی نظیر اور شریک اور اُسکے مساوی نہ تھی وہ صرف ایک ہی تھی ٭

مسیح خداوند ایک ہی درمیانی اور اکیلا وہی کفارہ ہے کوئی دوسرا اُسکا شریک نہیں ہے خدا کی ایک ہی قربانگاہ ہے نہ بہت سی کسی پیر فقیر یا خانقاہ یا حج وغیرہ کو ہم نہیں جانتے کیونکہ کسی چیز کے وسیلہ گناہ دفع نہیں ہو سکتے مگر صرف مسیح کے وسیلہ سے جو اکیلا قربانگاہ اور آپ ہی قربانی ہے ٭

خدا کے گھر میں داخل ہونیوالوں کے لئے احاطہ کے اندر رکھتے ہی سامھنے قربان گاہ تھی جس سے یہہ مطلب تھا کہ گناہوں کی معافی اور درگاہ الٰہی میں دخل بدون لہو بہائے جانیکے ناممکن ہے ایک ہی راہ ہے جس سے خدا کے گھر میں جا سکتے ہیں اور وہ قربانی کی راہ ہے (عبرانی ۹-۱۲) اور یہہ سب قربانیاں مسیح کے کفارہ کے نمونے تھے پس نجات اور الٰہی درگاہ میں دخل اور پاکیزگی اور

دین عیسائی ساری خوبیوں سے خالی رہجاتا پر اُس میں کچھہ عیب پایا نہ گیا اُسکی کامل عصمت پر تمام پیغمبر جو اُس پہلی دنیا میں اُسکے خادم ہوکے حاضر آئے تھے الہام سے گواہی دے گئے ہیں اُسکے شاگرد جو اُسکے ساتھہ دنیا میں رہے اُنہوں نے اُسکی عصمت پر گواہی دی ہی اُسکے دشمن بھی جو اُس سے سخت مباحثہ دنیا میں کرتے تھے اور اُنکے مباحثے انجیل میں مذکور ہیں اُنسے بھی خوب ثابت ہی کہ وہ بیگناہ تھا کوئی عیب وہ اُسکا بیان نہ کر سکے اور آج تک تمام جہان میں جو علما محققین پیدا ہوئے اور اُنہوں نے مسیحی دین کو خوب کھود کھود کے دریافت کیا سب نے اُسکی کامل عصمت پر گواہی دی ہی پس وہ جو آدمی کے عوض پاک آدمی کی قربانی درکار تھی اور جسکی عدم موجودگی کے سبب جانوروں کی قربانی دیجاتی تھی اب مسیح میں جو کامل انسان اور کامل خدا تھا اور خدا کا برہ ہوکے دنیا میں آیا کہ جہان کا گناہ اُٹھا لیجاوے پوری ہوئی ÷

حکم تھا کہ گنہگار شخص جب قربانی لاوے تو اپنا ہاتھہ قربانی کے سر پر دھرے (احبار ۱-۴) ÷

ہاتھہ ایک آلہ ہی کچھہ دینے اور کچھہ لینے کا یعقوب نے افرائیم و منسّی کے سر پر ہاتھہ رکھہ کے برکت دی (پیدایش ۴۸-۱۴) مسیح نے بچوں کے سر پر ہاتھہ رکھہ کے برکت دی (متی ۱۹-۱۵) ہاتھہ رکھکر بیماریاں رفع کی گئیں اور نعمتیں ملیں (متی ۹-۱۸ مرقس ۶-۵ و اعمال ۹-۱۲) ہاتھہ رکھنے سے روح القدس نازل ہوئی (اعمال ۱۹-۶)

کبھی کبھی ہاتھ رکھکر پاک عہدے بخشے گئے (گنتی ۲۷-۱۸ و اعمال ۶-۶ و ۱تمطاؤس ۵-۲۲)✣

اسیطرح جب گنہگار لوگ خدا کے سامنے قربانی لاتے تھے تو اپنے گناہوں کا اقرار کر کے اُسکے سر پر ہاتھ رکھتے تھے تاکہ اپنے گناہ اُس جانور کے سر پر رکھیں تب تو جانور کی موت آدمی کی موت کا قرض ادا کرے جب یوں اُسکے سر پر گناہ رکھے جاتے تھے تب وہ بیگناہ جانور انسان کے گناہ کے عوض مارا جاتا تھا ✣

اب اگرچہ مسیح خدا کا برہ دنیا میں آگیا توبھی یہہ نہایت ضروری بات ہی کہ آدمی اپنے گناہوں کا اقرار کر کے توبہ کے ساتھہ ایمان کا ہاتھہ اُسپر رکھے اور جو کچھہ اُسنے کیا ہی سب اُسپر ڈالدے تب اُسکی موت سے فایدہ اُٹھاویگا ✣

وہ راستباز سب ناراستوں کے لئے موا ہی (۱ پطرس ۳-۱۸) وہ ہمارے گناہوں کے سبب گھایل ہوا اور ہماری بدکاریوں کے باعث کچلا گیا اور خداوند نے ہم سب کی بدکاریاں اُسپر لادیں (یشعیا ۵۳-۵ و ۶) اُسکا لہو ہمارے گناہوں کی معافی کے لئے بہایا گیا (متی ۲۶-۲۸) وہ جو گناہ سے واقف نہ تھا ہمارے بدلے خدا نے اُسے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُسمیں شامل ہو کے الٰہی راستبازی ٹھہریں اب اُسکا لہو ہمکو سارے گناہوں سے پاک کرتا ہی (۱ یوحنا ۱-۷) اُسنے ہمارے بدلے اپنی جان دی (کلسی ۵-۲۵ یوحنا ۱۰-۱۱ و ۱۵) اِسلئے ہماری سزا مطلق اُٹھہ گئی اور ہم اُسمیں مقبول ہو گئے (احبار ۱-۴ و افسی ۱-۶) ✣

اب خدا ہمیں مسیح میں دیکھتا ہی نہ الگ جسقدر وہ خدا کا مقبول ہی اُسیقدر ہم بھی

اُسمیں ہو کے مقبول و منظور نظر ہیں اگر خدا اُس سے خوش ہی تو ہم سے بھی راضی ہی اگر خدا اُسکا مخالف نہیں تو ہمارا بھی مخالف نہیں ہی جسقدر اُسے عزیز رکھتا ہی ہمیں بھی عزیز رکھتا ہی (یوحنا ۱۷۔۲۳) ✣

مسیح نے ہمارے ساتھہ مبادلہ کر لیا ہی جو کچھہ ہمارے پاس تھا یعنے گناہ و نالایقی وغیرہ سب مسیح نے لے لیا اور اُسے قہر الٰہی کی آگ میں جلا دیا۔ اور جو کچھہ اُس کا تھا یعنے راستبازی و پاکیزگی لیاقت صداقت اور ابدی زندگی وہ سب اُسنے ہمیں بخشدی ✣

وہ اسیواسطے خدا ہو کے آدمی کی شکل میں آیا تھا تاکہ ہمارے لئے قربانی ہو جاوے اور ہم نے صرف اِسقدر کام کیا ہی کہ اپنے ایمان کا ہاتھہ گناہ کے اقرار کے ساتھہ اُس خدا کے برہ پر رکھا۔ اب اگرچہ آدمی کیسا ہی گنہگار کیوں نہو اگر اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہی تو اِس خدا کے برہ پر اپنا ایمان کا ہاتھہ رکھے یعنے اُسپر ایمان لاوے اُسے کفارہ سمجھہ کر تو ابدی زندگی اُسکی ہو گی اور خدا اُسکا کوئی گناہ اُسکے ذمہ پر نرکھیگا بلکہ وہ مسیح میں ہو کے پاک ٹھہریگا اور آیندہ کو اِس پاک قربانی کا گوشت و لہو روحانی اور باطنی طور سے کھا پی کے ایسی قوت حاصل کریگا کہ گناہ کا مغلوب نہوگا بلکہ اُسپر غالب آویگا اور ہر غالب پر غالب ہوگا ✣

کاہن کا یہہ کام تھا کہ قربانی کا خون جمع کر کے قربانگاہ پر چھڑکے اور یہہ بات تو ظاہر ہی کہ بدن کی حیات لہو میں ہی (احبار ۱۷۔۱۱) پس جس چیز سے جان کا کفارہ ہوتا ہی وہ لہو ہی جب قربانی کے جانور کا لہو دیا گیا تو اُسکی جان اِسکی جان کا بدلا ہوئی

L NDON

C PRIEST OF SR EL

Leviticu Ch XVI

تب اُس آدمی کی خطا کا کفارہ ہوا اور آدمی اِسکے وسیلہ سے بخشا گیا (احبار ۴-۵-۲۶ و ۵-۱۳ و ۱۶-۱۱) *

پہلی چیز جسکو لوگ خدا کے احاطہ میں داخل ہوتے ہی دیکھتے تھے وہ لہو تھا ساری زمین چار طرف لہو سے لال نظر آتی تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ سب کے سب اِنسان گنہگار ہیں اور سب پر گناہ کے سبب موت کا فتویٰ ہی پر قربانی کے جانور کی موت سے گنہگار آدمی بچتے ہیں اور قربانی کی جان آدمی کی جان کے بدلے مقبول ہوئی ہی ایک ایسی چیز کی جان جو محروم نہیں ہی اُس آدمی کی جان کے بدلے جو گناہ کے سبب درگاہ الٰہی سے محروم ہی لی گئی ہی اور یوں آدمی کی جان پھر اُسے بخشی گئی ہی تاکہ خدا سے صلح پا کے اُسکی رفاقت حاصل کرے۔ انسان و جانور میں کیا نسبت ہی کچھہ موفقت اور برابری نہیں ہی جانور میں یہہ لیاقت نہیں ہی کہ انسان کا ہم وزن ہووے اور جانور کی مرضی بھی نہیں ہی کہ اِنسان کا فدیہ ہووے تو بھی انسان نے خدا کی مرضی اور تجویز کے موافق جانور کی جان دیکر گناہ سے مخلصی حاصل کی *

مسیح خداوند تو نہ صرف آدمی کے برابر بلکہ بدرجہا اُس سے افضل و اعلیٰ ہی اور دیدہ و دانستہ اپنی مرضی سے قربان ہوگیا تو مسیح کی قربانی آدمی کے لئے جانور کی قربانی کی نسبت کسقدر زیادہ مفید ہوگی حقیقت یہہ ہی کہ وہ سب جانور جنکی قربانی دیکر مسیح کی تشریف آوری اور صلیب سے پہلے بنی اسرائیل بچ گئے وہ سب ایسے حقیقی قربانی کے نمونے تھے اور وہی مسیح کی قربانی کی برکت تھی جو ظہور سے پہلے

نمونوں میں دکھلائی گئی تو اِس صورت میں نہ جانوروں کی قربانی سے بچ گئے مگر
مسیح سے بچگئے فرق اتنا رہا کہ اُنہوں نے تصویریں دیکھیں ہم نے عین کو دیکھا +
جب قربانی قربان گاہ پر رکھی جاتی تھی اور آسمان سے آگ نازل ہو کے اُسے
کھا جاتی تھی تو یہہ قبولیت کا بڑا نشان تھا +
آگ کبھی تو خدا کی مہربانی اور پاکیزگی کا نشان ہے اور کبھی قہر و غضب کا نشان
(عبرانی ۱۲-۲۹) +
اور یہہ آگ کبھی نہیں بجھتی (احبار ۶-۱۳) اور ظاہر ہے کہ گنہگار لوگ آگ میں
جلائے جاتے ہیں +
نتیجہ یہہ ہے کہ گناہ کا حاصل آگ ہے جب آگ آدمیوں پر نازل ہووے تو یہہ
قہر کا نشان ہے لیکن جب قربانی پر نازل ہووے تو مہربانی اور عفو اور شفقت کا نشان
ہے (احبار ۹-۲۴) میں لکھا ہے خداوند کے حضور سے آگ نکلی اور مذبح کی سوختنی قربانی کو
کھا گئی اور ساری جماعت نے دیکھا اور للکاری اور منہہ کے بل گری دیکھو (قاضی ۱۳-۱۹) +
پھر دیکھو کہ جب سلیمان دعا مانگ چکا تو آسمان سے آگ اُتری اور سوختنی قربانی
اور ذبیحوں کو کھا گئی (۲ تواریخ ۷-۱) اور جب الیاس نے کوہ کرمل پر قربانی کی تھی
تب خداوند کی طرف سے آگ نازل ہوئی اور اُسنے سوختنی قربانی اور لکڑیوں اور
پتھروں اور مٹی کو جلا دیا تھا اور خندق کا پانی چاٹ لیا تھا (۱ سلاطین ۱۸-۳۸) +
پر کبھی کبھی یہہ آگ نہ صرف قربانی پر بلکہ آدمیوں پر بھی نازل ہوئی ہے جیسے آگ

آسمان سے اُتری اور پچاس آدمیوں کو کھا گئی (۲ سلاطین ۱-۱۰) اسیطرح ناداب و ابیہو کے ساتھ ہوا کہ خداوند کے حضور سے آگ نکلکر اُنہیں کھا گئی اور اسیطرح ایک دفعہ بنی اسرائیل پر آگ اُتری تھی اور اڑھائی سو آدمیوں کو کھا گئی تھی (گنتی ۱۱-۱ و ۱۶-۳۵)+

الحاصل جب آگ قربانی پر اُتری تو آدمی کی سلامتی ہوئی اور جب آدمی پر اُتری تو اُسکی ہلاکت آئی - اسیطرح خدا کے سارے قہر کی آگ حقیقی قربانی یعنے مسیح خداوند پر اُتری تھی اور اِس سے ہم سبھوں کی سلامتی ہوئی جو اُسکی قربانی پر ایمان رکھتے ہیں پر جو لوگ اُسے اپنی قربانی نہیں جانتے اور نہیں مانتے وہ اُنکے لئے قربانی نہیں ہو اِس لئے الٰہی غضب کی آگ اب اُنپر اُترنیوالی ہو +

پس ای بھائیو اگر غضب کی آگ سے بچنا چاہتے ہو تو حقیقی قربانیکے برہ پر ہاتھ رکھو تا کہ آگ تم پر نازل ہو لکھا ہی کہ جو کوئی بیٹے پر ایمان لاتا ہی ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہی اور جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا حیات کو نہ دیکھیگا بلکہ خدا کا قہر اُسپر رہتا ہی +

تیسری فصل

بیتیل کی قربان گاہ کی تقدیس کے ذکر میں

(خروج ۲۹-۳۷ و ۳۶ و ۳۰-۲۸ و ۲۹ و ۴۰-۱۰) جب قربان گاہ کی تقدیس ہوئی تب اُس سے نذر پاک ہونے لگی اور اِسکا ذکر مسیح خداوند نے یوں کیا ہی کہ ای نادانو اور اندھو کون بڑا ہی نذر یا قربان گاہ جو نذر کو پاک کرتی ہی (متی ۲۳-۱۹) +

مسیح خداوند جو آپ ہی ہماری قربان گاہ ہی اور آپ ہی قربانی ہی جسکا ذکر اوپر ہو چکا
اُسنے آپ ہی اپنی تقدیس کی ہی (یوحنا ۱۷-۱۹) اُنکے واسطے میں اپنی تقدیس کرتا ہوں
تاکہ وے بھی سچائی سے مقدس ہوویں۔ تقدیس سے یہہ مطلب نہیں ہی کہ اُس میں کسی
قسم کی ناپاکی تھی اور وہ اُس سے پاک ہوا ہرگز نہیں مگر تقدیس عہد عتیق کی اصطلاح
میں تخصیص کو کہتے ہیں پس معنے یہہ ہیں کہ میں آپ کو قربانیکے لئے نیاز اور مخصوص کرتا ہوں+
حکم تھا کہ قربان گاہ کی قربانیوں میں سے کاہن بھی کھاویں (استثنا ۱۸-۳) اِس
آیت کے موافق شانہ اور کنپٹیاں اور اوجھہ کاہن کا تھا پھر (احبار ۷-۳۱) میں ہی سینہ
ہارون اور اُسکے بیٹونکا ہی اور دہنا شانہ کاہن کا اور یہہ دستور بنی اسرائیل کے لئے ہمیشہ
کو ہی +

پس ہم جو حقیقی اسرائیلی ہیں ہماری ایک قربان گاہ ہی یعنے مسیح (عبرانی ۱۳-۱۰)
اور وہی ہماری قربانی بھی ہی وہ خدا باپ کی طرف سے بھیجا ہوا برہ ہی جس کو ہم نے
ایمان کے ہاتھہ سے قبول کیا ہی +

ہم بھی اِس قربان گاہ سے حصہ پاکر کھاتے ہیں پولوس رسول کہتا ہی کہ وے
جو خیمہ کی خدمت کرنیوالے ہیں کیا اُنکا یہہ اختیار نہیں کہ اِس ہماری قربان گاہ سے
کھاویں کیونکہ اُنکا نمونہ اور سایہ تو گذر گیا اب حقیقی قربان گاہ رکھی گئی ہی یعنے مسیح
پس جس نے حقیقی کو پایا اب اُسکا سایہ سے کیا علاقہ ہی +

(ف ا) عشاء ربانی کی پاک میز قربان گاہ نہیں ہی کیونکہ بہت قربانگاہیں نہ تھیں مگر

ایک اور وہ مسیح ہی ہاں یہہ پاک میز خداوند کا دسترخوان ہی نہ قربان گاہ (اقرنتی ۱۰-۲۱)
بعض لوگ میز کو قربانگاہ بتلاتے ہیں پر وے دین مسیحی کی منزلت سے ناواقف ہوکے
اُسکی بیعزتی کرتے ہیں قربان گاہ قربانی کو پاک کرنیوالی ہی جیسے اوپر بیان ہوا پس کیا ہماری
لکڑی کی میز جو گرجوں میں رکھی ہی وہ مسیح کو پاک کرتی ہی معاذ اللہ ہرگز نہیں ❊

(ف ۲) مسیح کی لکڑی کی صلیب کو بھی قربان گاہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ اُسنے
نہ تو مسیح کو پاک کیا اور نہ الٰہی غضب کی آگ کو برداشت کیا ہاں وہ ایک چھُری تھی جسنے
حقیقی اضحاق کو ذبح کیا اور مسیح آپ قربانی اور آپ قربان گاہ تھا ❊

(ف ۳) جو چیز میز پر کھائی جاتی ہی یعنے روٹی اور وین وہ بھی قربانی نہیں ہی
ہاں وہ قربانی کی یادگاری ہی روحانی قربانی روح میں کھائی جاتی ہی اور اُس کا
اظہار اِس روٹی اور وین سے کیا جاتا ہی۔ پس وے لوگ جو ایسی باتیں بولتے ہیں
اُنہیں نادان اور اندھا کہنا درست ہی کہ ای نادانو اور ای اندھو کون بڑا ہی نذر یا قربانگاہ ❊

ہماری ایک قربان گاہ ہی (عبرانی ۱۳-۱۰) یعنے مسیح اور وہی قربانی ہی جو آخری
زمانہ میں ایکبار ظاہر ہوا کہ آپ کو قربان کرے اور گناہ کو نیست کرے (عبرانی ۹-۲۶و۲۸) ❊

اگر ہم لوگ کاہن ہوکے مسیح کی موت کے وسیلہ کچھہ شکرانہ اور قربانی خدا کو نذر
گذرانیں تو اسی قربان گاہ پر رکھتے ہیں (مکاشفات ۱-۵و۶ و ۱ پطرس ۲-۵و۹)
ہم اِس قربانگاہ پر خیرات کی نقدی اور آبدیدہ اور دعا و شکرگذاری نذر گذرانتے ہیں
اور وہ سب مسیح کے وسیلہ سے مقدس و مقبول نذر ہیں (فلپی ۴-۱۸) اور

اِسی قربانیوں سے خدا کی خوشنودی ہی (عبرانی ۱۳-۱۵ و ۱۶ و رومی ۱۲-۱)

چوتھی فصل

پیتل کے حوض کے بیان میں

(خروج ۳۰-۱۷ سے ۲۱ و ۳۸-۸) خدا کے کلام سے ظاہر ہی کہ اکثر سونے کے ظروف مسکن کے اندر تھے اور چاندی و پیتل کے باہر تھے ✣

پیتل سے پایداری اور مضبوطی مراد ہی اور سونا جلال و بیش قیمتی ہونیکا نشان تھا (۷۰ زبور ۱۶ و اسلاطین ۴-۱۳ قاضی ۱۶-۲۱ مکاشفات ۱-۱۵) ✣

یہہ پیتل کا حوض عورتوں کی آئینوں سے بنایا گیا تھا جو خیمہ کے دروازے پر خدمت کرتی تھیں ✣

عورتیں اکثر وے چیزیں خدا کے لئے دیتی ہیں جو قابل نمائش اور اُنکی آرایش کی ہیں پس جو چیزیں آدمی کو پیاری ہیں وہی خدا کو دینا چاہئیں ✣

اِس حوض سے مطلب یہہ تھا کہ کاہن لوگ اِسمیں اپنے ہاتھہ پیر دھوویں اور پاکیزگی حاصل کرکے قربان گاہ پر خدمت کرنے کو خیمہ کے اندر جاویں تاکہ نہ مریں کیونکہ اگر بغیر ہاتھہ پیر دھوئے جاویں تو مرینگے گویا یہہ اُنکی عبادت اور خدمت کے لئے وضو کی جگہہ تھی ✣

یہہ حوض پھاٹک اور قربانگاہ کے درمیان تھے قربانی کی خدمت سے پیشتر

THE LAVER

Exodus XXX 18 21

W R CKE LONDON
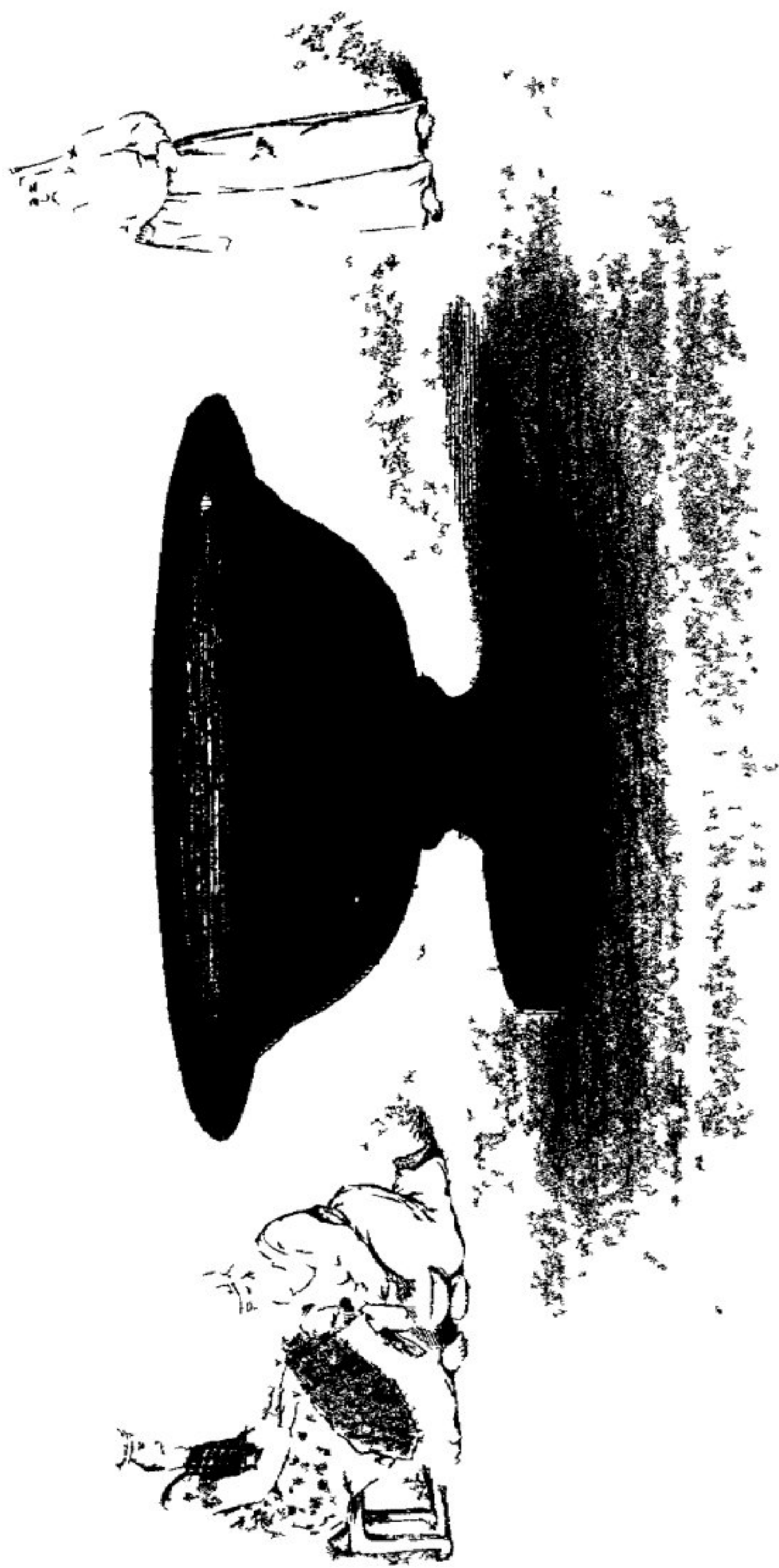
اِسمیں ہاتھہ پاؤں دھونا ضرور تھا تاکہ خدمت الٰہی کے لایق ہوویں (خروج ۳۰-۲۰) خدا پاک ہی اُسکے نزدیک آلودگی نہیں آسکتی اِس لئے اُسنے جو ہم سے پاکیزگی چاہتا ہی ہمارے لئے حوض بھی طیار کیا تھا کیونکہ ہماری اور کاہنوں کی خدمت کی قبولیت پاکیزگی پر موقوف ہی *

خدا نے اِس حوض میں ہاتھہ اور پیر دھونے کا حکم دیا تھا اور کسی عضو کا ذکر نہیں اگرچہ تمام اعضا کی پاکیزگی درکار ہی تو بھی اِن دو عضوؤں کی خصوصیت سے یہہ مطلب ہی کہ ہاتھہ سے کاہن لوگ قربانی چڑھاتے اور خدمت کرتے تھے اور پیروں سے خیمہ گاہ کی زمین پر چلتے پھرتے تھے اور یہہ اشارہ تھا کہ تمہارا معاملہ اور تمہاری رفتار پاکیزگی کے ساتھہ خدا کے لئے ہووے *

یہہ ہاتھہ پیر کی ظاہری پاکیزگی دلی پاکیزگی کا نمونہ تھا جو حقیقی اسرائیل سے مطلوب ہی (۲۶ زبور ۶) میں ہی میں بیگناہی میں اپنے ہاتھہ دھوؤنگا تب میں ای خداوند تیرے مذبح کا طواف کرونگا (پھر زبور ۲۴-۳) میں ہی خدا کے مکان مقدس پر کون کھڑا رہ سکتا ہی وہی جسکے ہاتھہ صاف اور دل پاک ہی پس داؤد پیغمبر نے صاف بتلا دیا کہ خدا باطنی پاکیزگی کا طالب ہی تب ہم سمجھہ گئے کہ وہ ظاہری وضو اِسی باطنی وضو کا نمونہ تھا جو اب سچّے عیسائی کیا کرتے ہیں *

اب یہہ بات معلوم ہوگئی کہ گناہوں کے وبال سے رہائی اور مخلصی قربانی کے لہو کے سبب سے ہوتی ہی مگر پاکیزگی و طہارت پانی سے ہوئی ہی۔ لیکن لہو کہاں

سے آیا ذبح کئے ہوئے جانور سے (خروج ۱۷-۶) اور پانی کہاں سے آیا مار ے ہوئے چٹان سے اور یہہ جانور اور وہ چٹان ہر دو مسیح خداوند کے نمونے تھے جیسے اوپر بیان ہوگیا ہی پس مخلصی اور پاکیزگی ہر دو مسیح سے حاصل ہوتی ہیں +

جب اُسکی پسلی چھیدی گئی تو لہو و پانی دونوں نکلے تھے (یوحنا ۱۹-۳۴) لہو سے مخلصی اور پانی سے پاکیزگی حاصل ہوئی کیونکہ اگرچہ گنہگار نے لہو کے سبب گناہ کی سزا سے اور جہنم سے مخلصی پائی لیکن توبھی گناہ کا تخم اُسکے دلمیں موت تک رہتا ہی کیونکہ جب تک وہ دنیا میں ہی طرح طرح کی بدخواہشیں پیدا ہوتی رہتی ہیں اسلئے وہ پاکیزگی کا محتاج ہی کہ روز روز ہاتھہ پیر دھووے +

پانی سے کیا مطلب تھا - یہی خدا کی روح اور روحانی کلام کیونکہ وہ حوض آئینہ سے بنائے گئے تھے +

سچا آئینہ خدا کا کلام ہی جو ہر آدمی کو اُسکا ٹھیک ٹھیک حال بتلاتا ہی کہ ہم آئینہ میں یعنے کلام میں دُھندھلا سا دیکھتے ہیں +

بلکہ حقیقی آئینہ کلام ہی ہی جو اندر کی ساری انسانیت کی کیفیت ظاہر کرتا ہی کہ میں کیا ہوں +

دیکھو بدون کلام کے کوئی آپ کو پہچان نہیں سکتا اگسطین صاحب کا قول ہی کہ کلام کے بہت پڑھنے سے دل میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہی - اور ہم اِس قول کو کیونکر قبول نہ کریں جبکہ ہمنے آپ کلام کے وسیلہ سے آپ کو جانا اور سب پاکیزگی دل

کے خیالوں کی اسی کے سبب حاصل کی ہی دیکھو (یوحنا ۱۷-۱۷) اُنہیں اپنی سچائی سے پاک کر کیونکہ تیرا کلام سچائی ہی +

اِس حوض میں کوئی دوسرا شخص بدون کاہنوں کے ہاتھ پاؤں دھو نہیں سکتا تھا اور کوئی آدمی کاہن بن بھی نہیں سکتا تھا جب تک کہ کاہنوں کے خاندان میں پیدا نہ ہووے +

اسی لئے ہمیں نیا جنم اور کاہنوں کے خاندان میں پیدا ہونا ضرور ہی (یوحنا ۳-۳) اور یہہ بھی لکھا ہی کہ نئے جنم کے غسل اور روح القدس کے سر نو بنانے سے بچاتا ہی (طیطس ۳-۳) +

دیکھو اول میں جبکہ ہارون اور اُسکے بیٹے مخصوص ہوئے تو موسیٰ نے ایک دفعہ اُنکا تمام بدن دھو ڈالا (خروج ۲۹-۴) مگر اِسکے بعد ضرور تھا کہ وے روز بروز اپنے آپ کو اُس حوض میں دھویا کریں +

اسیطرح جب عیسائی لوگ نئے جنم کا غسل پا چکتے ہیں اور مسیح کے کاہن ہو چکتے ہیں تو بھی اُنہیں روز بروز پیتل کے حوض میں ہاتھ پیر ضرور دھونا ہوتا ہی کہ وہ نہ مریں اور خدمت کر سکیں جیسے مسیح نے فرمایا (یوحنا ۱۳-۱۰) وہ جو دھویا گیا سوا پاؤں دھونے کے محتاج نہیں بلکہ سراسر پاک ہی - سچے عیسائی جنہوں نے نیا جنم پایا وہ دھوئے گئے اور سراسر پاک ہیں تو بھی روز ہاتھ پیر دھونیکے محتاج ہیں کہ حقیقی پیتل کے حوض میں جو مسیح ہی ہمیشہ ہاتھ پیر دھویا کریں اگر وے روز بروز

ہاتھہ پیر نہ دھوینگے تو البتہ روحانی موت سے مرجاوینگے (احبار ۸-۶ خروج ۳۰-
۱۸ و ۲۱) عیسایوں کی بندگی بدون اِس حقیقی وضو کے مقبول نہیں ہوسکتی +
بار بار لکھا ہی کہ ہاتھہ پیر دھویں تاکہ نہ مریں نہ صرف بڑی بڑی آلودگیوں سے
مگر تھوڑی تھوڑی گرد غبار سے بھی جو بیابانی سفر میں یا دیدہ و دانستہ یا بے معلوم
اُنپر گرتی ہی +

جب خیمہ میں خدمت کے لئے آتے تھے تو ایک وقت کے وضو دوسرے
وقت کے لئے کافی نہیں سمجھے گئے بلکہ ہر وقت تازے وضو ضرور تھے کیونکہ انسان
کبھی نہیں کہہ سکتا کہ میں الودہ نہیں ہوں پس سچّے عیسائی ہر روز وضو کرتے ہیں۔ اور
حقیقی وضو یہہ ہی کہ عمدی و سہوی خیالی و فعلی خطاؤں اور غلطیوں سے ہر روز
مسیح کے وسیلہ دعائیں مانگ کر معافی مانگتے ہیں اور ہر روز خدا کا پاک کلام پڑھتے
ہیں اور اپنے خیالات اور ارادوں کو اُسمیں دھوتے ہیں اور اُسکی روح پاک
کے وسیلہ سے پاک ہوکر اُسکی خدمت میں حاضر ہیں +

جسمانی پانی سے وضو کرنا مثل اہل اسلام کے اور خاص خاص تالابوں
اور دریاؤں میں غسل کرنا جیسے ہندو گنگا جمنا یا کسی تیرتھہ پر جاکر بامید پاکیزگی
نہاتے ہیں اِس سے روحانی پاکیزگی کبھی حاصل نہیں ہوسکتی کیونکہ روحانی اور
باطنی ناپاکی روحانی پانی سے دفع ہوتی ہی اور وہ کلام اللہ اور روح اللہ ہی +
جسمانی پانیوں کے غسل ایسے صابون ہیں جنہیں آدمیوں نے تجویز کیا ہی

اور وے روح کو صفائی نہیں بخش سکتے پر وہ حوض جو خدا کی مرضی سے ظاہر ہوئے
وہی ہے جس سے پاک ہوتے ہیں ✤

آدمیوں نے بہت سے حوض اور بہت سے چشمے مقرر کئے ہیں پر کاہنوں کو
ہرگز حکم نہ تھا کہ سوائے اُس پیتل کے حوض کے دوسری جگہ وضو کر سکیں کیونکہ یہی
جگہ پاکیزگی کے لئے مقرر ہوئی تھی سو اِس لئے ہم صاف صاف پکار کے کہتے ہیں
کہ سوا مسیح کے کسی دوسرے سے نجات اور پاکیزگی نہیں ہے ✤

(حزقیل ۳۶-۲۵) میں لکھا ہے میں تم پر صاف پانی چھڑکونگا اور میں تمکو ساری
گندگی سے پاک کرونگا اور میں تمہیں ایک نیا دل بخشونگا اور اپنی روح تم میں
ڈالونگا۔ اور اِسوقت یہہ معاملہ ہو رہا ہے کہ مسیح اپنی کلیسیا کو روحانی آب کے
غسل سے کلام کے ساتھہ پاک کر کے مقدس کرتا ہے (افسی ۵-۲۶) ✤

اُسنے شاگردوں کے پیر دھوئے اور فرمایا کہ اگر میں تجھے نہ دھوؤں تو میرے
ساتھہ تیرا حصہ نہیں ہے (یوحنا ۱۳-۸) ✤

سلیمان نے ایک پیتل کا حوض بنا کر اُسکا نام بحر رکھا تھا (۱ سلاطین ۷-۲۳)
وہ پانی سے لبالب بھرا تھا اور کبھی سوکھتا نہ تھا مگر ذکریا (۱۳-۱) میں ہے کہ
پانی کا ایک سوتا پھوٹ نکلیگا اِسوقت وہ سوتا نکلا ہے جو مسیح ہے جس سے روح پاک
کا پانی مثل بحر کے بہہ نکلا ہے اور لاکھوں آدمی اُسمیں پاک ہوئے اور ہوتے ہیں
لیکن ناسمجھ آدمی اِدھر اُدھر پاکیزگی تلاش کرتے پھرتے ہیں اور نہیں پاتے

اور نہ پاوینگے جب تک اِس پانی کے پاس نہ آویں ہرگز پاک نہ ہونگے بلکہ اپنے گناہوں کی ناپاکی میں مرینگے اور وہ ناپاکی ابدتک اُنکی روح کا لباس ہوگی اور وے کبھی خدا کی رفاقت کا مُنہہ نہ دیکھینگے کیونکہ وہ پاک ہی ناپاک اُسکی ہم نشینی نہیں کرسکتا +

جو کوئی خدا کے گھر میں آنا چاہتا ہی اُسکو ایک دروازہ چاہئیے سو وہ مسیح ہی (یوحنّا ١٠-٩) اور ایک راہ بھی چاہئیے وہ بھی مسیح ہی (عبرانی ١٠-٢٠) پھر قربانی چاہئیے اور ایک قربانگاہ بھی چاہئیے سو وہ بھی مسیح ہی اور غسل کے لئے ایک حوض بھی چاہئیے وہ بھی مسیح ہی اگر یہہ سب کچھہ انسان نے پایا تو وہ خدا کی حضوری میں جاسکتا ورنہ ہرگز نہیں جاسکتا +

پانی نہ صرف پاکیزگی اور روئیدگی میں زندگی ڈالنے کا وسیلہ ہی مگر اُسکی لہریں خدا کی عدالت اور آدمی کی ہلاکت کے نمونے بھی ہیں دیکھو نوح کے وقت تمام دنیا پانی کی موجوں میں غرق ہوئی لیکن نوح معہ آٹھہ شخصوں کے اُسی پانی سے جسمیں جہان غرق ہوا جیتا نکلا (١ پطرس ٢٠-٢١) +

فرعون جو خدا کا دشمن تھا معہ اپنے ساتھیوں کے لال سمندر میں ڈوب گیا لیکن خدا کے لوگ اُسی سمندر سے جیتے نکلے۔ یونس نبی نافرمانی کے سبب سمندر میں ڈبایا گیا اور پھر خدا کی حفاظت سے زندہ نکلا +

پس یہی پانی جسمیں نافرمان غرق ہوتے ہیں اور خدا کے غضب کا نشان ہی وہی پانی خدا کے لوگوں کے لئے پاکیزگی کا نمونہ ہی +
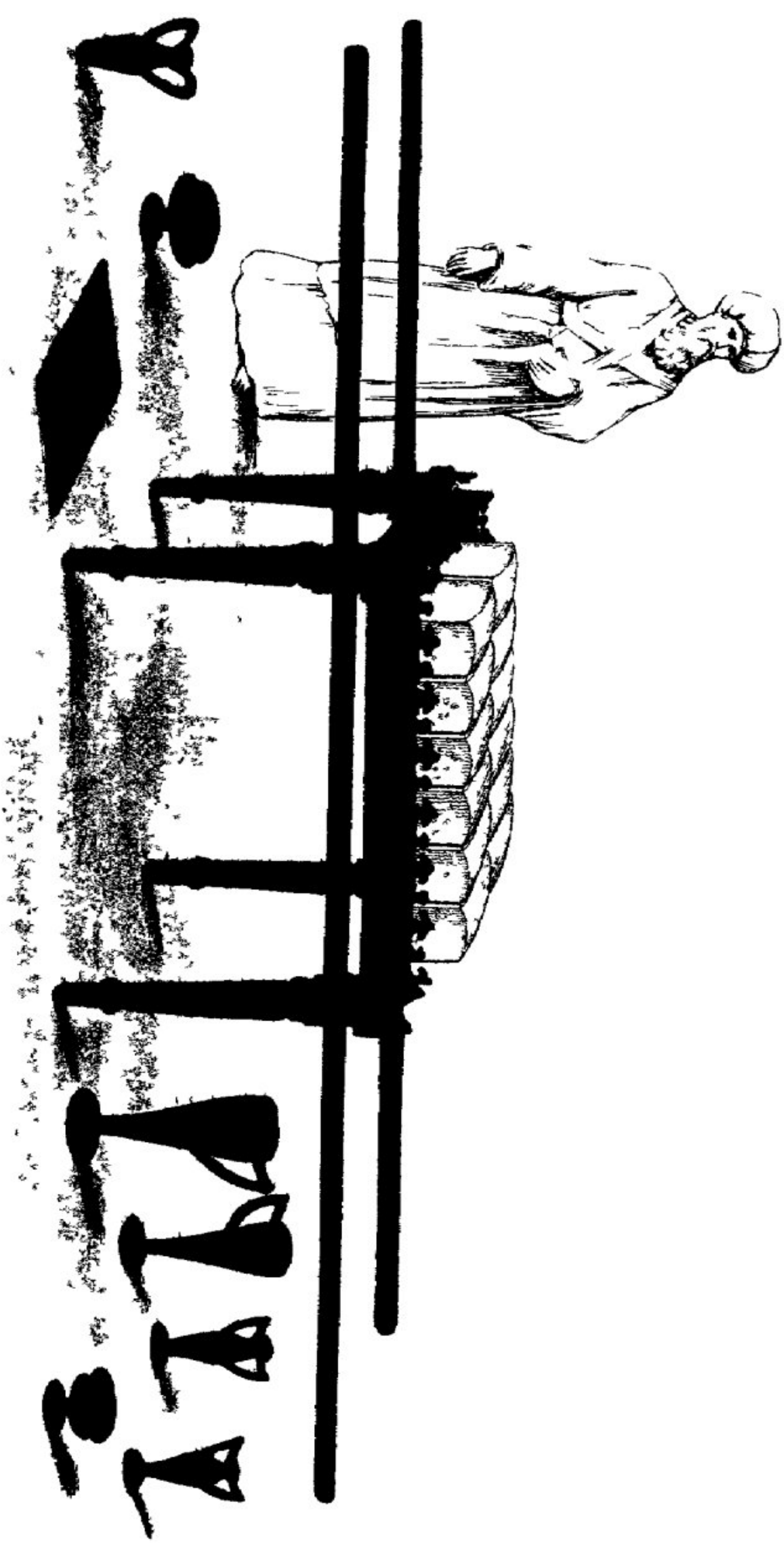
THE TABLE OF SHEWBREAD

SCALE 1/2 INCH TO A FOOT

یہہ میز دو ہاتھہ لمبی ایک ہاتھہ چوڑی دیڑھہ ہاتھہ اونچی تھی اور یہہ طول عرض
وبلندی خدانے تبلائی تھی نہ آدمیوں نے اپنی مرضی سے بنائی
اور یہہ میز شمعدان کے سامنے اُتر کی جانب پاک جگہ میں رکھی تھی تاکہ شمعدان
کی روشنی سے خوب نظر آوے ٭
خداہی کی روشنی سے آسمانی روٹی نظر آتی ہی ورنہ دکھلائی نہیں دیسکتی
(یوحنّا ۶-۳۶) ٭
اُس میز پر بارہ روٹیاں خدا کے روبرو ہمیشہ رہتی تھیں (خروج ۲۵-۳۰) یہہ
روٹیاں باریک میدے کی ہمشکل اور ہموزن ہوتی تھیں اور باترتیب میز پر رکھی جاتی
تھیں اور کاہن کے سوا اور کوئی اُنہیں کھا نہ سکتا تھا ٭
یہہ میز اور یہہ روٹیاں مسیح خداوند کا نمونہ تھا مسیح وہ زندہ روٹی ہی جو ہمیشہ خدا
کے سامنے مقدسوں کی روح کی غذا کے لئے دھری ہی ٭
یہہ باریک چھنے ہوئے میدے کی روٹیاں تھیں جس میں ذرا بھی بھوسا نہ تھا
اور یہہ میدہ اُسی گیہوں کا تھا جو زمین میں بویا گیا اور بڑھا اور پھولا اور تیار ہوا اور
پیسا گیا اور آگ میں پکایا گیا ٭
یہہ روٹیاں جو میدے کی تھیں مسیحی دکھوں کی کیسی تفسیر ہیں کہ وہ ہماری خاطر
کچلا گیا تاکہ ہماری خوراک بنجاوے اور اُسمیں کچھہ عیب نہ تھا ہمنے اُسی میں مقبولیت
پائی ہی (افسی ۱-۶) جیسے جسم کی خوراک روٹی ہی ویسے ہی روح کی خوراک مسیح ہی ٭

مسیح کیسی عمدہ خوراک ہی جو حقیقی بادشاہ یعنے خدا کے آگے رکھنے کے لایق ہی
کہ لوگ خدا کے سامنے اُس ہی کے گھر میں جا کر اُسکی ضیافت کے کھانے میں اُسکے
سامنے اُسکی میز پر اُسے کھاویں +

یہہ وہ عمدہ روٹی ہی جسکے حق میں لکھا ہی کہ خدا کی روٹی وہ ہی جو آسمان سے اُتر
کے جہان کو زندگی بخشتی ہی (یوحنا ۶-۳۳) اُس نے آپ ہی فرمایا کہ میں ہوں وہ
جیتی روٹی جو آسمان سے اُتری اگر کوئی اِس روٹی سے کھاوے ابد تک جیتا رہیگا
اور وہ روٹی جو میں اُسے دونگا میرا گوشت ہی جو اُسے کھاتا ہی ہمیشہ کی زندگی اُسکی
ہی وہ مجھہ میں رہتا ہی اور میں اُسمیں (یوحنا ۶-۵۱ و ۵۴ و ۵۶) +

یاد کرو اُسبات کو جو لکھا ہی کہ میرے باپ کے گھر میں بہت روٹی ہی (لوقا ۱۵-۱۷)
پھر لکھا ہی کہ ہر قطار پر پاک خوشبو رکھی جاوے (احبار ۲۴-۷) یہہ اِسبات پر
اشارہ تھا کہ روحانی روٹی کے ساتھہ دعا کی ضرورت ہی جو بمنزلہ خوشبو کے ہی - ہر
ہفتہ کے بعد سبت کے روز ہر نئے سر سے میز پر روٹیاں لگائی جاتی تھیں تاکہ ہمیشہ تر
و تازہ خوراک رہے - اور یہہ بے خمیری روٹیاں تھیں ہارون اور اُسکے بیٹوں
نے ہمیشہ اُنہیں کھایا +

چونکہ یہہ خیمہ بادشاہی محل تھا اور کاہن لوگ بادشاہی خادم تھے بادشاہ نے
اپنے خادموں کو بے خمیری روٹی جس میں بدی کا خمیر نہیں اپنے سامنے کھلائی
تاکہ بے بدہوویں +

مسیح ہماری روز کی روٹی ہی اور اِسی لئے ہم کہتے ہیں کہ ہماری روز کی روٹی
آج ہمیں دے اور اُسمیں کچھہ بُرائی کا خمیر نہیں ہی ہماری ساری اُمید اور خوشی اور
سلامتی اور محبت اور روح کی صحت اور قوت اِسی سے ہی ہم مسیح کو ہر روز کھاتے
ہیں اگر ہر روز نہ کھاویں اور اُسے دل میں جگہ ندیں تو روح میں قوت اور صحت
نہیں رہتی ہی ✣

اُس روٹی کو کاہنوں کے سوا کوئی اور نہ کھا سکتا تھا۔ سب مسیحی ایماندار کاہن
ہیں اور وہی یہہ روٹی اب بھی کھاتے ہیں اُنکے سوا کسی بشر کی طاقت نہیں کہ
اُس روٹی کو کھاوے صرف مسیحی لوگ خدا کے خیمہ میں یعنے کلیسیا میں خدا کی میز
پر خدا کے سامنے یہہ زندگی کی روٹی کھاتے ہیں ✣

کاہنوں نے اِس روٹی کی کچھہ قیمت ادا نہیں کی تھی اُنکو مفت دی گئی اُنکا
صرف یہہ کام تھا کہ لیکر کھاویں سو اسی طرح اب بھی مسیح ہمارے لئے خدا کی بخشش
ہی وہ مفت ہمیں ملتا ہی نہ قیمت سے ہمارا یہی کام ہی کہ اُٹھاویں اور کھاویں قیمت
روٹی کی مسیح نے سب ادا کی ہی (۱ قرنتی ۱۰-۱۷) ہر چند ہم بہت سے ہیں پر ملکے
سب کے سب ایک تن ہیں اِسلئے کہ ہم سب ایک ہی روٹی میں شریک ہیں ✣

سلیمان کی ہیکل میں سونے کی دس میزیں تھیں جنپر بارہ بارہ روٹیاں رکھی تھیں
وہاں چار کروبی اور دس حوض اور دس شمعدان تھے۔ اِس سے مراد یہہ تھی کہ جب

W. DICKES LONDON
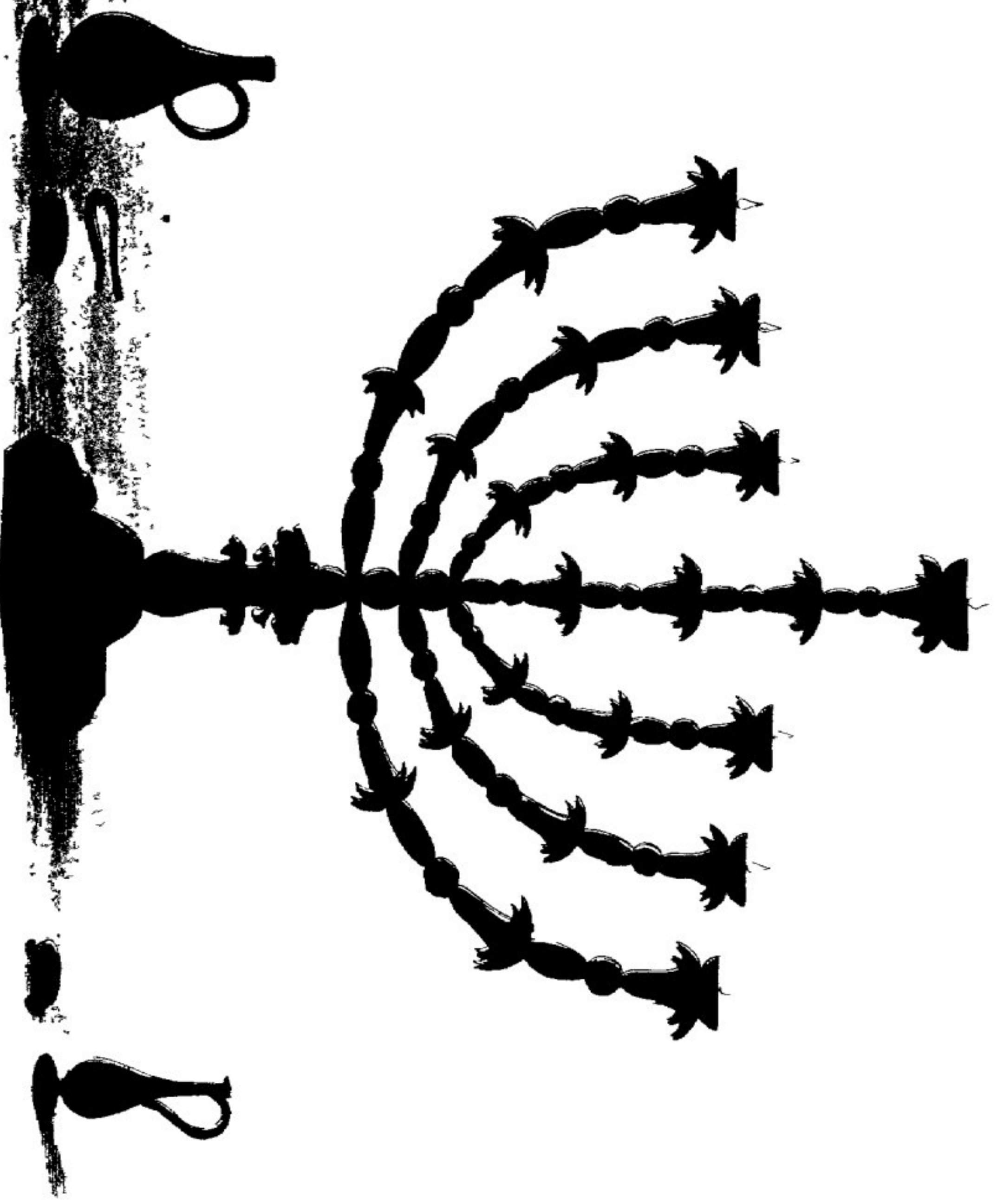
THE GOLDEN CANDLESTICK

مسیح کی بادشاہت آویگی تب جلال بے نہایت اور خوشی بے انتہا ہوگی تب اُسکے جلال کے ایام میں اُسکی کلیسیا کا جلال بھی ظاہر ہوگا +

خلاصہ آنکہ وہ زندگی کی روٹی مسیح ہے اور وہ آپ ہی میز بھی ہے۔ سچّے عیسائی جو خدا کے کاہن ہیں اُسے کھاتے ہیں اور قوت حاصل کرتے ہیں پر دنیاوی لوگ جو اُسے نہیں جانتے اِس روٹی کو نہیں کھاتے ہیں اور بعضے بدعتی اِس روٹی میں کچھہ ملاتے ہیں اور اپنا نقصان کرتے ہیں پر خداوند کی پاک میز اُنکے لئے جو مناسب طور سے آنا چاہیں ہر وقت تیار ہے +

چھٹی فصل

پاک شمعدان کے بیان میں

(خروج ۲۵-۳۱ سے ۴۰ و ۳۷-۱۷ و ۲۴ و ۲۷-۲۰ و ۲۱ و احبار ۲۴-۱ سے ۴) +

خیمہ کے درمیان کوئی کھڑکی یا روشندان نہ تھا اِسلئے اُس میں کبھی سورج کی روشنی نہیں آئی کاہن لوگ اسی شمعدان کی روشنی میں کام کیا کرتے تھے (مکاشفات ۲۱-۲۳) وہ شہر سورج و چاند کا محتاج نہیں کیونکہ خدا کے جلال نے اُسے روشن کر رکھا ہے +

یہہ شمعدان خالص سونیکا تھا اور چون (۵۴ ہزار) روپیہ کی مالیت تھا (خروج ۲۵-۳۹) اِسکے چوگرد سات شاخیں تھیں اور ہر شاخ پر ایک ایک چراغ

تھا جو خالص سونے سے گھڑا ہوا تھا وہ کامل خوبصورتی تک گھڑا گیا تھا جیسے
مسیح کامل دکھوں سے کامل ہوا (عبرانی ۲-۱۰ اور ۵-۸ و ۹) ✣
یہہ شمعدان بھی مسیح کا نمونہ تھا (یوحنا ۱-۹) حقیقی نور وہ ہی جو ہر ایک آدمی کو
دنیا میں آکے روشن کرتا ہی ✣
اور سات شاخیں سات کلیسیاؤں کے نمونے تھے (مکاشفات ۱-۲۰) لکھا
ہی کہ سات چراغدان سات کلیسیائیں ہیں ✣
اور تیل کیا ہی روح القدس کی تمام نعمتیں روح القدس کا تیل روشنی بھی دیتا ہی
اور مسح بھی کرتا ہی (مکاشفات ۳-۱ اور یوحنا ۲-۲۷) مگر دو زیتون کے درختوں سے سونیکے
شمعدان میں روح کا تیل سات نالیوں سے آجاتا ہی (ذکریاہ ۴ باب دیکھو) اور
اسی تیل سے روشنی اور تسلی اور طاقت ہوتی ہی ✣
کیونکہ مسیح جو زندگی کی روٹی ہی وہی جہان کا نور بھی ہی اور جب وہ نور ہی تو کلیسیا
جسمیں وہ سکونت کرتا ہی دنیا کا نور ہوتی ہی نہ زور سے اور توانائی سے مگر روح
کے تیل سے جو کلیسیا میں رہتی ہی پس کلیسیا خدا سے نور حاصل کرکے دنیا کو بانٹتی ہی
جہاں حقیقی عیسائی رہتے ہیں وہاں ہرگز اندھیرا نہیں ہی۔ جہاں عیسائی نہیں ہیں
دیکھہ لو وہاں کسقدر اندھیرا ہی مثلاً کابل خراسان اور ہندوستان کے بعض جزائر
وغیرہ جگہوں میں کیسی تاریکی ہی ✣

روشنی ایسی چیز ہی جس سے گناہ و بدی خوب ظاہر ہوتی ہی اور جو خوبی ہی
وہ صاف نظر آجاتی ہی ✣

عیسائی لوگ جو دنیا کی روشنی ہیں خدا سے اُنہوں نے روشنی حاصل کی ہی برہم
سماج اور سب اپنی نیکی پر بھروسہ رکھنے والے لوگ اپنے درمیان سے روشنی نکالنا
چاہتے ہیں پر دنیا کے شروع سے آج تک کبھی آدمیوں میں سے روشنی نہیں
نکلی عیسایوں میں خدا سے روشنی آئی اُسی آفتاب صداقت سے جو مسیح ہی ✣
روشنی شور نہیں کرتی بلکہ بے آواز اور بے شور چلتی رہتی ہی پر اُسے ہر کوئی
دیکھ سکتا ہی۔ عیسائی لوگ یوحنّا کی مانند روشن چراغ ہیں (یوحنّا ۵ - ۳۵) اور اُنکی
روشنی چمکنیوالے نیّر کی مانند ہی جو پورے دن تک روشن ہوتا چلا جاتا ہی (امثال
۴ - ۱۸) جب خدا میں ہو کے نور ہوتے ہیں تب نور کے فرزندوں کی طرح کمال خوبی
اور راستبازی اور سچائی کے ساتھ چلتے ہیں (افسی ۵ - ۸ و ۹ فلپی ۲ - ۵ امتی ۵ - ۱۶) ✣
اوپر بیان ہوا کہ تیل کوٹی ہوئی شاخ سے بیڑا گیا ہی یعنے مسیح کی موت سے
ہمیں روح القدس ملتی ہی (ذکریا ۳ - ۸ و یشعیا ۴ - ۲ و یرمیا ۲۳ - ۵) اِس زیتون
کا ذکر (مکاشفات ۱۱ - ۴) میں ہی دیکھو خدا کے گھر میں زیتون کے درخت ہیں (۵۲
زبور ۸) پس حقیقی شمعدان وہی ہی اور شاخیں کلیسیائیں ہیں مسیح اصل ہی یا وہ
شمعدان کا درمیانی ستون ہی جو شاخوں کو قایم رکھتا ہی وہی ہی جو ہمیں گرنے
سے بچاتا ہی (۲۴ یہودا) ✣

ہم اُسکے دکھوں میں شریک ہیں (فلپی ۳-۱۰) جیسے وہ مصیبتوں سے گاڑا گیا اسیطرح عیسائی لوگ اُسکی موت سے موافقت پیدا کرکے گاڑے جاتے ہیں (فلپی ۳-۱۰) ایسے ہی (۱ پطرس ۴-۱۳) میں ہے کہ تم مسیح کے دکھوں میں شریک ہو اور تھوڑا اسا دُکھ سہنے کے بعد تیار و مضبوط اور استوار اور پایدار ہو جاتے ہیں +

پس عیسائی خاک اور دھول نہیں ہیں بلکہ اُسکے دکھوں میں شریک ہو کے خالص سونے کے ہیں جو آگ سے صاف کیا گیا ہے اور وے مسیح کے ہمشکل ہو کے ایسے چراغ بنگئے ہیں کہ دنیا اور خدا کے سامنے روشنی دیتے ہیں +

عیسائی لوگ ایسے ظروف اور برتن ہیں جنمیں روح القدس کا تیل سما سکتا ہے اور وے روح القدس کی ہیکل ہیں +

نور کا لفظ ہمیشہ مفرد آیا ہے یعنے ایک ہی نور ہے (خروج ۲۷-۲۰) جو سات ووں چراغوں سے نکلتا ہے وہ ایک ہی نور ہے اسیطرح اگرچہ کلیسیائیں بہت ہیں مگر سب مسیح میں ہو کے ایک ہیں اور سب اُسی سے روشن ہیں اور اُنکی روشنی خدا کے سامنے ہے اور اُنکی خوبصورتی اور کاملیت سے خدا کی خوشی ہے (خروج ۴۰-۲۵ و ۲۷-۲۱) کیونکہ اُسنے خدا کے روبرو روشنی دی +

اُسنے نذر کی روٹیوں کو روشنی دی یعنے پاک میدے کی اُسی روشنی کے سبب سفیدی اور پاکیزگی دکھلائی دیتی تھی (خروج ۲۶-۲۵ و ۴۰-۲۴) پر شمعدان کی روشنی اُسی شمعدان پر آتی تھی (گنتی ۸-۲) +

یہہ نہایت دقیق بات ہی کہ مسیح اپنے جلال سے جلال پاتا ہی اور اپنے مقدسوں سے جلال پاتا ہی اور اُسی کا جلال ہی ÷

حکم تھا کہ موسیٰ چراغوں کو جلاوے (خروج ۴۰-۴ و ۲۵) مسیح نے جب وہ مردوں میں سے جی اُٹھا اپنے شمعدانوں کو کھڑا کر کے تیل بہایا اور چراغ روشن کئے اُسنے اپنی کلیسیا کو جمع کر کے اپنی روح سے بھر دیا اور ہر ایک کو انعام دیا ÷ بعض کو رسول کیا بعض کو نبی بعض کو مبشر بعض کو چوپان بعض کو اُستاد بنایا تاکہ مقدس لوگ خدمت کے کام میں آراستہ ہوتے جاویں اور مسیح کا بدن بنتے جاویں (افسی ۴-۷ سے ۱۲) ÷

پس یہہ سچا دین خدا سے قایم ہوا ہی مسلمانی مذہب تلوار سے پھیل گیا مگر سچے دین کے لئے آدمیوں کی قوت اور طاقت کا وسیلہ ناقص ہی پر سچا خدا کا دین جسے خدا نے روشن کیا باوجود رومی بت پرست شہنشاہوں کی ممانعت کے اور باوجود یہود کے سخت تعصب کے بھی پھیلا اور نہ رک سکا ÷

تاریکی کی ساری قوت اور قدرت پر انجیل کی روشنی نے شادیانہ بجایا اور آج تک ساری تاریکی اُسکے سامنے سے درجہ بدرجہ ہٹتی چلی جاتی ہی ÷

حکم تھا کہ چراغ ہمیشہ جلتا رہے (احبار ۲۴-۲ سے ۴) یہہ مسیحی چراغ جو پنتکوست کے دن روشن کیا گیا کبھی نہیں بجھا آج تک کلیسیا کا چراغ دنیا میں جلتا

اور چمکتا ہے اگرچہ ہزارہا آندھیاں اور جھکڑ اُس پر زور مار چکے پر وہ نہیں بجھتا بلکہ روز بروز زیادہ روشن ہوتا جاتا ہے ✤

حکم تھا کہ بنی اسرائیل تیل لاویں عیسائی لوگ بھی ہمیشہ تیل لاتے ہیں (متی ۲۵-۹)✤

حکم تھا کہ ہارون صبح و شام دونوں وقت چراغدان صاف کرے (خروج ۲۷-۲۱ و ۳۰-۷ و ۸) اسیطرح سچا اور حقیقی سردار کاہن یعنے مسیح اپنے چراغوں کو ہمیشہ صاف کرتا ہے جو چیز روشنی دینے سے اُسکے چراغوں کو روکتی ہے وہ اُسے اُکھاڑ پھینکتا ہے اور عیسائی لوگوں کی چال چلن یا دلی خیالات میں جو کچھہ درست نہیں ہے اُسے وہ نکالتا ہے اور اُسکے بعد دل میں روح القدس کا تیل ڈالتا ہے تاکہ اُس تاریکی میں جو دنیا میں ہے عیسائی خوب روشنی دیویں آج تک دنیا میں رات ہے لیکن فجر بھی آویگی جب وہ پھر آویگا تب مسیحی لوگ اُسکے ساتھہ جلال پاوینگے ✤

ساتویں فصل

سونے کی قربان گاہ کے بیان میں

(خروج ۳۰-۱ سے ۱۰ و ۳۷-۲۵ سے ۲۸) یہہ قربان گاہ سنط کی لکڑی سے اور سونے سے ملمع تھی مسیح کی الوہیت اور انسانیت کا نشان - یہہ مقرر تھا کہ جہاں بنی اسرائیل جاویں قربان گاہ ساتھہ جاوے جیسے مسیح ہر وقت ہر جگہ ہمارے ساتھہ ہے - اور وہ پاکترین جگہ کے عین رستہ پر ٹھیک پردہ کے سامنے رکھی تھی (خروج ۴۰-۲۶)✤

THE ALTAR OF INCENSE.

SCALE 3/8 OF AN INCH TO A FOOT

Exodus XXX. 1-10.

W. DICKES. LONDON.

اگر کوئی خدا کے گھر میں جانا چاہتا تو یہہ قربان گاہ ٹھیک سامنے پیش آتی تھی جیسے بدون مسیح کے خدا کے سامنے نہیں جا سکتے ہیں +

پہلی قربان گاہ جو خیمہ کے باہر تھی پیتل کی تھی یہہ دوسری قربانگاہ جو سونے کی تھی اندر تھی یہہ دونوں مسیح کے نمونے تھے +

پہلی قربانگاہ مسیح کی فروتنی اور جفاکشی کا نمونہ تھا جو اُس نے پہلی آمد سے دنیا میں آکر برداشت کی۔ دوسری قربان گاہ اُسکی اُس حالت کا نمونہ تھا جو اب وہ آسمان میں رکھتا ہے کہ پردہ کے اندر ہے +

اِس قربان گاہ کے چار طرف چار سینگ تھے ہر سینگ بنی اسرائیل کے لشکر کے ایک ایک طرف کو تھا اُن سے مسیح کی طاقت سفارشی کا زور اپنی چار سمت کی کلیسیا کے لئے ظاہر کیا گیا تھا +

پیتل کی قربانگاہ پر جو روزمرہ قربانی چڑھائی جاتی تھی اُس سے مسیح کا کفارہ بتلایا گیا تھا +

پر اُس سونے کی قربان گاہ پر روزمرہ بخور جلایا جاتا تھا اور ہارون جلاتا تھا جب وہ چراغوں کو صاف کرنے جاتا تھا تو پیتل کی قربان گاہ سے کوئلے لیجاکر سونے کی قربانگاہ پر ہر روز بخور کی خوشبو جلاتا تھا اور یہہ خوشبو جو اُسپر جلائی جاتی تھی چار ہموزن مصالحوں سے بنائی گئی تھی اور حکم تھا کہ کوئی آدمی اپنے لیے ایسا مصالح خوشبو کا نہ بناوے اگر بناوے تو مارا جاوے (خروج ۳۰۔ ۳۴ سے ۳۸) +

یہہ خوشبو جو جلائی جاتی تھی عین مسیح کی آسمانی سفارش کا نمونہ تھا جو اُسکے کفارہ کے وسیلہ سے اِسوقت ہمارے لئے ہوتی ہے اور چونکہ وہ خوشبو ہم وزن مصالح سے تھی یہہ اشارہ تھا اسبات پر کہ مسیح کی سب صفتیں اور کام کامل اور مساوی ہیں آدمیونکی باتوں میں کمی بیشی بھی ہے لیکن اُسکی راستبازی و پاکیزگی اور رحم و محبت برابر مل گئی ہیں *

ہارون پہلے کوئلوں کو پیتل کی قربان گاہ سے لیکر سونے کی قربان گاہ پر رکھدیتا تھا پھر اُنپر خوشبو ڈالتا تھا (خروج ۳۰-۸) اُسوقت خوشبو کا دھواں ایسا اُٹھتا تھا کہ تمام خیمہ اُسکی خوشبو سے بھر جاتا تھا بلکہ پاکترین جگہ کے اندر بھی خوشبو پہونچ جاتی تھی * دیکھو جس آگ نے پہلے پیتل کی قربان گاہ پر قربانی جلائی اُسی نے اب سونے کی قربان گاہ پر خوشبو بھی جلائی - پیتل کی قربان گاہ کے لئے آگ آسمان سے آئی تھی (احبار ۹-۲۴) اور جب خون بہایا گیا اور گناہ کی معافی ہوئی تو یہہ آگ آسمان کو چڑھ گئی اور جب خوشبو جلائی گئی تو اُسکی دعائیں مقبول ہوئیں *

اُسکے سوا کفارہ کے بڑے دنمیں صرف یہی قربانگاہ لہو سے چھڑکی جاتی تھی جب ہارون لہو و خوشبو پاکترین جگہہ میں لیجاتا تھا (خروج ۳۰-۱۰ و احبار ۱۶-۱۲ و ۱۸ و ۱۹) *

اِن سب باتوں پر غور کرنے سے معلوم ہو جائیگا کہ مسیح کی سفارش ہمارے لئے کیسی موثر چیز ہے *

کہ وہ دُکھہ اُٹھا کے ہمارے لئے مارا گیا اور گناہوں کا کفارہ ہوا وہ اپنے

خون اور لہو کے بہائے جانے سے ہمارے گناہوں کو لیجاتا ہے اور اُسی کے کفارہ کے وسیلہ قبولیت ہوتی ہے جب ہم اُسکے کفارہ پر بھروسہ کریں تب ہم خدا کے سامنے خوشبو جلا سکتے ہیں ✣

خوشبو سے مراد ہے دعائیں اور شکرگذاریاں اور ستائشیں اور مناجات وخدمتیں اور یہہ سب مسیح کی موت کے سبب سے مقبول ہوتی ہیں ✣

اگر کوئی کہے کہ مسیح مارا نہیں گیا تو وہ گنہگار ہے اُسکے بچاؤ کا راہ کہاں ہے اور اُسکی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہو سکتیں ✣

خدا کی ستایش وہی کر سکتا ہے جس کے لب لہو سے پاک کئے گئے ہیں اور خدا کی محبت اُسی کے دل میں ہے جسکا دل لہو سے چھڑکا گیا نیک کام اُنہیں ہاتھوں سے ہوتا ہے جو لہو سے دھوئے گئے ہیں پس کوئی نیک کام اور دعا بدون کفارہ مقبول نہیں ہے ✣

بخور سے مراد ہے دعا جیسے (۱۴۱ زبور ۲) میں ہے میری دعا تیرے حضور خوشبو کی طرح اوپر جاوے (مکاشفات ۵-۸) خوشبو سے بھری ہوئی سونے کی پیالی بزرگوں کے ہاتھ میں تھی اور یہہ مقدسوں کی دعائیں ہیں ✣

جو خوشبو چڑہانے کا وقت تھا وہی وقت دعا کا تھا کیونکہ دونوں ایک ہی چیز ہیں (لوقا ۱-۱۰ مکاشفات ۸-۳ و ۴) ✣

جیسے پھول سے خوشبو نکلتی ہے ویسے ہی ایماندار کے دل سے دعائیں اور شکرگذاریاں اور روحانی تقاضے ظاہر ہوتے ہیں اور آسمان کو چڑھتے ہیں ✣

جسطرح روحانی زندگی کا سانس دل کی تندرستی سے ہے اسیطرح دل کی دعائیں روح کی صحت کا نشان ہیں *

مسیح خداوند کی نیکی اور راستبازی وہی بخور اور خوشبو ہے جسمیں ہو کر ایمانداروں کی دعائیں اور آنسو آسمان تک چڑھ جاتے ہیں یہہ خوشبو ہمیشہ چڑھتی رہتی ہے کیونکہ مسیح کی التماس ہمارے لئے کبھی تمام نہیں ہوتی کیونکہ وہ ابد تک سفارش کرنے کو جیتا ہے اور چونکہ وہ ہمیشہ جیتا ہے اور ہمیشہ سفارشی ہے اِس لئے ہماری دعا کا وقت کوئی خاص نہیں ہے مگر ہر وقت ہماری دعا کا وقت ہے (۱ تسلونیقی ۵-۱۷ و رومی ۱۲-۱۲) اور ہماری دعائیں صرف مسیح کی موت اور سفارش کے وسیلہ سے قبول ہوتی ہیں مسلمان و ہندو و برہم سماج وغیرہ لوگ بولتے ہیں کہ ہم بغیر کفارے کے ثواب حاصل کرتے ہیں - لیکن ایماندار لوگ جانتے ہیں کہ ہم مسیح کے وسیلہ سے خدا کی ستایش کی قربانی لاتے ہیں کیونکہ روحانی قربانیاں صرف مسیح کے وسیلہ سے خدا کو پسند آتی ہیں (عبرانی ۱۳-۱۰ و افسی ۵-۲۰ و ا پطرس ۲-۵) جو لوگ کفارہ کو نہیں مانتے وے عبث اور بیفائدہ بندگی کرتے ہیں *

مسیح ہماری سفارش میں اپنا پورا کام آسمان پر دکھاتا ہے اور اپنے چھدے ہوئے ہاتھ پھیلاتا ہے اور اُس سے خدا کا دل خوش ہوتا ہے اور ہمیں بخشتا ہے *

ایماندار لوگ اپنی نیکی اور اپنے ناقص کاموں پر توکّل نہیں کرتے صرف مسیح پر توکّل رکھتے ہیں جسمیں سب خوبیاں موجود ہیں اور ہمارے لئے ہیں *

ایماندار اکثر اوقات دعا میں سستی کر کے گونگے رہتے ہیں مگر تو بھی مسیح
ہمارے لئے دعا کرتا رہتا ہے +
پر جب ہم دعا کرتے ہیں تو اسی قربان گاہ کے سینگوں کو پکڑتے ہیں (استر
۵-۲ و یوحنا ۱۶-۲۳) تب ہماری دعائیں اسکی طرف جاتی ہیں اور وہ اُنکو اپنی نیکی
کی خوشبو سے پاک کرتا ہے پھر خدا کو گذرانتا ہے کیونکہ وہ ہمارا حقیقی سردار کاہن ہے +
سونے کی قربان گاہ خیمہ کے اندر تھی اور پیتل کی باہر اسیطرح مسیح کی قربانی
دنیا میں ہوئی یعنے آسمان سے باہر اور اُسکی سفارشیں آسمان پر ہیں۔ سونے کی قربانگاہ
جلال کے بہت نزدیک تھی صرف ایک پردہ بیچ میں تھا سو وہ پردہ مسیح کی موت
سے پھٹ گیا سو اب سونے کی قربان گاہ اور عرش مجید میں کچھہ فاصلہ نہیں رہا +
پر کوئی نہ سمجھے کہ ہماری دعائیں ہمارے لئے کفارہ ہیں جیسے رومن کیتھولک
اور محمدی جانتے ہیں کہ نیکی کرنے سے قہر الٰہی ہٹ جاتا ہے اور ہم خدا کا فضل اپنی
کوشش سے کما سکتے ہیں یہہ غلط فہمی ہے۔ وے سونیکی قربان گاہ کو پیتل کی قربانگاہ
جانتے ہیں اور اسیواسطے سونے کی قربانگاہ پر کفارہ کی قربانی چڑھانا چاہتے
ہیں پر یہہ نہیں ہو سکتا کیونکہ سونے کی قربانگاہ کفارہ کے لئے نہ تھی بلکہ اگر کبھی
غلطی سے سردار کاہنوں نے سونے کی قربانگاہ پر کسی جانور کی جان دی ہے تو
نافرمانی کے سبب جان سے مارے گئے ہیں پس قربانی پیتل کی قربان گاہ پر ضرور
ہے اور اُس کے وسیلہ سے سونے کی قربان گاہ پر خوشبو چڑھائی جاتی ہے۔ ہماری

پیتل کی قربان گاہ کلوری پہاڑ پر ظاہر ہوئی تھی (لوقا ۲۳-۲۲-۲۳) جہاں مسیح صلیب پر کھینچا گیا وہاں ہماری بدکاریوں کا پورا کفارہ ہوگیا اور ابدی راستبازی مل گئی (دانیال ۹-۲۴) پر اب جو ہم دعائیں اور مناجاتیں کرتے ہیں تو اُسکا صرف یہی مطلب ہے کہ سونے کی قربان گاہ کے سینگوں پر لہو چھڑکیں اور اندر جاویں +

حکم تھا کہ کوئی اجنبی آدمی سونے کی قربان گاہ پر خوشبو نہ جلاوے اور نہ اجنبی آگ سے خوشبو جلائی جاوے (احبار ۱۰باب) لیکن جب ندآب و ابیہو فرزندان ہارون نے ایک دفعہ اجنبی آگ سے جو خوشبو جلائی تھی تو خدا کے حضور سے آگ نکلی تھی اور اُنہیں کھا گئی تھی - یہہ دونو کاہن تھے اور سب اپنا کام درست کیا تھا مگر پیتل کی قربان گاہ سے آگ نہ لانے کے سبب مارے گئے +

یہہ لوگ اپنی دعاؤں ہی کو کفارہ جانتے تھے پیتل کی قربان گاہ کی کچھ پرواہ نہ کی تب مقبول ہونے کے عوض ہلاک ہوئے اسیطرح اگر کوئی مسیح کی موت پر بھروسہ نہ رکھے تو اُسکی عبادت بندگی سے فائدہ تو درکنار رہا پورا نقصان ہوتا ہے +

بعض وقت ہم اُن لوگوں کو جو مسیحی کفارہ پر بھروسہ نہیں رکھتے کہا کرتے ہیں کہ تم دعا کرو تاکہ خدا تمہیں راہ بتاوے یا تمہاری یہہ یا وہ مشکل آسان کرے سو یاد رکھنا چاہئے کہ یہہ بخور والی دعا جو خدا کے سامنے خوشبو کی طرح چڑھہ جاتی ہے اور یہہ عام بھوکھوں ننگوں تنگدستوں کی چلاہٹ میں بڑا فرق ہے یہہ عام دعائیں ایسی ہیں جیسے لکھا ہے کہ جانور بھی خدا کے سامنے چلاتے اور روزی پاتے

THE ARK OF THE COVENANT

SCALE 3/8 OF AN INCH TO A FOOT

W. DICHES LONDON

Exodus XXV 10 22
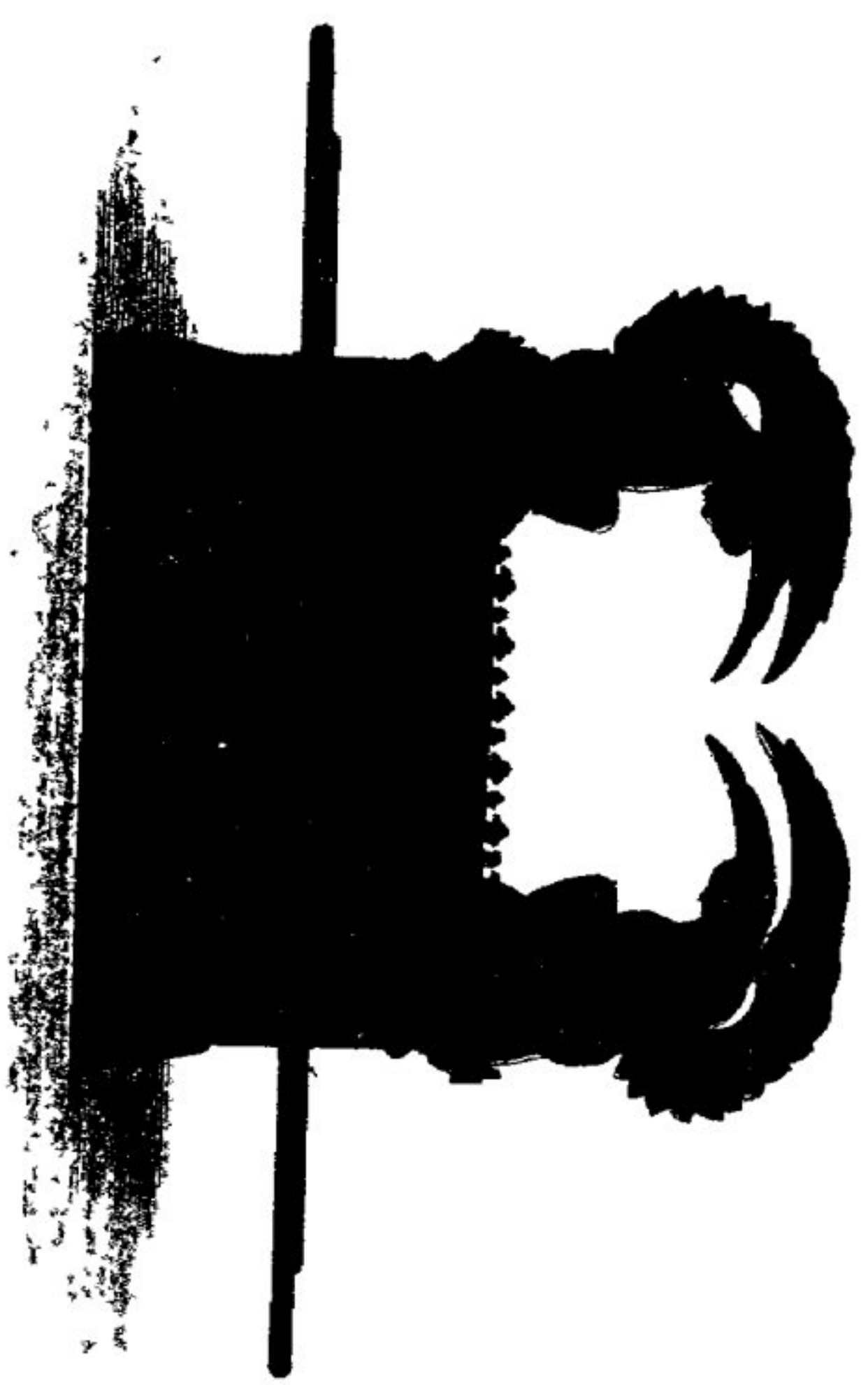
ہیں پر یہہ خوشبو کی دعائیں اور چیزہیں جو خاص نجات اور حیات ابدی اور الہی رفاقت
اور محبت سے علاقہ رکھتی ہیں اور بادشاہی محل میں پہونچتی ہیں +

بعض عیسائی اِس خوشبو کے ساتھہ کچھہ اور بھی ملاتے ہیں چنانچہ مقدسوں
اور شہیدوں اور فرشتوں اور خاص جناب بی بی مریم مبارکہ کا نام لیکر اور اُن کی
نیکیوں کا ذکر کرکے خدا کے حضور میں جاتے ہیں +

یہہ لوگ مسیح کی نیکی کے ساتھہ آدمی کی نیکیاں ملاتے ہیں وے مسیح کا تاج
اُسکے سر سے گرانا چاہتے ہیں یہہ بڑی غلطی تھی کیونکہ خدا اپنا جلال کسی دوسرے
کو کبھی نہ دیگا (یشعیا ۴۲-۸ و ۴۸-۱۱) +

آٹھویں فصل

عہدنامہ کے صندوق کے بیان میں

(خروج ۲۵-۱۰ سے ۲۲ و ۳۷-۱ سے ۹) اس صندوق کا نام تھا خدا کا
صندوق جسکے پاس رب الافواج کا نام لیا جاتا ہی (۲ صموئیل ۶-۲) اور اِسی کو عہد
کا صندوق بھی کہتے تھے (گنتی ۱۰-۳۳ و خروج ۲۶-۳۳) اور اِسی کو خدا کی قوت کا
صندوق بھی کہا گیا ہی (۱۳۲ زبور ۸) +

یہہ صندوق خیمہ کی سب چیزوں میں پہلی چیز تھی خدا نے اپنی پاک کتاب میں اِسکا
ذکر پہلے کیا ہی اِس چیز کا رتبہ سب چیزوں سے اعلی اور پاک تر تھا +

خیمہ کی سب چیزوں میں سے ایک یہی چیز تھی جس نے سلیمان کی ہیکل میں جگہ
پائی تھی اور سب سامان و اشیاء دور کئے گئے تھے اور اُنکی عوض دوسری چیزیں
جو زیادہ تر جلالی تھیں مقرر ہوئیں پر عہد نامہ کا صندوق وہی رہا (۴۸۰) برس بعد
اِس صندوق نے ہیکل میں استقامت کی +

یہہ صندوق اڑھائی ہاتھہ لنبا اور ڈیڑھ ہاتھہ چوڑا اور ڈیڑھ ہاتھہ اونچا تھا +
اور شطیم کی لکڑی سے بنایا گیا تھا مگر اندر باہر سونے سے مڑھا ہوا تھا اور
اُسکے اوپر آس پاس سونے کا کنارہ تھا +

اور سنط کی لکڑیلی چوبوں کے ساتھہ جو سونے سے ملمع تھیں چار سونے کے حلقوں
سے اُٹھایا گیا تھا اور یہہ حلقے ایسے ڈالے گئے تھے کہ پھر کبھی جدا نہ ہوئے کیونکہ حکم
تھا کہ چوبوں کو عہد نامہ کے صندوق سے کبھی جدا نہ کریں (خروج ۲۵-۱۵) +

اُسپر ایک سرپوش خالص سونے کا تھا جو کفارہ کا سرپوش تھا اُس کے دو
طرف دو کروبی سونے کے کھڑے ہوئے تھے اور اسی طور سے لگائے گئے تھے
کہ ایک طرف ایک نے اور دوسری طرف دوسرے نے اپنے پروں کو پھیلا کے کفارہ
کو ڈھانپ رکھا تھا (خروج ۲۵-۱۰ سے ۲۰) +

یہہ صندوق مسیح خداوند کا نمونہ تھا اُسکی لکڑی مسیح کی انسانیت پر اور اُسکا سونا
مسیح کی الوہیت پر اشارہ کرتے تھے کیونکہ یسوع مسیح جسکے بدن کو خدا نے سڑنے نہیں
دیا اِسی جہان کا تھا جو آزمایش کی آگ میں بے داغ نکلا اُس کی پیدایش اور پرورش

جسم کی نسبت دنیاوی تھی مگر وہ اپنی دوسری ماہیت الٰہی سے جلالی تھا اور خدا کا ہمتا (ذکریا ۱۳-۷، و یوحنا ۱۰-۳۰ و فلپی ۲-۶) +

صندوق سونے سے ایسا مڑھا ہوا تھا کہ باہر سے لکڑی نظر نہ آتی تھی اِسطرح مسیح نے جب انسانیت کو الوہیت میں لیا تب ہمارا نجات دینیوالا ہوا اور جسطرح نفس ناطقہ اور جسم ایک انسان ہی اسیطرح خدا اور انسان ایک مسیح الٰہی جلال کے ساتھہ ملبس ہوا۔ اگرچہ دنیا میں فروتنی کی حالت کے درمیان تھکا ماندہ اور غم کا مرد تھا تو بھی بیگناہ رہا اُسوقت آسمان پر نہیں چڑھہ گیا تھا مگر اب جلال کے ساتھہ خدا کے دہنے ہاتھہ بیٹھا ہی وہاں کوئی کمزوری اور ناتوانی نظر آتی تو بھی انسان کا نرم اور ملایم دل ہماری ہمدردی کرکے پاکترین جگہ میں ظاہر ہی +

پر وہ کفارہ جو صندوق پر تھا لکڑی کا نہ تھا مگر خالص سونے کا تھا (خروج ۳۷-۱۶) اگر مسیح خدا نہ ہوتا تو اُسکا دُکھہ اور جانکنی اور سب خدمت بیفایدہ ہوتی مگر جبکہ وہ خدا ہی تو اُسکی وہ سب حالتیں بے نہایت قیمتی ہیں جو تمام جہان کے عوض میں تھیں +

سرپوش اُسکا لوگوں کے گناہ ڈھانپے جانے کا بیان کرتا تھا کہ اُنکے لئے کفارہ کیا گیا +

اِسکا ذکر کبھی الگ کیا گیا ہی اور کبھی کبھی صندوق سے زیادہ اُس کا بیان لکھا ہی (احبار ۱۶ باب تمام تواریخ ۲۸-۱۱) +

یہہ سرپوش صندوق کے اوپر تھا جہاں خدا کی آنکھہ کفارہ کے لہو کو ہمیشہ دیکھہ سکتی تھی (خروج ۲۶-۳۴ و احبار ۱۶-۱۳) اور وہ خالص سونے سے اِسلئے تھا کہ رحم فقط خدا سے ہی اوپر سے نہ دنیا سے اِس سرپوش کے سونے کے نیچے کوئی لکڑی نہ تھی کیونکہ دنیا کے ساتھہ ملا ہوا نہ تھا اِس کفارہ کے سرپوش سے مراد صرف مسیح تھا (جیسے رومی ۳-۲۵) میں لکھا ہی کہ مسیح کو خدا نے آگے سے ایک کفارہ ٹھہرایا وہی لفظ خروج و رومیوں کے خط میں لکھا ہی یعنے وہ کفارہ مسیح تھا تاکہ وہ خدا آپ ہی راست رہے اور اُسکو جو مسیح پر ایمان لاوے راستباز ٹھہراوے۔ اور یہی سبب ہی کہ خدا کے فضل سے اُس مخلصی کے سبب جو مسیح سے ہی گنہگار لوگ مفت راستباز گنے جاتے ہیں تب ہمارے خداوند یسوع مسیح کے فضل کے وسیلہ ہمیشہ کی زندگی پاکر بادشاہت کرتے ہیں (رومی ۵-۲۱)

اور اِسی سبب سے ہم خدا کے تخت کے پاس بے پرواہ ہو کے جا سکتے ہیں تاکہ ہم پر رحم اور فضل ہووے جو وقت پر مددگار ہو پس مسیح ہماری قربانی اور کفارہ کا سرپوش بھی ہی

یہہ سرپوش خدا کا تخت تھا خدا نے کفارہ کے اوپر اپنے لئے تخت تیار کیا تھا اپنے لوگوں کے بیچ میں جہاں سے اُنکو ہدایت اور برکت دیوے

کاہنوں اور سردار کاہنوں کے لئے خیمہ کے اندر کوئی بیٹھنے کی جگہہ نہ تھی اور

نہ بیٹھنے کا موقع تھا کیونکہ کبھی اُنکا کام تمام نہیں ہوا وہ روز روز خدمت کرتے ہوئے کھڑے رہتے تھے ✤

مگر مسیح نے گناہوں کے لئے ایک ہی کامل و کافی قربانی گذرانی اور کام کو تمام کیا اِسلئے خدا کے دہنے جا بیٹھا (عبرانی ۱۰ باب ۱۱ و ۱۲) ✤

خیمہ میں صرف ایک ہی تخت تھا اور وہ کفارہ کا تخت تھا جہاں خدا کے رحم نے بادشاہت کی کیونکہ خدا رحم کرنے میں خوش ہے اور وہ آدمیوں پر رحم کرنیوالا ہے (لوقا ۶-۳۶) ✤

خدا کے دو تخت ہیں ایک رحم کا تخت ہے دوسرا عدالت کا تخت ہے ابھی خدا تعالیٰ مسیح کے وسیلہ سے رحم کے تخت پر ہے اِسکے بعد عدالت کے تخت پر بیٹھیگا اُسوقت وہ جو اِس تخت سے رحم نہیں حاصل کرتے اُس تخت سے عدالت و انصاف حاصل کرینگے ✤

صندوق اِس لئے بنایا جاتا ہے کہ جو کچھ اُسمیں رکھا جاوے محفوظ رہے اِس صندوق کا وہی نام ہے جو نوح کی کشتی کا نام تھا جس میں نوح اور اُسکے فرزند یعنے اُٹھہ جانیں طوفان کی لہروں سے محفوظ رہیں اِسکا وہ بھی نام ہے جو اُس تابوت کا نام تھا جس میں موسیٰ کی حفاظت رود نیل کی ہلاکت سے ہوئی ✤

پس عہد نامہ کا صندوق حفاظت کے لئے تھا جس میں شریعت کے دو تختیوں کی حفاظت ہوئی ✤

اسی مقام سے ناظرین پر لفظ (لوح محفوظ) کے معنے کھلجاوینگے جو آج تک اہل اسلام پر پوشیدہ رہے اور طرح طرح کی باتیں اُنہوں نے لوح محفوظ کی بابت سنائیں +

جب موسیٰ کوہ سینا سے اُترا تھا اُسکے ہاتھہ میں دو تختیاں عہد نامہ کی تھیں جنپر خدا کی کاریگری سے لکھا ہوا تھا۔ لیکن جب موسیٰ نے بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی اور راگ رنگ کو دیکھا تو خفا ہوکر وہ تختیاں پہاڑ پر پٹک کر توڑ ڈالیں (خروج ۳۲-۱۵ اسے ۱۹) +

یعنے وہ عہد جو خدا نے بنی اسرائیل کے ساتھہ باندھا تھا ٹوٹ گیا اور یہہ وہی عہد تھا جسکی نسبت بنی اسرائیل نے اقرار کرلیا تھا کہ ساری باتیں جو خداوند نے فرمائیں ہم کرینگے (خروج ۲۴-۳) دیکھو بنی اسرائیل نے ذرا بھی ڈھیل نہیں کی جسوقت خدا اسے عہد باندھا فوراً ہی توڑ ڈالا انسان کیسا کمزور ہے آدمی کی کیا طاقت ہے کہ خدا کے ساتھہ عہد باندکر قایم رہے اور اُنہوں نے کہا تھا کہ جسطرح یہہ بیل مارا جاتا ہے اگر ہم خدا کے عہد پر قایم نرہیں تو اِسی طرح مارے جاویں اب عہد توڑنے کے سبب سب کے سب موت کے لایق ہوگئے +

تب موسیٰ پھر پہاڑ پر گیا اور دو اَور لوحیں خدا سے لایا جو پہلیوں کی مانند تھیں (خروج ۳۴-۱ و ۴ و ۳۲-۲۸) اور اُنہیں عہد نامہ کے صندوق میں رکھا (خروج ۴۰-۲۰) تاکہ محفوظ رہیں اور نہ ٹوٹیں +

اسیطرح خدا کے صندوق میں خدا کے عہد کی حفاظت ہوئی آدمیوں کے
ہاتھوں میں خدا کے عہد کی حفاظت نہوئی - اور چونکہ خدا کا صندوق اُن پہلی
ٹوٹی ہوئی تختیوں کی حفاظت نہیں کرسکتا تھا اِسلئے اُسنے اور نئی تختیاں بنا کر
صندوق میں رکھوائیں ❊

اب سوچنا چاہیئے کہ اِسکا کیا مطلب تھا چونکہ عہدنامہ کا صندوق اِس غرض
سے تھا کہ اُس میں الٰہی شریعت کی حفاظت ہووے تب وہ مسیح خداوند کا نمونہ
تھا جس میں خدا کا عہد ٹوٹنے سے محفوظ ہی (۴۰ زبور ۸) خدا کی شریعت اُسکے
دل میں ہی اور وہ شریعت کی غایت ہی (رومی ۱۰-۴) اُسنے شریعت کو پورا کیا جب
اُسنے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری سمجھہ سے خدا کو
پیار کیا (متی ۲۲-۳۷) وہ خدا کا پیارا بیٹا تھا جس سے خدا ہمیشہ خوش رہا اُسنے
ہمیشہ باپ کی فرمانبرداری کی (متی ۱۷-۵) اور یوں وہ ہر ایماندار کی راستبازی
ٹھہرا جسطرح اُسکی موت ہماری موت کے بدلے میں تھی اسیطرح اُسکی ساری
زندگی ہمارے لئے بھی اُسنے ساری راستبازیاں ہمارے لئے پوری کیں اِسلئے
اُسکے سبب ہم سب الٰہی راستبازی ٹھہرتے ہیں (۲ قرنتی ۵-۲۱) عہدنامہ کا
صندوق اپنے میں خدا کے عہد کو رکھتا تھا اِسی طرح مسیح ہمارے عہد کو جو
خدا کے ساتھہ ہی اپنے میں رکھتا ہی اب وہ عہد ہماری ناتوان حالت اور گمراہ
دل پر موقوف نہیں ہی مگر مسیح پر موقوف ہی - اب وہ عہد ہماری کمزوری اور گناہوں

کے سبب بھی ٹوٹ نہیں سکتا کیونکہ مسیح میں محفوظ ہی اور مسیح خدا ہی اور وہ آسمان پر
ہی جہاں شیطان اور گناہ کا ہاتھہ نہیں پہونچ سکتا۔ اور جیسے اُس صندوق پر کفارہ
گاہ تھا اِس صندوق پر بھی ہی اور اِسی سے ہماری سلامتی اور نجات کی امید ہی +

دیکھو (۴۰ زبور ۶ سے ۸) میں لکھا ہی ذبیحہ اور ہدیہ کو تونے نہیں چاہا تونے
میرے کان کھولے سوختنی قربانی اور خطا کی قربانی کا تو طالب نہیں تب میں نے
کہا دیکھہ میں آتا ہوں کتاب کے دفتر میں میرے حق میں لکھا ہی اے میرے خدا
میں تیری مرضی بجا لانے پر خوش ہوں تیری شریعت تو میرے دل کے بیچ ہی +

غرض یہہ شریعت آج تک مسیح کے دل میں ہی جو لوگ اُس میں ہیں وہ اُنہوں
سے بھی پورا کراتا ہی اور جب اپنی بادشاہت میں جلال کے ساتھہ آویگا تب
شریعت کو تمام دنیا سے پوری کرائیگا +

(ف) دیکھو جب موت کی اُس خدمت کو جو حرفی اور پتھروں پر کھودی گئی
تھی (۲ قرنتی ۳-۷) خدا نے یوں صندوق میں محفوظ رکھوایا اور باوجودیکہ آدمی
اُسے پورا کرنے پر قادر نہ تھے تو بھی اُسے موقوف نہ کیا بلکہ اُسکے صندوق میں
حفاظت ہوئی تو نتیجہ یہہ ہی کہ اُسکی شریعت منسوخ نہیں ہو سکتی کیونکہ پاک اور حق
اور خوب ہی (رومی ۷-۱۲) +

شریعت نے راستبازی کو ضرور دکھلایا مگر وہاں جہاں اِنسان کا ہاتھہ پہونچ
نہیں سکتا اور اُسکے نہ ماننے کے سبب ہلاکت اور بربادی بھی ہوئی تب مسیح آیا

اور شریعت کی لعنت کو اُٹھا کے ہمارے لئے شریعت کو پورا کیا تاکہ خدا راست رہے اور آدمی بھی اُسکے وسیلہ راستباز ٹھہریں +

اِن تختیوں پر خدا کے وہ حکم لکھے تھے جنکا ماننا اور بجالانا آدمیوں پر فرض تھا تاکہ جیویں اور اگر نہ بجالاویں تو مریں اور چونکہ بجالانا اُنکی طاقت سے باہر تھا اِسلئے موت اُنپر ٹوٹ پڑی چنانچہ پولوس فرماتا ہے کہ وہ حکم جو میری زندگی کے لئے تھا میری موت کا سبب ہوگیا (رومی ۷۔ ۹ و ۱۰) جب حکم آیا گناہ جی اُٹھا اور میں مرگیا۔ شریعت نے آدمی کی طبیعت کو جانچ کر ظاہر کر دیا کہ اُسکی طبیعت موت پر مایل ہے اور موت کے سایہ میں ہے لیکن شریعت میں یہہ طاقت نہ تھی کہ انسان کی طبیعت کو بدل ڈالے شریعت نے آدمی کی حالت کا بیان کیا اور ڈانٹا و دھمکایا اور اُسپر فتویٰ دیا موت کا ہاں زندگی کا ذکر بھی سُنایا پر فضل و زندگی دینے کی طاقت اُس میں نہ تھی اور یوں شریعت موت کا سبب ہوئی +

لیکن عہدنامہ کے صندوق نے خدا کی شریعت کو چھپایا تاکہ گناہوں کے سبب خدا کی طرف سے اُنپر انتقام نہ آوے اگر یہہ نہ ہوتا تو خدا کا غضب اُنہیں بھسم کر ڈالتا (خروج ۳۲۔ ۱۰ و استثنا ۹۔ ۱۵ و ۱۷) +

جب سینا پہاڑ پر خدا نے باتیں کیں تب آگ کے شعلہ پر سے حکم کیا پر جب کفارہ پر سے باتیں کیں تب فضل کی باتیں سُنائیں۔ اور خدا کوہ سینا سے اُترا تاکہ کفارہ پر لوگوں کے درمیان رہے پر یہہ سب جب ہی کر سکتا تھا جبکہ وہ تختیاں

جو اُسکا عہد تھا صندوق میں ثابت اور قایم تھیں اگرچہ آدمی گنہگار نکلیں تو بھی خدا کی شریعت وہی رہتی ہے وہ اپنی کاملیت میں قایم دایم ہے*

خدا نے اپنے آپ کو بادل میں کفارہ کے سرپوش پر دکھلایا (احبار ۱۶-۲) اور وہاں کروبین کے درمیان سے جو عہد نامہ کے صندوق پر تھے موسیٰ سے باتیں کیں (خروج ۲۵-۲۲)*

اِسی طرح مسیح جب اُسکی صلیب کا وقت نزدیک تھا اور پہاڑ پر اُسکی صورت بدل گئی تھی نورانی بدلی میں موسیٰ و الیاس سے باتیں کرتا ہوا ظاہر ہوا اور جب وے دونوں غایب ہوئے اکیلا پایا گیا (مرقس ۹-۷ و ۸)*

خدا کا خیمہ اپنے لوگوں کے ساتھ رہتا ہے اور جب اُسکا مقدس اُنکے درمیان ابد تک رہنے کو ظاہر ہوگا تب سب غیر قومیں بھی جانینگی کہ وہی خداوند ہے*

خیمہ کے تمام ظروف عہد نامہ کے صندوق سے ایک پورا اور کامل علاقہ رکھتے تھے گویا اُسی سے وابستہ تھے بغیر صندوق اور کفارہ گاہ کے سب ظروف بیفایدہ تھے چنانچہ خوشبو اُسی کے سامنے چڑھہ جاتی تھی اور قربانی کا لہو اُسی پر چھڑکا جاتا تھا اور پاک پردہ سے وہی چھپایا گیا تھا اور سب پردہ کے باہر تھے پر یہہ صندوق پردہ کے اندر تھا*

پردہ کے باہر جو پاک جگہ کہلاتی تھی کلیسیا کا نشان تھا لیکن پاکترین جگہ جہاں صندوق تھا آسمان کا نشان تھا مسیح خداوند جو حقیقی عہد نامہ کا صندوق ہے

اور شریعت کا کامل حامل ہی جس میں سب ایمانداروں کی راستبازی قایم و دایم ہی اگرچہ روحانی طور پر اِسوقت ہمارے ساتھہ دنیا میں بھی ہی مگر اِس سے زیادہ یہہ بات ہی کہ وہ آسمان میں جلال کے ساتھہ ہمارے لئے حاضر ہی وقت آویگا کہ ہم بھی اُسکے ساتھہ ہونگے +

دیکھو نذر کی روٹیاں اور سونے کی قربان گاہ اور شمعدان وغیرہ پردہ کے باہر تھے پر صندوق پردہ کے اندر تھا اور یہہ سب ظروف ایک مادہ سے بنے ہوئے تھے یعنے سنط کی لکڑی اور سونے سے بنائے گئے تھے اور یہہ سب چیزیں جیسے اُوپر بیان ہو چکا ایک ہی شخص کے نمونے تھے پس نتیجہ یہہ ہی کہ وہی مسیح جو کامل خدا و کامل اِنسان ہی ایک ہی شخص ہی جو پاک جگہ اور پاکترین جگہ میں بھی ہر لحظہ و ہر ساعت حاضر ناظر ہی وہ دنیا میں بھی اپنی کلیسا کے ساتھہ ہمدردی اور مدد کے لئے موجود ہی اور اپنے اُن لوگوں کے ساتھہ بھی جو آسمان میں فتح کے گیت گاتے اور شادیانہ بجاتے ہیں موجود ہی اور وہ اپنی الوہیت کے سبب ہر جگہ حاضر ناظر اور موجود ہی اِسلئے کہ وہ خدا ہی +

شروع میں اِس صندوق کے درمیان صرف دو تختیاں شریعت کی رکھی تھیں اَور کچھہ نہ تھا (خروج ۲۵-۱۶ و ۲۱ و استثنا ۱۰-۵ و ا سلاطین ۸-۹) لیکن پیچھے خدا کے حکم سے موسیٰ نے ایک مرتبان من کا بھرا ہوا اور ہارون کی لاٹھی جسمیں شاخیں پھوٹی ہوئی تھیں رکھیں (خروج ۱۶-۳۲ و ۳۳ و گنتی ۱۷-۱۰ اعبرانی ۹-۴) +

من سے خدانے یہہ بات ظاہر کی تھی کہ میری مرضی ہی کہ اپنے لوگونکو اِس بیابانی سفر میں روحانی خوراک دوں کیونکہ من صرف بیابان ہی کی خوراک ہی آسمان میں خداکے لوگ بھوکھے ہونگے جب من کا مرتبان صندوق کے سامنے رکھا گیا تو اِسی یادگاری کا نشان تھا کہ جب تک بندگان خدا بیابان میں رہتے ہیں تب تک وہ اُنہیں حقیقی روٹی کھلاتا ہی ✣

اور ہارون کی لاٹھی سے یہہ بات ظاہر کی تھی کہ ہارون خداکا سردار کاہن خداکی طرف سے مقرر کیا ہوا ہی تاکہ سرکشوں کو نصیحت ہووے (گنتی ۱۷-۱۰) تاکہ کوئی آدمی نجات سے منہہ نہ موڑے اور سب معلوم کریں کہ بغیر مسیح کے کوئی ہمارا دوسرا سردار کاہن اور راہ نجات نہیں ہی ✣

جب بنی اسرائیل کا بیابانی سفر تمام ہوگیا اور سلیمان کی جلالی ہیکل کی تعمیر کی گئی تب اُس صندوق کے سامنے بیابانی حاجت یعنے من اور سرکشی کا نشان یعنے عصا نرہا - صاف لکھا ہی کہ عہدنامہ کے صندوق میں سوا اُن دو لوحوںکے جنہیں موسیٰ نے کوہ حوریب پر صندوق میں رکھا تھا اور کوئی چیز نہیں ہی یہی دو لوحیں ہیں جنپر اسرائیل کے خدا اور تمام جہان کے خداکی سلطنت کی بنیاد قایم ہی یعنے صرف دس حکم ہیں - اِس صندوق کی عجیب حاجتوں کا ذکر کلام الٰہی میں لکھا ہی یہہ دستور تھا کہ کوچ کے وقت موسیٰ کہتا تھا اُٹھہ اَی خداوند تیرے دشمن پریشان ہوں اور وے جو تجھہ سے کینہ رکھتے ہیں تیرے آگے سے بھاگیں اور مقام کے وقت

یوں کہتا تھا اے خداوند ہزاروں ہزار اسرائیلیوں پر آ (گنتی ۱۰-۳۳ سے ۳۶ تک)
یہہ صندوق ہمیشہ بنی اسرائیل کے آگے چلتا تھا کہ اُنہیں راہ دکھلاوے اور اُنکے
لئے آرام کی جگہ تلاش کرے جب تک بنی اسرائیل نے اپنے ملک میں آرام نہ کیا
تب تک اُسکو بھی آرام نہ تھا جب لوگوں نے کنعان میں آرام پایا اُسنے بھی ہیکل میں
ارام کیا - تمام لڑائیوں میں وہ صندوق خدا کی طاقت کا نشان تھا کوئی دشمن اُسکا
مقابلہ نہیں کرسکتا تھا +

اسیطرح خداوند مسیح اپنے لوگوں کے ساتھہ ہے اور جب وہ ساتھہ ہے تو اُسکے لوگ
شیطان کے ساتھہ لڑسکتے ہیں اور فتح پر فتح حاصل کرتے ہیں (۱ قرنتی ۱۵-۵۷) +
اِس صندوق کے آگے یردن ندی کے دو حصے ہوگئے تھے اور سب بنی اسرائیل
خشک زمین پر سے گذر گئے تھے (یشوعہ ۳-۱۷ اور ۴-۷) +

یہی حال ہے کہ جب ایماندار موت کے دریا تک پہونچتے ہیں تو موت کی ندی
کے بیچ سے بہ آسانی گذر جاتے ہیں تاکہ آسمان کی ابدی میراث کو حاصل کریں
اُسوقت ہر ایماندار کے لئے موت کا پانی گہرا یا چھوٹا بقدر اُسکے ایمان کے ہوتا ہے پر
چونکہ مسیح جو عہد نامہ کا صندوق ہے کلیسیا کے آگے آگے ہے اِسلئے کچھہ خوف کسی
ایماندار کو نہیں ہے بلکہ اِس موت کے دریا کے پار ابدی آرام میں جاتے ہیں +

اسی صندوق کے آگے شہر یریحو کی دیوار گر گئی تھی اور بنی اسرائیل نے شہر
میں گھسکر شہر کو لیلیا تھا - اسیطرح جب مسیح ساتھہ ہے تو اُسکے ایماندار لوگ شیطان

کے سب قلعوں کو فتح کر لیتے ہیں اور سارے شیطانی انتظام مسیح کی قوت سے ٹوٹ جاتے ہیں دیکھو کہ کسقدر شیطانی عمارات مسیح کی طاقت سے گر گئی ہیں +

اور اسوقت چین میں بدہ کی عمارت گر رہی ہیں اور ہندوستان میں اہل اسلام اور ہنود کے خیالات اور توہمات کے قلعے ٹوٹ رہے ہیں اور اسیطرح تمام دنیا اُسکے سامنے گرتی چلی جاتی ہے اور بڑی بڑی سرکش قومیں عیسائی ہوتی جاتی ہیں +

اِسی صندوق کو جب فلسطی لوگوں نے لیلیا تھا تو ایلی کاہن کی گردن کرسی پر سے گر کر ٹوٹ گئی تھی اور اِسکا سبب یہہ ہوا تھا کہ خداوند کے صندوق نے تنبیہ کے لئے تھوڑے عرصہ کے واسطے بنی اسرائیل کو اُنکی خطاؤں کے سبب چھوڑ دیا تھا تب ایلی کا یہہ حال اور بنی اسرائیل کا وہ حال ہوا۔ اگر مسیح خداوند ہمیں چھوڑ دے تو ہمارے لئے سوا موت کے اور کیا نظر آتا ہے +

جب فلسطی صندوق کو لے گئے تو اُنکا بت دجون عہدنامہ کے صندوق کے سامنے اَوندھے مُنہہ گرا پایا تھا اور اُسکا سر دو دونو ہاتھہ دہلیز پر کٹے ہوئے پڑے تھے (۱سموئیل ۵۔ ۳ و ۴) اِسیطرح مسیح کے سارے دشمن اور تمام بت بھی اُسکے آگے گرینگے اور گرتے جاتے ہیں +

اگرچہ صندوق نے بھی اِسرائیل کے ساتھہ بہت مصیبتیں اُٹھائیں اور ہمیشہ سفر میں رہا تو بھی ایک روز سفر تمام ہوا اور مصیبتیں انجام کو پہونچیں اور یوں کہا گیا کہ اُٹھہ اے خداوند اپنی آرام گاہ میں داخل ہو اور تیری قوت کا صندوق (۱۳۲ زبور ۸)

تب صندوق نے سلیمان کی ہیکل میں آرام پایا۔ بیابانی ریت کے عوض اب ہیکل کی سنہری زمین پر آرام کیا کب آرام کیا جب دشمنی اور مخالفت کہیں نرہی اب وہ چوبیں بھی جنپر اُٹھایا جاتا تھا نکالی گئیں +

اور لاویوں نے صاف کتانی لباس سے ملبس ہوکر مجیرے طنبور ربط تری وغیرہ لیکر قربان گاہ کے پورب کی طرف کھڑے ہوکر بڑی آواز سے خدا کی شکر گذاری اور حمد و ثنا کی آوازیں بلند کیں اور کہا خداوند بھلا ہی اور اُسکی رحمت ابدی ہی+ اور اِسوقت خداوند کا مسکن بادل سے بھر گیا ایسا کہ کاہن کھڑے رہکر خدمت کی طاقت نہ رکھتے تھے کیونکہ خداوند کا گھر جلال سے بھرپور ہوگیا تھا (۲ تواریخ ۵ باب)+

پس ای بھائیو یہہ سب آنیوالی چیزوں کے نمونے تھے جو مسیح میں پورے ہوئے اور ہوتے ہیں اور ہونگے +

(دیکھو مکاشفات ۱۱-۵ا سے ۱۹ا تک) وہاں لکھا ہی کہ خدا کی ہیکل آسمان میں کھولی گئی اور وہاں اُسکے عہد کا صندوق بھی دیکھنے میں آیا +

یہہ عہد کا صندوق جو حقیقی ہی مسیح خداوند ہی جس میں ابدی عہد محفوظ ہی جو خدا کے ساتھہ باندھا گیا ہی (۲ صموئیل ۲۳-۵) وہاں کسی دشمن کا ہاتھہ نہیں پہنچتا+ اور وہ ایسا خیمہ بھی نہیں ہی جو گر جاوے اور نہ وہ دنیاوی جسمانی ہیکل ہی جو برباد ہووے بلکہ وہ حقیقی صندوق حقیقی آسمانی ہیکل میں ہی۔ وہ ایسا خدا کا گھر ہی

جو جلال کے بادل سے بھرا ہوا ہی وہ سورج و چاند کا محتاج نہیں کہ اُسے روشن کریں خدا کے جلال نے اُسے روشن کر رکھا ہی اور برہ اُسکی روشنی ہی (مکاشفات ۲۱ باب) +

اِسکے ظہور کا وقت بھی آنیوالا ہی یعنے جب دنیا کی سب بادشاہتیں ہمارے خداوند مسیح کی ہو جاوینگی اور وہ ابد تک بادشاہت کریگا۔ جب قومیں غصہ ہونگی اور خدا کا قہر اُنپر پڑیگا اور جب وہ وقت آویگا کہ مردوں کی عدالت کیجاوے تب خدا اپنے مقدس لوگوں کو اجر بخشیگا اور اُنکو جو زمین کو خراب کرتے ہیں خراب کریگا +

حاصل کلام یہہ ہی کہ مسیح جو حقیقی عہدنامہ کا صندوق اِسوقت آسمانی ہیکل میں ہی وہاں تک اسوقت ہم عیسایوں کی امید پہونچی ہوئی ہی اور یہہ امید ہماری جان کا لنگر ہی جو ثابت اور قایم اور پردے کے اندر داخل ہی +

ہم اُسی لنگر کے وسیلہ سے یعنے اسی کو پکڑ کر دنیاوی دُکھوں کی موجوں سے اپنی جان کو بچاتے ہیں یعنے اِسی صندوق کو جو مسیح ہی اور خدائے مجسم ہی +

سمندر میں جہاز کا لنگر جو جہاز کو ڈوبنے سے بچاتا ہی پانی میں نیچے کی طرف جاکر کسی نادیدنی چٹان پر ٹک جاتا ہی پر ہم عیسایوں کی جان کا لنگر نہ نیچے کو بلکہ اوپر کی طرف یعنے روحوں کے باپ کی طرف جو حقیقی چٹان ہی اور نادیدنی ہی چڑھ گیا ہی کیونکہ ہم نے مسیح اور خدا کے تخت کو جو لہو سے چھڑکا گیا ہی قایم اور ثابت ہوکر

پکڑا ہی (عبرانی ۶-۱۹) اور یوں ہم بچ جاتے ہیں پس جو کوئی اپنی جان بچانی چاہے اسی امید کو حاصل کرے +

کروبین کے بیان میں

(خروج ۲۵-۸ اسے ۲۲ و ۳۷-۸) یہہ کروبین اسی کوٹے اور کچلے ہوئے سونے سے بنائے گئے تھے جس سے قربان گاہ بنایا گیا تھا +

اور یہہ کروبین آمنے سامنے ایک دوسرے کو دیکھہ رہے تھے اور اُنکی نظر صندوق کی طرف تھی جسمیں دس حکم پوشیدہ تھے پس کروبین گنہگاروں کی طرف نہیں دیکھتے تھے بلکہ اُسکی طرف جو موت کی خدمت کو چھپاتا تھا یعنے اُنکی نظر مسیح اور اُسکے بیش قیمت لہو کی طرف تھی جہاں چین و آرام اور صلح تھی +

کیونکہ کفارہ گاہ خدا کے جلال کا تخت تھا جیسے (۸۰ زبور ۱) میں لکھا ہی ای اسرائیل کے گڈریے تو جو کروبین کے درمیان رہتا ہی جلوہ گر ہو (۹۹ زبور ۱) میں ہی خداوند کروبین کے درمیان بیٹھا ہی (اسموئیل ۴-۴ و ۲ صموئیل ۶-۲) میں لکھا ہی خدا کفارہ گاہ کے تخت پر کروبین کے درمیان بیٹھا ہی تاکہ بنی آدم بحال و سرفراز ہو جاویں۔ اور اِسکا زیادہ تر بیان (عبرانی ۹-۵ و ۸۰ زبور ۱۰ و یشعیا ۶-۱ سے ۷ و حزقیل ۱-۱۵ و مکاشفات ۴ باب) میں ہی +

کروبین کی چار صورتیں تھیں اول انسان کی صورت دویم شیر کی صورت سویم بیل کی شکل چہارم عقاب کی (حزقیل ۱-۱۰ مکاشفات ۴-۷) +

پہلا ذکر کروبین کا (پیدائش ۳-۲۴) میں ہی کہ جب آدم اول گناہ کے سبب باغِ عدن سے نکالا گیا تو خدا نے باغ عدن کی پورب کی طرف کروبین کو چمکتی اور گھومتی تلوار کے ساتھہ مقرر کیا کہ درخت حیات کی نگہبانی کریں +

یہہ تلوار اُس موت کا نشان تھا جو گناہوں کی مزدوری ہی یعنے سب اِنسان نے خدا کی شریعت کو توڑا تب کروبین نے درخت حیات کی راہ کو بند کر دیا +

دوسرا ذکر کروبین کا (خروج ۲۵-۱۸ سے ۲۲) میں ہی یہاں کروبین تخت رحمت کی نگہبانی کرتے اور لہو کو تاکتے ہیں جہاں سے زندگی اور برکات نکلتے ہیں یعنے اب کہ لہو چھڑکا گیا زندگی کے درخت سے منع نہیں کرتے بلکہ اُسکی طرف رہنمائی کرتے ہیں +

ایوب نبی نے یوں کہا تھا کہ کاشکے میں جان لیتا کہ وہ کہاں ہی یعنے خدا کے رہنے کی جگہ مجھے معلوم ہوتی - اگر اب کوئی اس جگہ کی تلاش کرتا ہو تو جان لیوے کہ وہ جگہ کفارہ گاہ کے اوپر ہی خدا نے آپ (خروج ۲۵-۲۲) میں بتلایا کہ میں وہاں تجھہ سے ملاقات کرونگا اور میں کفارہ گاہ کے اوپر جو عہد نامہ کے صندوق کے اوپر ہی تجھہ سے مخاطب ہونگا - اِسی مقام پر خدا نے اپنے آپ کو دکھلایا اور دعائیں سنیں اور برکتیں بخشیں مسیح خداوند کے وسیلہ سے جسنے اپنا خون بہایا (رومی ۳-۲۵) +

اب مسیح میں خدا آدمیوں سے ملاقات کرتا ہی اور اُنکی سنتا ہی اور برکات بخشتا ہی

سلیمان کی ہیکل میں دو کروبین بڑے بڑے تھے یعنے دس دس ہاتھہ اونچے

اور تمام دیواروں پر گرداگرد کروبین و نخل اور سوسن کھلے ہوئے پھولوں کی طرح

اندر باہر رنگ برنگ کے منقش تھے اسور کے بادشاہوں نے بھی اُنہیں کروبین

کی نقل کر کے پتھر کے بڑے بڑے کروبین بنائے تھے اُنہیں چار شکلوں کی مانند

جنکا ذکر اوپر ہوا یعنے آدمی و شیر و بیل و عقاب کی صورت پر اور اُنہوں نے اپنے

محلوں میں اُنہیں رکھا تھا +

اب تک جو اسور کے محل کھودے جاتے ہیں وہاں سے ایسی مورتیں نکلتی

ہیں اور لندن کے عجایب خانہ میں رکھی ہیں +

اسور کے بادشاہوں نے ہمیشہ اِن کروبین کو اپنے باغوں اور محلوں کے

دروازوں پر رکھا تاکہ نگہبانی کریں۔ شاید اُنہوں نے سنا ہوگا کہ کروبین نے

باغ عدن کے دروازے کی نگہبانی کی تھی پر اُنہوں نے اس بات کو نہیں سمجھا

جو ہمنے کلام الٰہی سے سیکھا ہی کہ کروبین نے نہ صرف نگہبانی کی مگر کفارہ گاہ کیطرف

رہنمائی بھی کی +

اور اُنکے کروبین صرف پتھر کے تھے جو کچھہ نہیں کر سکتے لیکن ہماری رہنمائی

کے لئے جیتے کروبین موجود ہیں +

یہہ کروبین کیا چیز ہیں کلام سے ظاہر ہوتا ہی کہ یہہ کروبین خدا کے خاص بندوں

ـسے کے نمونے ہیں نہ اُن بندوں کے جو آسمانی مخلوقات ہیں مگر اِسی جہان کے مقدسوں کے نمونے ہیں دیکھو (مکاشفات ۸-۸ و ۹) کہ چاروں جاندار جنکا ذکر (مکاشفات ۴-۶ سے ۸) تک ہی برہ کے آگے سر بسجود ہوئے اور ایک نیا گیت یوں گایا کہ توہی اِس لایق ہی تو ذبح ہوا اور اپنے لہو سے ہمکو ہر ایک فرقہ اور اہل زبان اور ملک اور قوم میں سے خدا کے واسطے مول لیا اور ہمیں ہمارے خدا کے لئے بادشاہ اور کاہن بنایا اور ہم زمین پر بادشاہت کرینگے۔ غور کرو اِس لفظ پر جو اُنھوں نے کہا کہ ہمکو اپنے لہو سے مول لیا پس معلوم ہو گیا کہ یہہ وے لوگ ہیں جو مسیح کے خون سے پاک ہوئے ہیں یعنے مقدس لوگ جو مسیح کے وسیلہ لایق ہوئے اور آسمان پر خدا کے ساتھہ رفاقت اور یگانگت رکھتے ہیں اور خدا اُنمیں سکونت کرتا ہی پس یہہ کروبین مقدسوں کے نمونے تھے +

مگر وے گھڑے ہوئے سونے کے تھے مقدس لوگ بھی طرح طرح کے دُکھہ اور رنج اور مصایب میں کوٹے جاتے ہیں اور آزمایش کی آگ میں تپائے جاتے ہیں تاکہ کروبین بنجاویں (عبرانی ۲-۱۰ اور ۲ قرنتی ۱-۵ سے ۷ و ا پطرس ۱-۷) کو ملاحظہ کرو +

اور یہہ کروبین کی صورتیں پردے کے اوپر بھی تھیں (خروج ۲۶-۳۱) نہ صرف خیمہ کے پردہ پر مگر سلیمانی ہیکل کے پردہ پر بھی تھیں (۲ تواریخ ۳-۱۴) اور اِسمیں کیا شک کہ یہہ پردہ مسیح کے بدن کا نشان تھا پس اب مسیح کی اُس بات کا بھید خوب کھلجاتا ہی کہ سب ایک ہوویں جیسے کہ تو اے باپ مجھہ میں ہی اور میں تجھہ

میں ہوں وے بھی ہم میں ایک ہوویں یعنے مسیح چاہتا ہی کہ میں اور میرے شاگرد ایک ہی ہوویں (عبرانی ۲-۱۱) میں لکھا ہی جو پاک کرتا ہی اور جو پاک کئے جاتے ہیں سب ایک ہی ہیں اِسلئے وہ بھائی کہنے سے نہیں شرماتا +

اِن کوٹے ہوئے سونے کے کروبین نے کفارہ گاہ پر آرام پایا یعنے مسیح پر جو زندگی کا وارث ہی تکیہ کیا اور مسیح کے ساتھہ ایک ہوئے جسطرح سب شاخیں درخت کا حصہ ہیں اور سب میں ایک ہی رطوبت جاری ہی جس سے وے سب سرسبز ہیں اِسی طرح سب ایماندار اُس میں پیوند ہو کر ایک ہی طبیعت میں جو الٰہی طبیعت ہی شریک ہوتے ہیں +

کروبین پر پھیلائے ہوئے تھے اور یہہ اشارہ تھا کہ ہر وقت اُڑنے کو تیار ہیں یعنے تیری مرضی بجالانے کو ہر وقت حاضر ہیں ای خداوند تو کیا چاہتا ہی کہ ہم کریں ہم ہر وقت تیری فرمانبرداری کے لئے حاضر ہیں تیری مرضی پوری کرتے ہیں نہ اپنی +

سب کروبین کفارہ گاہ کی طرف تاکتے تھے ہر وقت اُسی طرف نظر تھی کفارہ کے بھیدوں کی طرف اُنکی توجہہ تھی +

اِسیطرح سب مقدسوں کی نظر ہر وقت مسیحی بھیدوں کی طرف ہی کیونکہ اُسمیں ساری خدائی کے بھید چھپے ہیں اُسکی معرفت میں کبھی بس نہیں کرسکتے ہمیشہ بھید پر بھید نکلتا جاتا ہی اور خوشی وعرفان الٰہی میں ترقی کرتے ہیں (مکاشفات ۲۲-۹و۱۰)

تاکہ مسیح کی محبت اور فضل اور کاموں سے زیادہ تر واقفیت پیدا کریں اور جسقدر زیادہ اُسمیں فکر کرتے ہیں خوبی پر خوبی نکلتی چلی آتی ہے اور چونکہ اُسمیں بیحد خوبی بستی ہے اِس لئے ابد تک اُسکی حد نہیں آتی پر ابدی خوشی میں ہر وقت مگن ہیں +

سونے کا کفارہ خیمہ کی تین چیزوں یعنے صندوق اور پاک میز اور خوشبو کی قربان گاہ کے اوپر تھا +

اور اِس سونے کے کفارہ کا مطلب صندوق کی نسبت یہہ تھا کہ اُس کا سرپوش ٹھیک اپنے مقام پر قایم رہے اور دس حکموں کو بخوبی چھپاوے کیونکہ اگر عہد نامہ کا سرپوش ذرا بھی اِدھر اُدھر ہوجاتا تو موت ظاہر ہوتی تھی اور ہزاروں آدمی ہلاک ہوجاتے تھے (۱ صموئیل ۶-۱۹) میں ہے کہ خداوند نے بیت شمس کے لوگوں کو مارا اِسلئے کہ اُنہوں نے خدا کے صندوق کو کھول کے دیکھا تھا اور اِسلئے پچاس ہزار ستر آدمی مر گئے +

(گنتی ۴-۲۰) میں لکھا ہے کہ جب مقدس چیزیں ڈھانپی جاویں تو وے اُنہیں دیکھنے کو نہ آویں تاکہ مر نہ جاویں - اور یہہ بھی دیکھا گیا کہ اُسکے چھونے سے موت ظاہر ہوئی (۲ صموئیل ۶-۷) میں لکھا ہے کہ عزیا نے ہاتھ بڑھا کر خدا کے صندوق کو تھام لیا اور اِسلئے خدا کا غصہ بھڑکا اور وہ صندوق کے نزدیک مر گیا +

جس چیز کو خدا نے پوشیدہ کیا ہے ہم اُسے کیونکر ظاہر کر سکتے ہیں یہہ ہو نہیں سکتا

کلام کا حاصل یہہ ہی کہ شریعت کی طرف جب لوگ بدون مسیحی کفارہ کے جو شریعت
کا سرپوش ہی دیکھتے ہیں تب مرجاتے ہیں اور موت نظر آتی ہی پر جب کفارہ کے
سرپوش سے شریعت ڈھانپی گئی تب خدا کا قہر دھیما ہوتا ہی اور بچے رہتے ہیں +

خاتمہ

سلیمانی ہیکل کے بیان میں

ناظرین کو اِس بیان پر ذرا زیادہ غور مناسب ہے کیونکہ بہت گہری باتیں یہاں مذکور ہوتی ہیں ✤

یہہ ہیکل موریا پہاڑ پر بنائی گئی تھی جہاں خدا نے ابیرہام کو اضحاق کی قربانی کے لئے بھیجا تھا (پیدائش ۲۲-۲) اور اسی مقام پر ابیراہام نے کہا تھا کہ خدا آپ چڑہاوے کے لئے برّہ دکھاویگا - اسی مقام پر خدا نے ابیرہام کے بیٹے کے عوض ایک مینڈھا تیار کیا تھا تاکہ اُسکو اپنے بیٹے کے بدلے میں چڑھاوے اسی مقام کا نام (یہواہ یری) رکھا گیا تھا یعنے خداوند دیکھیگا یہہ وہی مقام ہے کہ جہاں خدا نے آدمی کی جان کے بدلے میں ایک فدیہ تیار کیا تھا - اب اِسی مقام پر سلیمانی ہیکل بنی ہوئی دیکھتے ✤

اِسی کوہ موریا کا ذکر (۲ صموئیل ۲۴ باب و ا تواریخ ۲۱ باب) میں لکھا ہے جہاں داؤد پیغمبر نے آرانی کے کھلیان پر ایک مذبح بنایا تھا اور سلامی کے چڑھاوے چڑھائے

تھے تاکہ اُسکے لوگوں میں سے وبا جاتی رہے اور خدا نے سلامی کے چڑھاؤں کو قبول کیا تھا اور وبا دفع ہو گئی تھی یہہ وہی جگہ تھی جہاں سلیمانی ہیکل بنائی گئی تھی (۲ تواریخ ۳-۱) میں ہے کہ سلیمان خداوند کا گھر یروشلم کے کوہ موریا پر جو اُس کے باپ داؤد کو دِکھلایا گیا اُسجگہ جو داؤد نے آران کے کھلیان میں مقرر کی تھی بنانے لگا۔ وہاں خدا نے آسمان سے چڑھاوے کے مذبح پر آگ بھیجدی اور خداوند نے فرشتے کو حکم دیا کہ اپنی تلوار میان میں کر لے تب داؤد بولا کہ یہاں خداوند خدا کا گھر اور اسی جگہ اِسرائیل کے چڑھاؤں کا مذبح ہو گا (۱ تواریخ ۲۱-۲۶ و ۲۷ و ۲۲-۱)+

یہاں سے معلوم ہو گیا کہ ہیکل اُسی جگہ بنائی گئی تھی جہاں پر خدا نے قربانی کو قبول کیا تھا کہ آدمی کی جان کا فدیہ ہووے۔ اور یہہ ہیکل یروشلم میں جو پایہ تخت بھی تھا بنائی گئی اور اُسکا نقشہ خدا تعالیٰ نے اپنی روح کے وسیلہ سے داؤد کو بتلایا تھا (۱ تواریخ ۲۸-۱۹) یہہ سب خداوند کے ہاتھ سے جسنے مجھے عمارت کے سب کام سکھلانے لکھا گیا۔ لیکن داؤد کو اجازت نہیں ہوئی کہ بناوے کیونکہ اُسنے بہت لڑائیاں اور خونریزیاں کی تھیں۔ یہہ کام سلیمان ہی کو دیا گیا کیونکہ وہ سلیمان اسم بامسمی اصلح کا بادشاہ تھا +

اُس ہیکل کے بنانے کے لئے جو کاریگر لوگ حاضر ہوئے تھے اُن میں یہودی لوگ بھی تھے اور غیر قوم بھی تھے کیونکہ خدا کا ارادہ تھا کہ اُسکی ابدی ہیکل کے بنانے میں تمام دنیا کے لوگ مدد کریں +

اُسکی عمارت کے سامان اور مصالح سب سے اچھی اچھی قسم کے تھے عجیب عجیب قسم کی لکڑی اور عمدہ عمدہ بیش قیمت پتھر اور معدنیات دھات سونا چاندی پیتل رانگا لوہا وغیرہ بھی تھے ✤

اور بڑے بڑے پتھر جو پہلے ہی سے تراش خراش کرکے درست کئے گئے تھے وہاں لائے گئے تھے ایسا کہ گھر بنتے وقت مارتول اور کلہاڑی کی آواز کبھی سُنی نہ جاتی تھی (اسلاطین ۶-۷)✤

کیونکہ خدا کی یہہ مرضی ہی کہ آسمانی ہیکل کے لئے سارے پتھر یعنے اہل ایمان لوگ (الپطرس ۲-۵) اِسی دنیا پر تیار کئے جاویں اور جب تک تیار نہوں آسمانی ہیکل کے پاس نہ جاویں کیونکہ جب وہاں پتھر پر پتھر لگایا جاتا ہی یعنے ایماندار اپنے اپنے درجے پر ردے کی طرح رکھے جاتے ہیں تب وہاں آواز نہیں ہوتی ہی ✤

یہہ ہیکل (۶۰) ہاتھ لمبی (۲۰) ہاتھ چوڑی (۳۰) ہاتھ اونچی تھی ✤

پورب کی طرف ایک اونچا اُسارا تھا اور دو خاص ستون تھے جو ہیکل کی دہلیز کے لئے کھڑے کئے گئے تھے جنکے نام (یاکین و بوعز) تھے (اسلاطین ۷-۲۱) اُنکے معنے ہیں (قیامت اور مضبوطی) ✤

اور ہیکل کے گرداگرد دو بڑے بڑے احاطے بھی تھے جو کروبین اور طرح طرح کے نخل اور قسم قسم کے پھولوں اور رنگارنگ کے پھلوں سے

منقش تھے جنسے ہیکل آراستہ تھی اور اُنپر سونے کا ملمع کیا گیا تھا (اسلاطین ۶- ۳۵) +

اِس ہیکل میں پیتل کے حوض کی عوض دس برتن بنائے گئے تھے اور بارہ بیلوں پر رکھے گئے تھے تاکہ اُن میں کاہن لوگ وضو کریں یعنے ہاتھہ پیر دھوویں پس گویا ایک حوض کی عوض دس حوض ہوئے تھے +

اور ایک شمعدان کے عوض اِسمیں دس شمعدان سنہرے بنائے گئے تھے +

اور ایک میز کی عوض دس میزیں بنائی گئی تھیں۔ اور اُن چھوٹے چھوٹے کروبین کے عوض بڑے بڑے اور اُونچے اونچے کروبین بنے تھے +

اور اِس کی زمین نہ بالو اور ریت کی زمین تھی جیسے بیابان میں خیمہ کی زمین تھی بلکہ خالص سونے کی تھی جیسے نئی یروشلم کی ہوگی (مکاشفات ۲۱- ۲۱ و ۲ تواریخ ۳ و ۴ باب میں بھی لکھا ہی +

اور یہہ ہیکل ساتویں برس ساتویں مہینے میں فصل کیوقت پر تمام ہوئی تھی ہم نے خیمہ کے بیان میں خداوند مسیح اور اُسکے کاموں کو خوب سمجھہ لیا ہی جیسا کہ وہ دنیا پر تھا وہ مر گیا اور جی اُٹھا اور آسمان پر چڑھہ گیا اور ہمارے لئے سفارش کرتا ہی لیکن سلیمان کی ہیکل میں صلح و جلال کی بادشاہت کا نشان بھی تھا جیسے خداوند مسیح اُسوقت ہوگا جب وہ پھر آویگا اور ابد تک سلطنت کریگا یہہ ہیکل خاص

اُسی وقت کا نشان اور نمونہ تھا جسکے لئے خدا فرماتا ہی کہ میں پیتل کے بدلے سونا اور لوہے کے بدلے روپا اور لکڑی کے عوض پیتل اور پتھروں کے بدلے لوہا لاؤنگا ✢

جب ظلم اور خرابی اور بربادی کی آواز اُس صلح کے شاہزادہ کے عہد میں سُنی نہ جائیگی بلکہ تو اپنی دیواروں کا نام نجات اور اپنے دروازوں کا نام ستودگی رکھیگی جب خداوند اپنے لوگوں کا ابدی نور و جلال ہوگا اور ماتم کے دن آخر و تمام ہو جائینگے تب خدا کے لوگ سب کے سب راستباز ہونگے اور ابد تک زمین کے وارث ہونگے (یشعیا ۶۰-۱۷ سے ۲۱) ✢

اُسوقت بربط نوازوں کی آواز سنائی جائیگی جو تخت کے سامنے اور چاروں جانداروں اور بزرگوں کے آگے گویا نیا گیت گا رہے تھے جو خداوند اور برّہ کے لئے آدمیوں میں سے مول لے گئے ہیں (مکاشفات ۱۴-۲ سے ۴) تب دنیا کی سب بادشاہتیں ہمارے خداوند اور اُسکے مسیح کی ہو جاوینگی اور وہ ابد تک بادشاہت کریگا تب خدا کا خیمہ آدمیوں کے ساتھ ہوگا اور وہ اُنکے ساتھ سکونت کریگا اور وے اُسکے لوگ ہونگے اور خدا اُنکا خدا آپ اُنکے ساتھ رہیگا تب خدا آپ اُنکے آنسو پونچھیگا اور نہ دُکھ ہوگا کیونکہ اگلی چیزیں گذر گئیں تب وہ جو تخت پر بیٹھا ہی کہیگا دیکھ میں سب کچھ نیا کرتا ہوں (مکاشفات ۲۱-۳ سے ۵) ✢

اُسوقت خداوند کا گھر ابر و جلال سے پُر ہو جائیگا (۱ سلاطین ۸-۱۰ و ۱۱) ✢

اُسوقت شکرگذاری کرکے خدا کی تعریف اور ستایش کرینگے کہ وہ بھلاہی اُنکی رحمت ابدی ہی (۲ تواریخ ۵۔ ۱۲ سے ۱۴) ✣

خداوند کریم اِس رسالہ کے لکھنے اور پڑھنے والوں پر فضل کرے کہ ہم سب مسیح کے وسیلہ خدا سے صلح حاصل کرکے تمام مقدسوں کے ساتھہ اُس ابدی ہیکل میں حاضر ہوں اور خدا کی تعریف ابد تک کیا کریں خداوند مسیح کے وسیلہ سے آمین ✣